۷۸۶

ماہِ تمام

۱۴ مسدّس در مدحِ چہاردہ معصومینؑ

مصنّفہ

حسان الہند عالیجناب سیّد فراست حسین صاحب فراستؔ زید پوری،



حسب فرمایش

جناب سیّد غلام عبّاس صاحب ناصرؔ زید پوری تلمیذ مصنف

بحسن انتظام

محمد کاظم آزاد

باہتمام محمد صادق پروپرائٹر

۱۳۵۵ھ

صادق پریس لکھنؤ طبع شد

۱۹۳۶ء

جنوری

۱

مطلع

ہے ابتدا الکلام کی حمد الٰہ سے
جو چشم دل کی زیب ہے اور جمیل نماشے
پنہان نہیں ہے نور سے نقد و بیاہ سے
نزدیک سب ہی کی دوری بھی قرب سے وارث و آہ سے
ذات اوس کی لا مکان ہے کہ پیدا نمایان نہیں
سب اوسکے اور اپنے سے لیے اس جہان ہیں

یہ پھول کیسے رنگ کے کیا چیپ سی ہیں بو

۲

اسرار دین عجائب حقیقت سے آشکار
قادر کا اقتدار ہے قدرت سے آشکار
دوری کا حال قرب و قربت سے آشکار
توحید خود ہے خلق کی کثرت سے آشکار
قطرہ تمام بحر محیط ہے ظرف وہ ہے
وحدت سے حرف کھینچی ہیں پار و ظرف وہ ہے

دنیا کے باغبانوں سے ہر اپنی گفتگو
ثابت ہوا کہ اور نہیں ہے نہ

۳

ہے روشنی و ظلمت کا نشان سب ایک
بودہ سے ہیں ورق ہست باغبان ہیں ایک
دو آیہ اور خالق باغ جہان ہے ایک
پیدا ہے سات اور اون کا دوا سمان ہے ایک
ما سے ہیں انگشت گداز سب ہیں یاوہ ساز ہے
اسرار شیخ [illegible] اول [illegible] راز ہے

ثانی تیرا نظر نہیں آتا ہے چار سو
وہ بھی نہیں بنا ہے جو ہو دوسرا کوئی

۴

ہے راز ہیں جو ہوا میں نہان ہیں
ہاں سب زمانے حرف [illegible] نشان ہیں
کیا ہے زور سے کہ [illegible] عیان ہیں
دریا جو ہے [illegible] زمین پر روان ہیں
دوبار سے ساتھ [illegible] ساتھ ہیں
جو [illegible] ایک شاخ کے ساتھ ہیں

۵

بہار [illegible] کوہ و دشت و گلستان میں تو ہی تو

[illegible]

۱۰

پیش ہے نظم حالِ ولادت رسولؐ کا

[illegible]

داغِ جہاں میں رحمتِ حق کے نزول کا
جلوے نے عرش و فرش کو آباد کر دیا

[illegible]

ہر ہر چمن میں رنگ ہے اک ایک پھول کا
روشن تمام گلشنِ ایجاد کر دیا

[illegible]

قدسی بھی کلمہ پڑھتے ہیں اس ہی رسول کا

۱۱

نور محمدی سے منور بہشت ہے
بس اور کیا ہے آپ کی عظمت بہشت ہے
فیض نظر ہے نور کا ہر سو بہشت ہے
خوشبو ہے مصطفیٰ کی مہکتی بہشت ہے
بیشک وسیلہ ہے نور نبی رسول سے
جنت میں پایا اور نے یہ ثمر حصول سے

پہنچا ہوا عطا نبی کے سحاب کا

۱۲

ہیں شاخ رنگ ہی جو روضۂ رضوان کے گل نثار
گل ہی نہیں ریاض جنان جزو کل نثار
باغ کنان الفت خم ہے سب نثار
فردوس کی صراحی کا ہر ایک جل نثار
مختار آپ ہی ہیں جنا کی شراب کے
ہیں پیشوا رسا ساقی کوثر جناب کے

صدقے ہو برگ برگ یہ نور آفتاب کا
معلوم ہے یہ رحمت پروردگار ہیں

۱۳

نور مبین شور ہے کہیں قربان مصطفیٰ
جو ہر ہے پاس آئیہ بنا سامان مصطفیٰ
سکھ اس مرغ والا ہے شان مصطفیٰ
ہر سو ج ہے شبیہ گر بیان مصطفیٰ
ہر سے جناب واصف نور الٰہ ہیں
موصوف کی صفائی دل پہ گواہ ہیں

شعبہ ہر ایک لطف رسالتماب کا
جتنے گل و ثمر ہیں سب اس کے نثار ہیں

۱۴

الفت سے راہ فخر ہے بلبل
سائل ہیں ان کی راہ کے تسنیم و سلسبیل
مری ہیں عندلیب گل گلشن خلیل
دیکھا ہیں یہ صد ادب ہو از جبرئیل
ستارہ ہے منتہائے فضیلت جہان میں
ان کی نور سے آسمان میں

۱۵

طوبیٰ شجر جو ہے چمن لاجواب کا

۱۵

یہ نقشا کھا ... بہار جان
... ہیں جی بھر بھر ہیں در فشان
... کی ہے وہ بلبل وہان کمان
... ہیں سا ہیں جو عنادل ہیں [illegible]
... ہیں ثنا و صفت گل کا تہ چمن کا
... ہی ہے یہ داد کہ ہے آل رسول کا

ہو کر نہال کرتے ہیں گلشن کو بے جود

۱۸

جنت میں شیخ قصر جواہر ہیں جو بنا
املاک اور نظارہ ہے یہی سبکے بدولت ہیں بنا
قیامت تک یہ ہے خوان کو زر دست بہ بہت
فخر البشر کا داغ محبت ہوا ہے ا
الماس میں جبین کی ضیا ہے جمال سا
اس لعل لب کی جوت ہی یاقوت لال ہے

اور تن ہو ہو تو سمجھے ہیں آپ کے درود
قطرے سب بنا ہیں اسی بحر نور کے

۱۷

ذرہ ہوا ہے عطر محبت میں ہر شجر
الفت کا یہ فرش بچھا ہو جہاں ہیں بار ور
دیکھا یا آپکی نقطہ ہی ... ہر بہار ا
نقش مراد ہو گیے ہیں تو ... ہے جلوہ گری
فردوس پر پڑی ہیں شعاعیں حضوری کی
زنگینیاں ہیں بہروت سے نوری کی

بوسہ قدم کا لیکے بڑہا ہے بہشت کی نمود
بیٹھے گھر خزانہ رب غفور کے

۱۶

طالب کا لطف خاص ہے مطلوب کیلئے
باغ جہاں سجا گیا محبوب کیلئے
یکتا ہی ذات حضرت محبوب کیلئے
کیا کیا نہیں رسول خوش اسلوب کیلئے
خدمت کو ہیں ہزار غلمان و حور بھی
آراستہ خیام جواہر قصور بھی

نہریں نہیں سمجھتی ہیں دریا فیض و جود

۳۱

موجود قبل خلقت کونین تھا یہ نور
اوس سے بہت قریب جو تھے سب تھے دور
تہلیل کا وہ لطف وہ تسبیح کا سرور
کرتا تھا ثنائے حضرت خالق غفور
[illegible] راہ شوق میں
معبود پر نثار عبادت کے ذوق میں

پھیلی زمین پہ اس گل فردوس کی شمیم

۳۲

ہوتا تھا اوس کا عالم امکان میں جلوہ گر
اسباب اوس کے جمع کئے حق نے پیشتر
ممکن نہیں کسی سے کہ جو وہ کرے وہ کر [illegible]
تھا [illegible] خطاب سے کرتا تھا نامور
افلاک خلق کر دئے کس روز بام سے
گلشن شگفتہ ہو گئے جنت کے نام سے

جب گلشن بہشت سری راہ مستقیم
سب انبیا کا نور تھا اس اک جزو امین

۳۳

ہر جا ہوا جو چشمۂ نور رنگ بے حجاب
پیدا فلک پہ انجم و مہتاب و آفتاب
پہنچی کو بھی شرف سے ملا اوس سے بہرہ یاب
پانی کی سطح پاک ہوئی پیدا آب و تاب
وہ سب علی رسول تھا جس شان کبریا ہے
فرش زمین بچھا دیا [illegible] سے

پہلی بہار سے زیب دہ جنت النعیم
ہر سمت روشنی ہوئی دنیا کے [illegible]

۳۴

[illegible] کل بزم کی تھی سے نئی ہم
[illegible] ان پہ علت کی باطنی
[illegible] عشق [illegible] آدم صفی
[illegible] خلعت سرکار [illegible] دی
[illegible] باس [illegible] قرآن میں [illegible]
[illegible] انبیا انسان میں دیکھئے

[illegible] کو لطف حق نے دی مرتبۂ عظیم

۲۶

گلزار دہر کی ہے بنا جو استحسان
تھا لازمی کہ ہو وطن کا بھی کوئی عیان
سب کچھ ہوا اسی کے وجود نیک سے عیان
از روی نص ہوا یہ صلہ کہاں کہاں
ختم رسل پہ ہوئی رسالت ہوا سبب
دور انبیا کا اوس کی ہدایت واسطے

لوح و قلم فدا ہوئے جس پہ عکس کائنات

۲۷

کامل ایسا بنایا جس میں کہ نہ ہو رسل
آیا نبی وہ اونچی وہ ہمہ تن جو تھا عقل
قدرت نے باغبان کو تھا علم جزو کل
رکھا اوسے اسی میں جو سر سید تھا کل
پیدا جو ہوا وہ مصطفی اختتام ہو
اول جو ہے اوسی پہ نبوت تمام ہو

کسریٰ کا عہد تھا جو کھلا یہ در مراد
تھا مولد رسول خدا کی پناہ میں

۲۸

سب سے جدا ہے شان محمد ہے وقار
خالق کے ہیں حبیب یہ محبوب کردگار
سردار کائنات دو عالم کے تاجدار
کیا ذکر جن و انس ملائک کے افتخار
اب فخر کیا کریگا کوئی فخر الزمان
ایسا ہی تھا کہ جسکا لقب آخر الزمان

نوشیروان کے طاق کو اللہ کی تھی یاد
حائل تھا عیب بن نظیر کی راہ میں

۲۹

تھا جو رفیع زمانہ ظہور کا
ہر سمت سے پھرون پہ تھا فرش نور کا
ہر سمت وہ بہار ہوا جو ظہور کا
تھا لازمی عیش و سرور کا
وہ تجلیان تجلی حق کی تجلی تھین
بت پرستون کی آنکھیں کھلی تھین

۳۰

آمد آمد شہ اقلیم عدل و داد

۳۱

کفار و مشرکین کے کھیں سے کھیں کے دل
یکسر صنم پرست خود اصنام سے خجل
دل مشرکوں کے سست تھے ناقوس مضمحل
آتشکدے تو ہو گئے مٹ مٹ کے منفعل
آمد ہی نے زمانے کو زیر و زبر کیا
اعدا کے شور و شر سے عجب سے مفر کیا

۳۲

مرحوم ترا سے شان ولادت حجاز تھا
ام القریٰ پہ مادر گیتی کو ناز تھا
اس کا ایک ایک شجر سرفراز تھا
دیکھی نئی بہار در عیش باز تھا
پھر جو کے نفس وہ میدان ہو گئے
مختار باغ خلد پہ قربان ہو گئے

۳۳

تجھ دید پر تو کرنے لگے کعبہ کا طواف
روح خلیل خوش تھی کہ کعبہ ہوا اتصاف
آتا ہے وہ حرم کو کرے گا جو پاک و صاف
اب تک جو بت بہت سے تھے بت کا قرون کا الاف
قرآن یہیں اب اوترا ہوا آسمان سے
اللہ کا کلام نبی کی زبان سے

۳۴

ناگاہ آمنہ کو درد عرب ملا
وقت سحر کو عرش کی بزم جنت رب سا علا
کیسی سعادت تھی نصیب ہی کہ سید کا بالا ملا
مادر ان کی بغیر کی کہ صبیا ضیا ملا
ایسا پسر جو خلقت مادر سے قبل تھا
جلوہ وہ نور کا کہ جو وقت سے قبل تھا

۳۵

جلوہ نما ہوا سبب خلقت جہان
قربان شاہ بار ہوا ور آسمان
خوش تھے فرشتے حمد رب ودود کی
چومے قدم زمین نے ملا اوج بیکراں
خود عید سے رہی تھی صد [illegible] نبود کی
دی تہنیت نے فخر سے گا رہتے پر اذان

ساقی اٹھا نقاب رخ لالہ گون اوٹھا
مینا سے جام ... دور دون اوٹھا
دل چاہتا ہے آج عقل کا جنون اوٹھا
... جگر میں طوفان خون اوٹھا
ساقی سکون ہو گا مگر آپ سے ...

ذکر خدا کے ساتھ یہی جام چاہئے

[illegible]

اسکے سوا نہ اور کوئی کام چاہیے
یہ دور میکشی تو عبادت خدا کی ہے

[illegible]

مطلب نہ دے مجھے نہ نام چاہیے
میخانہ کیا سبیل ہے راہ خدا کی ہے

[illegible]

دشمن ترے نام کی ... شام چاہئے

۴۱

ماہِ ربیع صبحِ علیٰ دن بہار سے
بادل گھرے ہیں رحمتِ پروردگار سے
اک ہم نہیں کہ بیٹھے رہو نکا بکار سے
عاشق ہیں سب کے جمع سے خوشگوار سے
نامِ خدا ابھی اٹھ سے ہزار ہاں ہیں آج
گنبد ہیں جتنے تمام وہ ساغر کشان ہیں آج

جنت کا شمس انجمنِ قدس کا سراج

۴۲

لا جلد جامِ مے سے لئے اُنکے واسطے
آنکھیں لگے ہوئے ہیں وہ کس دن کے واسطے
یکساں ہو کیف ظاہر و باطن کے واسطے
موزوں ہو ظرفِ بادہ ہر اک سن کے واسطے
اطفال بھی جوان بھی اپنی جگہ پیر بھی
شاہی شہاں میں ترسا و دیں فقیر بھی

دینِ خدا کا جس سے ہوا خلق میں رواج
چمکی عرب کی خاک خدا مہربان ہوا

۴۳

ہاں پھر پلا ہمیں ہے تکازہ دو ہم سے ساقیا
مجھکو سبو سے بادہ ہے دو ہم سے ساقیا
آنکھوں سے تیرے جام تک ترسی ہیں کم سے ساقیا
اور بھی ہے نظر کہ پلا تیرے قطرہ ساقیا
رکھ بزم میں قدم کہ سخن سرفراز ہو
تقریر مدحِ قرآن پہ ساعت کو ناز ہو

سردارِ انبیا سرِ عرشِ بریں کا تاج
پیدائشِ نبی سے منور جہاں ہوا

۴۴

اب کیا ہوں تیرہ ساغر کا گردانندہ جم
مخزونِ صورتِ دلِ محبوب آگے جو تشنہ کم
حسرت مری قبول عنایت تری کرم
ہاں ہاں عطا ہو ساغرِ اعجاز الامم
باقی رہے نہ عالمِ ہستی میں ہوش جان
شیشے پکارتا رہے پیہم کہ نوش جان

۴۵

اوسکا طفیل جسکی ولادت ہوئی ہے آج

۶۶

تشریف لائے صاحبِ معراج آئی عید
آفاق کو عروج ملا ہو سکے مستفید
وہ رعب و دبدبہ کہ جو ہوتا گیا مزید
رفعت میں تھی عمارتِ نوشیرواں فرید
تھرّا کے چار و سے اشارے سے ہو گئے
چودہ وہ کنگرے کہ جو تھے اس کے گر گئے

۶۶

باقی ہیں منکروں کے لئے شانِ کبریا
ہر سمت آفتابِ نبوت کی ہے ضیا
وہ معجزہ یہ ہے جسے قرآن کہتے ہیں

۶۷

تھی شانِ کبریا کہ ولادت رسول کی
طفلی ہی سے عیاں تھی جلالت رسول کی
بڑھتی گئی سن کے ساتھ وجاہت رسول کی
لیکن چھپا سا تھی رسالت رسول کی
وہ دن جب آ گیا جو خدا کو منظور تھا
پھر وہ یہ کیا تھی دین کا راست بلند تھا

۱۱

اعجاز وقت پر جو ہوئے انہیں شک نہ کیا
اک معجزہ وہ ہے جسے تا حشر ہے بقا
اہلِ نظر خدا کی اسے شان کہتے ہیں

۶۸

کلمہ زبان پر شرع لگا دن تھے بیدل
آنے لگے ایمن عذاب ہو سکے جبرئیل
تازہ بہار آئی تو رحمت کی تھی دلیل
الایمان باغ ثمر تحریکِ خلیل
ایسے و رسالہ کہ سوکھے کا تھا [illegible]
پھولوں سے باغ دین کا [illegible] ہو گیا

جاں آ گئی ہرا ہوا سوکھا شجر کبھی
انگشت کے ہلال سے شقِ قمر کبھی
قائل عرب کا سحر ہوا معجزات کا

۶۹

کی سرکشی تو زیر ہوئے دشمنانِ شوم
ٹھہرا نہ معرکوں میں زر و سیم کا ہجوم
اسی لقب سے عام تھی شہرت علی العموم
وہ معجزے کہ جن کی ہوئی چار سمت دھوم
دیدار و دین شگفتہ ہوا ناز کا چمن
محو آفرین ہیں چار و دین پہ اعجاز کا چمن

۵۰

بالائے سنگ نقشِ قدم جلوہ گر کبھی
پڑا اشعاعِ چہرۂ مبین کا اثر کبھی
اسرارِ حق میں دخل نہ دن کا نہ رات کا

۵۶

ہر خشک و تر کو گھیرے ہوئے ہے یہ بحرِ نور
[illegible]

۵۵

کیا ہوا آسمان کا [illegible]
[illegible]

۵۴

مخزن ہے وہ [illegible]
[illegible]

۵۴

سرچشمہ [illegible]
[illegible]

۵۳

[illegible]

۵۷

ہیں آیتیں سب آفتوں کی رد کے واسطے
ہر درد کی شکایتِ بعید کے واسطے
قرآن کی طرح معجزِ صادق رسول ہیں

جادو کے واسطے نظرِ بد کے واسطے
حقا کہ یہ شرف تھا محمد کے واسطے
حق کی زبان ہیں مصحفِ ناطق رسول ہیں

۵۸

قرآن کے ساتھ ساتھ ہی خیر الوریٰ کی آل
دونوں کا ذکر کر گئے محبوبِ ذوالجلال
نفسِ رسول فاتحِ بدر و حنین ہیں

جو ان میں ہے کمال وہی ان میں ہے کمال
مخصوص یک ان میں ہیں پیارے [illegible]
نانا کی دونوں آنکھیں حسن اور حسین ہیں

۵۹

بجا ہو وہ باقر اہل شرف عرش داگاہ
مالک زمین کے جعفر صادق فلک پناہ
خالق کے نور موسیٰ کاظم نبی کے ماہ
مقبول حق جناب رضا حجتِ الٰہ
سردار دین تقی و نقی لا کلام ہیں
شاہوں کے شاہ عسکری نیک نام ہیں

۶۰

قرآن کی طرح کون ہو قائم امام اب
نجم الہدیٰ محمد آخر ہے وہ عرب
یارب جہان ہو نامور عجم و عرب
جو ہے بقائے عالم اسباب کا سبب
ایسی خوشی ظہور سے اوسکے ہو روز و شب
جو مصطفیٰ کے روز ولادت کی عید ہے

۶۱

تاریخ کیسی نیک تھی کیا روز تھا سعید
پیدا ہوئے رسول کی جب ہر طرف تھی عید
ابقلب پر ہے بندوں کے ہر دم خالق مجید
ہر اہل دین کے گھر ہو عمر و نیا بہت بعید
ہر سو ہے محفل میلاد کی بہار
کب جوش پر ہے گلشن ایجاد کی بہار

۶۲

مومن فدا ہیں نام پہ خیر الانام کے
پیاسے دلوں نے رنگ بہشتی جام کے
اخبار لائی باد صبا ہر مقام کے
کیا کیا کھلے ہیں پھول درود و سلام کے
ہیں باغ باغ سرور عادل کی بزم میں
نغمے ہیں تہنیت کے عنادل کی بزم میں

۶۳

پیدا ہوئے آپ تو کیا تھا کچھ نہ تھا
سب نعمتیں انہیں کی بدولت ہیں یہاں فدا
احکام رہنما کے ہیں فرمان کبریا
شرع محمدی ہے خدا کی رہ رضا
قانون قدرتی ہیں مسائل کو دیکھ لو
آئین ہیں کتاب فضائل کو دیکھ لو

۶۴

جو نفع چاہئے تھا جہان خراب میں
پنہان رموز جتنے تھے اس خاک و آب میں
جو نکتہ ہیں سینہ و سیر کا مصرع جو سوتے ہیں

پڑھ لو تجارت اور زراعت کے باب میں
آیا نہ کون علم رسالتمآب میں
اللہ کے پڑھائے ہوئے ایسے ہوتے ہیں

۶۵

اب وقت ہے دعا کا فراست کریم و سول
دیندار سرفراز ہوں بدین پائمال
مداح در مدح کا صبح و مسا کریں

یارب آئے نیر اسلام پر زوال
محفوظ ہر بلا سے رہیں خادمان آل
یہ محفلیں خوشی کی ہمیشہ ہوا کریں

مطلع

روشن ہے [illegible] شمع نما ۓ رسول ہے
دل ان کا ایک بدر انور والا ۓ رسول ہے
[illegible] منقبت ہے [illegible] بتول ہے
پیدا وہ ہے [illegible] ان کا ادا ۓ رسول ہے
عاشق ہے ان [illegible] رسول کی عطا
[illegible]

۲

شہ دو جہان کے فضائل بیان کیا کلام ہے
وہ فاطمہ ہیں جن کی عفت و عصمت بیان [illegible]
[illegible] اعلیٰ [illegible] الطاہرین
[illegible]

۳

[illegible] فضائل ان کا [illegible]
[illegible]

۴

[illegible]

۵

[illegible]

۹

اللہ رے تجلی دم وارد اب
آئی ہے براق طالب جبریل در پہ چلا
آنکھیں تھیں قدسیوں کی نظر قدرت خدا
پھیلا ہوا تھا چار طرف نور مصطفیٰ
ہر سو تھی دھوم رحمت حق کے نزول کی
معراج پا رہی تھی سواری رسول کی

۸

پہنا لباس نور تو قدسی ہوئے نثار
نزدیک در براق آیا دو عالم کا تاجدار
پیکاں سے رکاب جو تھامی بڑھا وقار
پیکر تھا اک امیر جو سا سوار
زینت وہ تھی زین کو جو رسول جلیل سے
اک کی باگ ہاتھ میں لی جبرئیل نے

۷

جب عرش بریں کو خدا نے طلب کیا
محبوب سے عروج کا سامان عجب کیا
روح الامین نے آکے بیان حکم رب کیا
رخ شاہ دیں نے جانب راہ ادب کیا
دیکھا سوئے فلک تو عالی مقام نے
کی حمد ذو الجلال رسول انام نے

۶

مجھ کو تو کہنا ولادت بنت نبی کا راز
بعثت کے ساتھ جو سمجھا امر کارساز
گنجینہ رسول تو اسے شہ حجاز
معراج میں کھلے اسرار بے نیاز
اب اہل بزم لطف اٹھائیں بیان کا
نظارہ چشم دل سے کریں ان کی شان کا

۱۰

در آسمان کے کھل گئے پایا جو حکم رب
حیران تھے مہ و ماہ کہ یہ روشنی عجب
آراستہ عروس کے مانند تھی وہ شب
تھے محو دید ساکن افلاک سب کے سب
عالم ہوا کچھ اور فلک کے حصار کا
یا دل کھلا ہوا تھا اک الٰہی پیار کا

۱۱

عل تھا کہ آ رہا ہے شہنشاہ انس و جان
رضوان تھا باغ باغ بڑھی رونق جنان
غلمان پرے جمائے کھڑے تھے یہاں وہاں
حوریں تمام شوق زیارت میں شادمان
ہر سمت تھی اشتیاق رسالت پناہ میں
جھونکے نسیم خلد کے پھرتے تھے راہ میں

۱۲

طے ہو چکے براق سے کل منزل فلک
پہونچی سواری شہ عالم جنان تک
پڑھتے ہوئے درود جلو دار تھے ملک
فردوس کا وہ نور درختوں کی وہ جھلک
زیب چمن جو خلق کا سردار ہو گیا
زینت پہ اور خلد کا گلزار ہو گیا

۱۳

وہ قصر تھا بہشت کے اشجار میوہ دار
تاروں کی طرح جن کے نمایاں تھے سب ثمار
پھولوں کا عشق اہل نظر کے گلے کا ہار
بیش رنگ چمن تھا پات آنکھی زر نگار
پیا لطف جن پہ لکیریں ہیں نور کی
آنکھوں میں جو تھا لکیریں ہیں سرور کی

۱۴

ہاں شوق کے ساتھ یوں ملک کے لگی تھی
جھرمٹ جو طائروں کا ہوا اور لگی تھی
شاخیں تھی جھکی وہ شجر سے لگی تھی
گلشن ہرا بھرا ہے تو بوسے لگا تھی
روے زمین پہ چھاؤں نہیں ایسی باغ کی
وہ بو جو دور تک ہے رکو میں دماغ کی

۱۵

وہ لالہ زار کے حسن شباب کا
سبزہ سے سایہ کی چمن میں تختہ گلزار کا
ورنگ گل میں نور ہزار آفتاب کا
طرہ چڑھا یہ قرب رسالتمآب کا
ان کی بہار حسن نگاہوں چڑھی ہوئی
گیسو کی بیل نخل شرف پہ چڑھی ہوئی

۱۶

وہ جوش وہ خروش وہ نہروں کا اضطراب
حسرت یہ ہو بڑھائیں قدم اس طرف شتاب
نظارے کیلئے ہمہ تن چشم ہیں حباب
موجیں یہ چاہتی ہیں کہ لپٹا ہوس ہوں شتاب
ساحل پکارتا ہے کہ محکوم رب ہو تمہیں
تھم جاؤ کیوں نہ روک دوں حد ادب ہو تمہیں

١٧ه

طوبیٰ کی چھاؤن مین وہ جمال شجر تھا
صنعت کو تھی قامت سے سایہ پہ ناز
شاخون کے جھکے اٹھتے سے ظاہر عجب انداز
خوش ہو کے یہ صورت بہ بجز شکر کی نماز
ہر پھول حسن رخ پہ فدا بار بار تھا
ہر پھل سے رنگ سیب ذقن پر نثار تھا

١٨ه

مصروف سیر ہو گئے حضرت ادہر ادہر
قدرت خدا کی ہر طرف آنے لگی نظر
ناگاہ شاہ دین کو ملا سیب کا شجر
سرسبز شاخ مین ثمر تازہ تھا اک مگر
رغبت سے اس ثمر پہ دل نے نگاہ کی
کھانے کا شوق ہو گیا بے اجازت اتار لی

١٩ه

رضوان وہ سیب نور سے لایا بانکسار
کہو [illegible] نصف کھائیے اے شاہ نامدار
اس سیب سے عجیب ہر خوشی ہوگا آشکار
کیا حکمتین خدا کی ہین کیا شان کردگار
تازہ دل رسول کیا اس کلام نے
لذت اٹھائی نصف سے خیر الانام نے

٢٠ه

وہ بر حق جہان مین ہوا سطح عیان
مان کے شکم مین آئین جنتین حورون کی مان
پیدا ہوئین تو غل ہوا عالم کے درمیان
ایسا عجیب پیدا ہوا اللہ رے سمان
دختر وہ دی جو حضرت مریم کا فخر ہے
قرآن زمین پہ عرش معظم کا فخر ہے

٢١ه

پیدا اثر بتول سے ارض و سما تھے خوش
جنت مین انبیا کو خوشی اولیا تھے خوش
اہل فلک ملائکہ ارض و ہوا تھے خوش
اتنے کیون نہ خوش ہو کہ حبیب مصطفیٰ تھے خوش
عالم مین وہ آگئی جو رسالت کی جان ہے
جس کی [illegible] ماسوا کی شان ہے

٢٢ه

مسرور تھے ولادت زہرا سے بحر و بر
ہر سو ہوائے شوق مین طائر کشادہ پر
خوش حال پھر رہے تھے بیابان کے جانور
اس تازہ جشن کا تھا جمادات پہ اثر
کہتے تھے کوہ آج عجب اس کا رنگ ہے
سردار پتھرون کا جو کعبہ مین سنگ ہے

۲۳

یہ وقت وہ تھا جب ہوئیں پیغمبر نبی
معروف ابتدا سے رسالت میں تھے رسول
آغاز پہ ہم ہو چکا تھا وحی کا نزول
اعلان تھا کہ دین خدا سب کریں قبول
پہلے پہل ہی تھی بکہ میں ان کا آواز اس سے
کرتے تھی مشرکوں کی مگر ہوا اس سے

۲۴

سردار انبیا کا چچا تھا جو بولہب
دیوانہ کہہ رہا تھا بھتیجے کو بے غضب
تھی فکر یہ قرار سے اصنام روز و شب
ہو جو سکے نہ جمع شور رشتہ کرتے تھے سب
وہ بیری رسول اکرم کے قریش کی
دریا چڑھا تھا بغض کا ان میں طیش کی

۲۵

باغی صلاح کر رہے تھے جلد و قسم
ہم سب ہوں نہ پاس نہ اسلام کا قدم
کوشش کرو اور اپنی ریاضت کا ہو شرم
پھر کیا آخر ان جو آگئی کشت در اوبر
پہچل بنا کہا سے عجب ان کا ہنگ سر
کیسی ہوا بدل گئی عقل ان کا سر

۲۶

اللہ رے نفاق ہوئے اہل عقل سے
جلدی بہا دو بانی اسلام کا لہو
آنکھوں میں پھر رہی تھی شمشیر تیز و تند
شمشیر ظلم کر رہے تھے تیز تند و تیز
باغ امین دے رہے تھے رسالت کو
لیکن چھپا نہ سکتی تھی خاک آفتاب کو

۲۷

پشت پناہ ہوئے ابوطالب جلیل
ان کا بھی تھا فکر ان کی نہ تھی کوئی سبیل
سب اہل خاندان سے یہ تھی وعدہ و کفیل
دشمن ہزاروں ان کی جماعت تھی قلیل
اپنے عزیزوں کو لے ساتھ وہ چلے
بستی سے جا کے درّہ کوہ میں رہے

۲۸

اس عہد تک ہے شعب ابوطالب کا نام
بچوں سمیت جا کے وہیں کر دیا مقام
زہرا روان ہوئیں مع پیغمبر انام
یہ سن کہ دو برس ہوئے تھے ابھی تمام
مکہ میں دیکھنے ظلم قریشی گروہ کے
سامان پرورش ہوا درّے میں کوہ کے

۲۹

نازاں ہیں جن پہ قید و قحط کی تکلیف پہ بھی شکر
انوار جن کے اور بھی ہیں بہر جلوہ گر
جھولے پہ فاطمہ کے لئے قدسیوں نے [illegible] اور جبرائیل
پروان کی وہ لوریاں اور ان سے بعثت رسول کے
رب عباد [illegible] جناب بتول کے
جبریل خادمی تھے [illegible]

۳۰

دو عالمان کے سلسلۂ فیض سے عز و جاہ تھا
بابِ فیض جن کی [illegible] عزت و جاہ تھا
سب بولتے [illegible] لولاک [illegible] ماجرا
[illegible] ان کا اور تھا ان کے حرم کا ماجرا
دل تھا ان کا قدس سے [illegible] دکھا
راضی رہے خدا ہی بابِ مراد تھا

۳۱

وہ پیدا ہوئی بتول کی ماں پاک دامن
یعنی کہ وہ محبت جن کی عین عبادت کی حصار
کہاں پیاری کی تھی [illegible] کی اختیار
پردہ میں تھی [illegible] عصمت جن میں جیسے تھا
پنہاں لباس عفت و [illegible] تھا
روشن جہان [illegible]

۳۲

بیں نگاہ رہنما کی [illegible]
نافل [illegible] جناب ابو طالب [illegible]
وہ [illegible] بیعت [illegible]
[illegible]
[illegible] بیان [illegible] رسالت [illegible]

۳۳

[illegible] کی وہ تھی جن کا جمال
[illegible] طرح [illegible] بے مثال
[illegible] سلطان [illegible] خصال
[illegible] بنت رسول [illegible]
[illegible] پانچ سال کی [illegible] جناب بتول [illegible]
بیت الشرف [illegible]

۳۴

[illegible]

[illegible]

۳۵

کفار بجز نبی کے شانے پر تل گئے
چاروں طرف سے ظلم کے دروازے کھل گئے
مجبور ہو کے غار میں تنہا رسول گئے [illegible]
ہجرت ہوئی تو [illegible]
[illegible] جب خدا [illegible]
[illegible]

۳۶

زہرا علی کے ساتھ یہیں رہ گئیں مقیم
ہجرت نبی کی [illegible]
دل [illegible] حیدری سے [illegible]
[illegible] جاں نثاری [illegible]
[illegible]
دست خدا [illegible]

۳۷

لکھا رسول پاک نے جب نامہ طلب
آمادہ سفر ہوا وہ [illegible] عرب
[illegible]
ہمراہ اہل بیت کو [illegible]
[illegible]
بچوں کو [illegible]

۳۸

تاریخ [illegible] ہجرت [illegible]
داخل ہوئیں مدینہ میں جب [illegible]
اس وقت [illegible]
جب [illegible]
آباد گھر علی کا [illegible]
[illegible] کا عقد [illegible]

۳۹

بیت الشرف میں آئیں تو زہرا [illegible]
روشن ہوا گھر اور [illegible]
[illegible]
ان کے لباس میں تھا عجب نور جلوہ گر
کیا روشنی تھی [illegible]
[illegible]

۴۰

مرقوم ہے کہ ایک یہودی تھا ریہ نام
زوجہ کو اس کی بنت نبی نے دیا پیام
کچھ بار [illegible] بھیج [illegible]
بہن اسکو کہہ کے جو مجھے دیدے پئے طعام
تعمیل حکم کردی جو اُس خوش نصیب نے
جلوہ دکھایا نور عجیب و غریب نے

۴۱

اے کہ تو ہے نورِ اعظم ہر ادا [illegible]
[illegible] سے کا تار تار [illegible]
[illegible] قدرتِ [illegible] ہے
زرون کے [illegible]
افلاک [illegible]
ظلمت [illegible] ابدال ہے

۴۲

جو ساماں آ گیا تو بنایت ہوا سرور
کیا دیکھتا ہے [illegible] رونق [illegible]
[illegible]
[illegible] جانب [illegible]
[illegible] لباس [illegible] رسالت مآب کی

۴۳

آنکھوں سے اپنی دیکھ لی جب [illegible]
[illegible] دلِ یہود
[illegible] اسلام کی نمود
[illegible] عاد و ثمود
[illegible] قربان ہو گئے
[illegible] مسلمان ہو گئے

۴۴

محبوبِ حق [illegible] بتول [illegible] ہے
خیر النسا [illegible] بہار ہے
نورِ [illegible] جنت نگار ہے
شانِ خدا ہے قدرتِ [illegible]
تاباں ہیں [illegible] دار السلام کی
روشنی ہے فاطمہ زہرا کے نام کی

۴۵

دعوی کرے ثنا کا فراست کی کیا مجال ۔ بنتِ نبی کے رتبوں سے واقف ہے ذوالجلال
عاصی کا اب شفیعِ محشر سے ہے سوال ۔ ہونے نہ پائے نارِ جہنم سے خستہ حال
بخشے خدا جو آپ نگاہِ کرم کریں ۔ چاہیں جسے عطا اسے قصرِ ارم کریں

تمام شد

مطلع

دولت مدحت زہرا سے ہے [illegible] شان سخن
ایک اک حرف ہے [illegible] درخشان سخن
ہین مضامین [illegible] داماں سخن
[illegible] ہے عنوان سخن
حشر تک [illegible] ہو وہ ملتا نہین
قدر دنیا کرے اسکا نہین امکان سخن

کھینچ لیجائے جو مجبور کو منزل پہ ضرور

۲

نظر کیون پاک ہو [illegible]
مدح خوان [illegible] صاحب [illegible]
کہتا ہے [illegible] فلک [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
دل ہوس کی ہوس [illegible] مل میرا
اختیار اوسکو جو وہ بھی ہو قابل میرا

سلسلہ چاہئے ایسا کہ حزین ہو مسرور
تار ہون جادۂ زہرا کے تو مشکل کیا ہے

۳

ہون جہان زار سخن اہل جہان کیا جانین
[illegible] زبان کیا جانین
کون [illegible] ان کیا جانین
[illegible] یاد [illegible] پیمانی
پیچ آفت [illegible] تنہائی را

ناتوان قلب جگر پانون تھکا منزل دور
دل جو زنجیرون سے نکلے تو حاصل کیا ہے

۴

راز عشاق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نہین
[illegible] رنگ انہین

۵

بس کچھ اپنا نہین قسمت کے ہو جو کچھ منظور

۵۶

رہِ منزلِ مقصد سے روانہ ہمارا کی
کرم اپنے و بیگانے سے عطا ہمارا کی
دھوم کونین میں نامِ خدا ہمارا کی
میری بخشش کا ذریعہ ہے شفا ہمارا کی
ہے اگر جا میں تو گو قبر ریاضی ہو جائے
صاف ہو فردِ عمل فضلِ الٰہی ہو جائے

بزم کی شمع نبی۔ حمدِ خدا و نذرِ غفور

۵۷

ٹھوکرین کھاتے مین گور بھٹکتا ہی رہے
حق کی راہ مین قائم را چلتا ہی رہے
دل تو گھبرائے فلک تک بدلتا ہی رہے
آسمان سے یہ ستم نکلتا ہی رہے
داغِ عصیان سے شگفتہ ہون گلستانِ بشر
دم بدم صبحِ سخن آرا کا ہو ارمانِ بشر

دل تھا خورشیدِ نبوت کا نہایت مسرور
جلوہ گر طرفہ ستارے تھے نئی منزل تھی

۵۸

تا دمِ مرگ رہے وردِ زبان مقبول
عمر کوتاہ گمان اور گمان اس کا طول
حد یہ ہو جائے بیان سالی یہ ارادہ ہے فضول
انتہا جانتا تھا اسکی وہ دل پاک رسول
عظمت اوس کی کہ تعظیم ہی کرتے تھے
مدح زہرا کی رسولِ عربی کرتے تھے

صحن تھا وادیٔ ایمن وہ تجلی کا ظہور
زیبِ دربار ملائک تھے عجب محفل تھی

۵۹

خسرو ملک رسالت کو ملی وہ دختر
یادگارِ شہِ لولاک ہوئے جسکے پسر
بطنِ مادر میں تھی جو وقت بتولِ اطہر
ایک اس نور میں تھے اور بھی تابندہ قمر
جلوۂ قدرتِ خالق تھا سرا لا گھر مین
آنکھیں حیران تھیں وہ رہتا تھا اوجالا گھر مین

۶۰

آگیا روزِ ولادت تو بڑھا اور بھی نور

۱۱

شاعر آل نبی نذر کی تیاری کر
اے قلم صفحۂ قرطاس پہ گلکاری کر
تازگی دل کی بڑھے ہر سخن جاری کر
وقت امداد ہے اے بخت رسا یاری کر
فاطمہ پہ ہے مضمون کا خزانہ صدقے
کیونکہ اردو ہے اسی پہ زمانہ صدقے

گوش دل میں یہ ہر اک شخص کے آتی ہے صدا

۱۲

عید پیدائش زہرا کی جہاں میں آئی
ذکر میلاد سے تازہ بیاں میں آئی
تازگی باغ شہنشاہ زماں میں آئی
بوئے فردوس ہیم سے مکاں میں آئی
ہے سبب ذات رسول مدنی کی خوشبو
گرد ہے نافۂ مشک ختنی کی خوشبو

رشک گلزار ہوئے ملک عرب کے صحرا
چمن نور الٰہی میں بہار آئی ہے

۱۳

بڑھ گئی آج بہار چمنستان جناں
ہر طرف ہو گئے جلوے مسرت کے عیاں
عید ملتی ہیں عجب تازہ ادا سے کلیاں
جمع ہے خلد کی حوروں پہ خوشی کا ساماں
تر زباں حمد میں ہیں مژدہ بیاں حوریں
کر رہی ہیں شکر خدا ہاتھ اٹھا کر حوریں

گلشن دہر ہوا بارش رحمت سے ہرا
روشنی خلد کی ہونے کو نثار آئی ہے

۱۴

باغ جنت کے درختوں پہ چہکتے ہیں طیور
بیکس زہرا کی ولادت نے کیا ہے مسرور
قدرت خالق مختار کا ہر جا ہے ظہور
اپنے بندوں پہ ہوئی رحمت رب غفور
عرش سے فرش تک آئی ہے نظر شان خدا
جوش ہے دونوں جہانوں پہ ہے قربان خدا

۱۵

اہل دنیا کو تعجب ہے کہ یہ رنگ ہے کیا

۱۶

زیب آغوش خدیجہ ہوئی ایسی دختر
جس سے پیدا وہ ہوئے جو ہزاروں میں بشر
کہتی ہے خلقت عالم کہ میں صدقے جگر
عود و لوبان نہیں ہر گھڑی پیری مجمر
عہد میں اپنے شرف حضرت مریم کو ملا
آسیہ جب حضرت حوا قدم اوج دو عالم کو ملا

۱۷

پرتوِ جلوہ سے ہوا خانۂ ایمان روشن
حوریں جنت کی ہیں کھولے ہوئے ہیرا و دہن
خم ہے محراب سے آگے ہے یہ چرخ کہن
کر لیا ہے زمین و چمن جامع ذات محسن
خوشنما چاند سے گل شان رسالت و ہوا
جلوۂ محبوب الٰہی کا ظہور آباد ہوا

۱۸

ماں وہ پاکیزہ ملی زینتِ بزمِ عفت
کر لی ہے محمد صادق کی زبان جسکی صفت
دختر ایسی کہ ہے جسپے شمع حریم عصمت
مادرِ بنت نبی ہے بڑی جسکی قسمت
گود میں دولت سرکار دو عالم آئی
شہرہ دنیا میں ہوا ثانیِ مریم آئی

۱۹

تہنیت لیکے ہوئے چرخ سے نازل جبریل
قدرتِ ختمِ رسل میں وہ صدائے تہلیل
حق کا پیغام دیا تھا کی شفاعت کی سبیل
ہو مبارک یہ ہے ارشادِ خداوندِ جلیل
آج پیدا وہ ہوا جسکی بہت عزت ہے
فضلِ معبود ہے اللہ کی یہ رحمت ہے

۲۰

ہوے بشاش نبی سنکے خدا کا فرمان
سجدۂ شکر بجالائے شہِ کون و مکان
ہے توہی مالک و مختار توہی قادر ہے
عرض کی بندۂ عاجز ہے یہ تیرا احسان
تو ہے بے مثل ہر اک حکم ترا نادر ہے
حمدِ محمود میں قاصر ہے محمد کی زبان

۲۱

تہنیت دینے کو پھر آئے نبی کے اصحاب
وہ خوشی تھی شہ دین کو کہ نہیں جسکا حساب
جانتے سب ہیں شرف لیگئے تشریف جناب
شوق دیدار مین تھا قلب مطہر بیتاب
گود مین جاکے لیا چہرۂ زہرا دیکھا
قدرت خالق کونین کا جلوا دیکھا

۲۲

پیار بیٹی کو جو کرنے لگے محبوب خدا
دی کنیزون نے دل و جان پیمبر کو دعا
پرورش مین ہوئے معروف شہ ارض و سما
وہ امین سرور عالم مین نہین پھرتا
بچپن مین ہی رسول عربی کی خوشبو
جسم پرنور سے آتی تھی نبی کی خوشبو

۲۳

مدح زہرا کی نہین سہل ثنا خوان کیلئے
صحف انکے لئے ہین اور یہ قرآن کیلئے
ہے بہار انکی ثنا گلشن ایمان کیلئے
انکا گھر تاج شرف روضۂ رضوان کیلئے
قصر جنت جسے چاہین یہ عطا فرمائین
حق ہی بخشے یہ اگر عفو خطا فرمائین

۲۴

پاک ایسی کہ طہارت کو ہے خود جن پہ ناز
موجۂ کوثر کی قدم بوسی سے ہین سرافراز
عابدہ ایسی ہے منظور نظر شاہ حجاز
انکی تسبیح پہ کیونکر نہ کرے فخر نماز
سجدے سے جبکہ دل ہے پاکیزہ مصلے انکا
زینت عرش معلی ہے تجلے انکا

۲۵

جب کھڑی ہوتی تھین طاعت کیلئے بنت رسول
روشنی پھیلتی تھی روز یہی تھا معمول
نام روشن ہو نہ کیون مہر منور کیطرح
سب سمجھتے تھے کہ مشغول عبادت ہین بتول
یہ بھی ہین نور خدا احمد و حیدر کیطرح
یہ شرف کسکو ہوا عالم امکان مین حصول

٢٦

فاطمہ گھر میں تھیں کہ جو بیٹھیں پیدا
جلوۂ نسل امامت کو ہمیشہ تھا ہونا
یان ہوئین گیارہ اماموں کی بشارت عذرا
شاہ مردان میں علی شاہ زمان حضرت
انکی اولاد سے تھی رتبۂ عالی پایا
خالق عرش کی سرکار سے کیا کیا پایا

خانۂ فاطمہ سے عرش نہ تھا کچھ بھی دور

٢٧

عرش جنت جسکی ہے وہ فاطمہ زہرا کا گھر
قدر تھی روح کی اودی حضرت باقر سا تھا
ہے یہ ارشاد کہ تھا ہے مکان بالاتر
حق نے اسرار دیا سنیا ہے مثل نظر
دیکھتے میں تو وہ اک حجرۂ مختصر تھا
خانۂ فاطمہ وہ ہے جو کہ علی کا گھر تھا

فوج کی فوج اوترتی تھی یہی تھا دستور
کرم اللہ کا تھا رحمت باری تھی

٢٨

متصل مسجد اقدس سے تھا درِ نور نشان
جھکا در گھر میں خدا نے تھا دیا عزت و شان
اور وہ بند ہوئے در تھے جو سب کے وہان
پر کھلا رہ گیا دروازہ خداوند جہان
مرتبہ ہے یہ علی کا یہ وقار زہرا
حور ہیں مثل کنیزون کے نثار زہرا

آتے جاتے تھے ملک حجرے میں ہو کر مسرور
رات دن قدسیوں کی آمد و شد جاری تھی

٢٩

قبلہ مسجد کا جو اودھر تھا ادھر کعبہ تھا یہ بھی
فرض کعبہ پہ ادب اوسکا تھا وصی علی
اہل دین تھے میں وہ رفعت پہ ترین تھی زہرا
سقف کوئی بھی نہ تھی عرش معظم کے سوا
چادر فاطمہ نے شان خدا کو دیکھا
جب نظر چھت پہ گئی عرش علا کو دیکھا

٣٠

پردہ اوٹھے ہوئے پھیلا ہوا تھا عرش کا نور

۳۱

رکھی تھی خاص یہ قوت نظر ابراہیم
سطح خاک سے وہ دیکھتے تھے عرش عظیم
مہربان نفس نبی پر تھا یوں رب قدیم
تھا یہی فاطمہ پر لطف خداوند کریم
اس طرح کا یہ مکان اور مکین ایسے ہون
زینت فرش زمین عرش نشین ہون

اونکی تاریخ ولادت ہے یہین قربان بتول

۳۲

فاطمہ کے ہین جو مخصوص فضائل و رقم
عمر ہو ختم اگر کیجئے اونکو منظوم
حد فدا حد ثنا انکی ہے کسکو معلوم
بنت سلطان دو عالم کی ہے کونین مین دہوم
خلقت انکی ہوئی امت کی شفاعت کیلئے
رتبۂ خاص ہے خاتون قیامت کے لئے

تہنیت آج یہ دیتا ہے ثنا خوان بتول
کلمہ گو یونہین بنا ہے خوشی کی محفل

۳۳

صورت احمد مرسل ہین یہ مختار جنان
کرتے ہین انکی ثنا سب در و دیوار جنان
بخشدین جا ہین جسے قصر صفا از جنان
نور سے انکے منور ہوا گلزار جنان
وصل خورشید کا وان ہے نہ گذر ماہ کا ہے
رخ زہرا مین جو ہے نور وہ اللہ کا ہے

شکر معبود کرین بندۂ احسان بتول
اوج پر جیسی تھی اس روز زمین کی محفل

۳۴

حشر مین دیکھنا سب شان بتول اطہر
بخشوائینگی غلامان علی کو یکسر
دمبدم اپنی کنیزون پہ عنایت کی نظر
سامنے سب کے چھلکتا ہوا حوض کوثر
حشر کی دہوپ مین وہ مدح و ثنا زہرا کی
ابر رحمت نظر آئیگی ردا زہرا کی

۳۵

ہو مبارک تمہین اے قدر شناسان بتول

۳۹

محفلین ہون وہ فضائل کی جہان مین مشہور
رخ ہی جنکی طرف کرے نہ کوئی عدو
گل بستان امامت کی جو پھیلے بو شہو[ر]
صدقے سو جان سے ہون باغ ارم کے گلزار
ذکر تیرا ہی رہے خلق مین ہر دم یا رب
پاک و صاف اسے نظر گلشن عالم یا رب

۴۰

نظر عفو فراست یہ بھی ہو۔ یا غفار

۳۸

حق زہرا کا جو ہے واسطہ اے رب انام
پھر بہار آئے شگفتہ ہو ریاض اسلام
دور ہو رنگ خزان دور ہو ظلمت کا نام
نور ہی نور نظر آئے کہ قائم ہو امام
جلد ہو تخت نشین نور نظر زہرا کا
اور دے اپنے ستارہ کو فروغ زہرا کا

مدحت آل نبی مین ہو نہ غفلت زنہار
ہر گل گلشن ایمان سے جدا خار رہین

۳۷

وصف کیا کوئی کرے دختر پیغمبر کا
یہ وہ ذریعہ ہے تو پھر خوف نہیں محشر کا
پیاسو [illegible] کی پی جام ہی کوثر کا
اے محبان علی شان کرو داور کا
نام پر فاطمہ زہرا کے فدا ہو جاؤ
[illegible] کا صحیح دن صدقہ دعا ہو جاؤ

چمن نظم دکھاتا رہے تا حشر بہار
جملہ آفات سے محفوظ یہ دیندار رہین

۳۶

تو جہان مین زہرا کے غلام اور کنیزین ہین شاد
شاہ صفدر کا شگفتہ ہو گلزار مراد
[illegible] گلشن امید کی رونق سے زیاد
سرو کے قد سے [illegible] دل فیروز آباد
باغ عالم سے [illegible]
زیب جنت سے [illegible] اسم اوراز [illegible]

مثل فردوس ترو تازہ رہے یہ گلزار

تمام شد

مطلع

نعمت میں آج تیار دین کا ورود ہے
ہر رکن ہر رہا ہے مقام درود ہے
گھر سا ہوا ہے جو رحمت رب ودود ہے
گلگوں خوشی سے چہرۂ چرخ کبود ہے
رنگ شفق پہ فضل الٰہ [illegible] ہے
گلشن میں باغ قدرت حق کی بہار ہے

واللہ زیب [illegible] رسالت پناہ ہے

٢

کل ہے کہ شان مالک جنت کی دیکھنا
رنگینیاں ریاض حقیقت کی دیکھنا
کیفیت آج منزل عصمت کی دیکھنا
راہیں کھلی ہوئی ہیں مسرت کی دیکھنا
عالم کے [illegible] ساری قریب ہے
[illegible] عجب و غریب ہے

یکتا خدا کے ملک میں شاہوں کا شاہ ہے
آیات حق میں فرد ہے قرآں سے پوچھیے

٣

دست [illegible] جہاں [illegible] یقین
عالم میں [illegible] بر [illegible]
پھیلا ہوا ہے نور کھلا ہیں [illegible]
بر ہست تو ہم کہ [illegible] یقین
تازہ وجود ساقی کو [illegible] کر دیا
دو جو [illegible] نفس [illegible] کر دیا

سرتاج مہر برج امامت کا ماہ ہے
جاہ و حشم کو اوس سے سلیماں سے پوچھیے

٤

اس عہد سے سرور کا دربار کیوں نہ ہو
کعبے کی سرزمین سرافراز کیوں نہ ہو
دونوں کی روشنی سبب ناز کیوں نہ ہو
روپوش دہر سے قوم فتنہ پرداز کیوں نہ ہو
شہرت جہان میں کاشف اسرار کی ہوئی
آمد جناب حیدر کرار کی ہوئی

٥

آتا ہے وہ زمین پہ جو نور الٰہ ہے

۵۶

بندے کی ذات میں یہ صفت بانتہا کی ہے
جو اوسکی ہو رضا وہی مرضی خدا کی ہے
باہر سمجھ سے بحث حیات و قضا کی ہے
فانی وہ شمع جسمیں تجلی بقا کی ہے
معدوم کیا وہ ہوگا جو خالق کا نور ہے
آنکھوں سے ہو قریں کہ نگاہوں سے دور ہے

۵۷

لاکھوں برس سے اپنی ولادت سے پیشتر
خالق کے علم سے تھے ملائک کے راہبر
آدم کے نام سے کوئی واقف نہ تھا مگر
قدرت کا منشا رہا تھا فخر ابو البشر
تھی مصلحت کہ عہد محمد میں جائینگے
نصرت کی شان اہل زمیں کو دکھائینگے

۵۸

بچپن میں کوئی بھی ایسا ہوا نہیں
ناصر ہوا ہو جسکا نہ احمد کا جانشین
ایمان ہے کہ انکے فضائل کا ہو یقین
یہ ہیں علی امیر ہو جنکے ہیں اصل دین
حیدر کی کس کو فکر کی ہے عقیدت کے سامنے
نکلے ہیں کم سے فاتح خیبر کے سامنے

۵۹

یہ ہیں خدا کے شیر زبردست صف شکن
زیب جہان ابھی نہوئے تھے شہ زمن
لیکن اثر یہ رعب کا تھا انکا پیشتر سے بن
انکے پدر سے شیر کے منہ آئے تھے بن
جس دشت میں جناب ابو طالب آگئے
شیروں نے اونکے نقش قدم عالب آگئے

۶۰

تھا اونکے صاحب ہیں اسد رب ذوالجلال
رستے سے بھاگتے تھے درندونکا تھا یہ حال
جب نکلتے تھے حضرت عمران کی چال ڈھال
ڈر جاتے تھے قیام تھا اونکے لیے محال
طاری تھا رعب قبل ولادت دلیر کا
اعجاز تھا یہ بیشہ قدرت کے شیر کا

۱۱

مرقوم ہے وقارِ ابوطالبِ جلیل
طے کو جا رہا تھا سرورِ دل قلیل
طائف کی راہ میں تھا وہ اسرار کی دلیل
فوجِ کثیر ساتھ نہ جمعیت قلیل ہے
اک شیر مل گیا انہیں تنہا کو راہ میں ہے
وحشی ہوا اسیر کمندِ نگاہ میں ہے

۱۲

سر کو دیا جناب کے پاؤں کی سمت خم
کیسا ڈکارتا کہ ڈکا اور سلام
حیرت سے دیکھتا تھا اسے آسمانِ خم
کس انکسار سے وہ جھکا جانبِ قدم
ہیبت نے اوسکو شیرِ خدا کا بٹھا دیا
قالین کا شیر فرشِ زمین پر بٹھا دیا

۱۳

پوچھا حضور سے کہ جھکایا جو تو نے سر
اس انکسار کا ہے سبب کیا بیان کر
لایا بحکمِ حق وہ یہ کلمہ زبان پر
جو شیرِ ذوالجلال ہے آپ اوسکے پدر ہیں
تعظیم فرض ہے اسدِ کردگار کی
نصرت وہی کریگا رسولِ حجاز کی

۱۴

مژدہ یہ سنکے آپ نے شکرِ خدا کیا
دل میں بڑی محبتِ محبوبِ کبریا
آیا زمانہ بنتِ اسد کے عروج کا
زیبِ شکم ہوا ہے قمر برجِ لافتی
تھے بطن میں جو نور خدائے علیم کے
حیران تھی ماں کلام سے فخرِ کلیم کے

تھے ساتھ ساتھ جعفرِ طیار نیک نام

اک روز سمت کعبہ چلی وہ فلک مقام
ماں کے شکم سے آئے جعفر کو دی صدا

باتیں کبھی کچھ اور نہ سمجھیں جنھیں عوام
ناگاہ مرتضیٰ نے برادر کو دی صدا

۱۵

کرتے تھے اپنی والدہ کو با ادب کلام

۱۵

عباس و ابن [illegible] کے ہیں یک زبان
انکے علاوہ ایک [illegible] کا ہے بیان
شاہد ہیں سب کہ وہ کہ موجود تھے وہاں
مادر علی کی آئیں سوئے کعبہ ناگہاں
پابند اضطراب تھیں صرف دعا ہوئیں
پائیں وہ کیں کہ موردِ فضلِ خدا ہوئیں

۱۶

آئیں [illegible] گھر [illegible] حالت سے گئے
صدیقہ کی زبان سے [illegible] ہو گئے
ایمان کا لطف [illegible] اٹھا گئے
آئے وہ دن کہ حسن حق کو ظہور کے
کعبہ تھا خوش ہوا وہ عبادت کی آگئی
افلاک کو نوید ولادت کی آگئی

۱۷

بت منہ کے بل زمین پہ گرے حال تھا عجب
رکھکر شکم پہ ہاتھ کہا فاطمہ نے تب
اے میرے لال یہ تیری تعظیم ہے ادب
تو ہے شکم میں اور ہویدا ہے شان رب
بت سجدہ کر رہے ہیں ابھی سے یہ حال ہے
کیا جانیں کیا ظہور میں تیرے کمال ہے

۱۸

پائیں [illegible] لیکن لرزتی تن [illegible] تھری
غش آگیا زمین پہ گرے جعفر جری
اللہ رے ضبط [illegible] شان حیدری
بنت اسد کے بطن میں رعب غضنفری
پہونچیں قریب کعبہ جو مادر جناب کی
مٹی بتوں کی خوف علیؑ سے خراب کی

۲۰

تھی دردمند سایۂ دیوار میں مقیم

فی الفور ہو گیا کرم خالق کریم
رحمت کا در زمین پہ کشادہ نظر پڑا

شق ہو گئی جدار کھلی راہ مستقیم
اللہ تک پہونچنے کا جادہ نظر پڑا

جس طرح نور احمد و حیدر ہوا دو نیم

۲۱

دیکھا پھر اوسکو حالتِ اصلی پہ مستقل
مشرک ہوئے کرشمۂ قدرت سے منفعل
دو ٹکڑے یون ہوئے کہ سمائے نہ ایک تل
اسمین تھا رہے نبی و علی کے دل
ظاہر ہے کچھ نشان تھا شانِ خدا کہو
قرصِ قمر تھا ایک مثلِ خطِ استوا کہو
رنگِ افق سے زینتِ باغِ جہان ہوئی

۲۲

حیرت کا نقش حالتِ دیوار نے کیا
داخل ہون در سے قصد یہ حضار نے کیا
زور انتہا کا قوم ہنود ار نے کیا
عاجز رہے ہجوم جو اسرار نے کیا
بیٹھا سر آکے شق ہوئی آواز کی طرح
در بند ہو گیا نہ کھلا راز کی طرح
تازہ بہار آئی خزان کے نشان گئی
کعبے سے آفتابِ امامت نکل پڑا

۲۳

تھا بادۂ سرور سے طائر ہوا مست
کرتے تھے حمد ربِ علا سب بلند و پست
غل ہر طرف تھا عدل نے دی ظلم کو شکست
وہ روشنی حرم کی وہ رونق وہ بندوبست
پتھر چمک چمک کے گرانقدر ہو گئے
ذرے رجب کی تیرہوین کو بدر ہو گئے
وہ گل کھلا کہ بادِ سحر شادمان ہوئی
مارے خوشی کے نیرِ اعظم اچھل پڑا

۲۴

سب کو ہوا یقین کہ ہے قدرت کا انتظام
عقلین تھین اونکی دنگ تفکر کا تھا مقام
باتین بھی گھر و مین بھی راہ مین کلام
بازار کہ مین بھی خبر ہو گئی یہ عام
کعبے کا در نہ کھلنے کی ہر سمت دھوم تھی
روکے ہوئے جلالتِ بابِ علوم تھی

۲۵

پھیلی ضیا جو صبحِ چہارم عیان ہوئی

۲۶

دیوار پر جو کی نظر آیا عجب سماں
خالق کے حکم سے ہوا در وان ہوئی عیاں
آغوش میں تھے دل کی طرح شاہ انس و جان
خوشبو سے جسکے راہ نبی کو چمن جنان
مادر کی گود میں گل باغ مراد تھا
پائیں زبان پہ فخر کی تعین قلب شاد تھا

۲۷

آواز غیب آئی کہ شرف اسکا ہے جلی
نام اس ولی کا خالق اکبر کہو علی
یہ سنکے وہ معظمہ گھر کی طرف چلی
اندر سے نور کا کہکشان بنا گئی گلی
بیت الشرف کی سمت عروج آفتاب کا
ہوتا تھا رخ سے نور پہ زرین نقاب کا

مطلع دوم

۲۸

مولود کعبہ آگیا اپنے مکان میں
آوازۂ تہنیت کا ہوا خاندان میں
غل تھا کہ یہ طفل ایک ہے سارے جہان میں
تعریف کرنے کی نہیں طاقت زبان میں
بندے پہ لطف خاص غفور الرحیم ہے
یہ خانہ زاد خالق عرش عظیم ہے

۲۹

کیا مرتبہ ہے جائے ولادت کو دیکھئے
دیوار در بنی تھی کرامت کو دیکھئے
پہنچا خدا کے پاک طہارت کو دیکھئے
کونین کا شرف ہے شرافت کو دیکھئے
نجم الہدا چراغ حرم لا کلام ہے
اولاد میں خلیل کی پہلا امام ہے

۳۰

شان پسر کو دیکھکے وہ فرحت پدر
آغوش میں لئے ہوئے تھے صورت جگر
حیرت کمال طفل سے تھی شیخ و شاب کو
آیا نبی کے ہاتھ میں جب وہ نیرہ گہر
جبدم کیا سلام رسالتمآب کو
حیدر نے ہنسکے چہرۂ اقدس پہ کی نظر

۳۱

قرآن کا مہر بھی نہ ہوا تھا ابھی طلوع
پنجے نے مومنون کا سورہ کیا شروع
دل مصطفیٰ کا سوے تلاوت ہوا رجوع
وقت نجات مومنون کی حالت خشوع
پہونچے جو اس مقام پہ معجز نما علی
فرمایا مصطفیٰ نے یہ مومن ہوگا یا علی

۳۲

جب یہ پڑھا کہ وارث فردوس ہین یہی
رکھی ہے مومنون کی سکونت ہمیشگی
بولے رسول تو ہے امیر اونکا یا علی
اے شاہ مومنون کے صفت کیا کرون تری
رستے پہ علم و دانش و حکمت کے آگئے
تیرے ہی ساتھ ساتھ ہدایت وہ پاگئے

۳۳

بنت اسد سے کہنے لگے پھر حبیب رب
حمزہ چچا کے پاس روان ہوئے یہان سے اب
خود جا کے دو نوید ولادت بصد ادب
وہ بولین عذر کیا مگر اے سید العرب
ہین جا رہی تو کون ہے جو اسکو خبر دے
علم خدا ہوا کہ بشیر و نذیر دے

۳۴

سیراب ہین کرد نگاہ ایسے شہ زمن
وہ نور ہین اور مرکز دوران پنجتن
اپنی زبان رسول نے دی زینت دہن
چوسا علی نے صورت گل ہوئے خندہ زن
شیر خدا کو شیر ملا طرفہ شان سے
بارہ وہ چشمے تھے کہ جو نکلے زبان سے

۳۵

یا نتک لوح ہے کتاب احادیث کی خبر
جوش ولا کا طبع ثنا خوان پہ ہے اثر
کیسا خنک ہے پنجتنی کی ثنا سے جگر
جو دل مین ہو زبان پہ وہ آجائے کیا ضرر
ایمان مین تازگی ہو زبان سے وہ کام لے
مداح چاہتا ہے کہ پنجتنون کے نام لے

۳۶

پہلا تو چشمہ خود ہیں علی فاتح حنین
لاریب دوسرا ہے حسن تیسرا حسین
چوتھا جناب شاہ ہے ان کا لقب ہے زین
سجاد حق پرست دو عالم کی زیب و زین
باقر ہے پانچواں کہ جو مرغ بتول ہے
چھٹوان جسے کہو صادق آل رسول ہے

یہ کام کر کے لیئے تشریف شاہ دین

۳۷

جنت آسمان مین ساتوین ہے نام پر نثار
جعفر کا چاند موسی کاظم فلک وقار
ہشتم وہ جسکی آٹھ بہشتوں میں ہے بہار
نام اوسکا ہے رضا جو ہے یکتائے روزگار
خاموش کیون ہوں میں نوین کو تقی کہو
دسوین کو نام پاک علی النقی کہون

آسودہ جس سے ہو گئے سلطان مؤمنین
بشاش مان کتنی پاکے جناب امیر کو

۳۸

دو بیچ جو کوئی گیارہوین چشمے کا مجھسے نام
کہہ دون کہ عسکری تو ہوا گیارہوان امام
ہے بارہوین کے ذکر میں لطف سخن تمام
چشمہ وہ جسکا ایک جزیرہ ہے مین مقام
خالق کی مصلحت ہے کہ وہ جب تک جدا رہے
بس یہ کہونگا مین اوسے قائم خدا رہے

دریا دہان رسول کی تھی آستین شک نہین
حفظ خدا مین دیجئے اپنے وزیر کو

۳۹

جلدی بتا مین بارہوین چشمے کا ہو ظہور
مہدی دین امام زمان ہین جس سے دور
وہ چشمہ لطیف ہے یا ایک بحر نور
موسی ہے جو موج اوسکی تھی برق طور
اک چاند ابر غیبت محشر نما مین ہے
کہدو کہ طرح پردۂ علم خدا مین ہے

۴۰

چشمے یہ سب ہین نور کے رکھنا یہ ذہن یقین

۱۲۱

بھائی کے پاس روزِ دوم آئے جب رسول
دیکھا شگفتہ ہے چمنِ ہاشمی کا پھول
پہنچے نہ عرض کی مری تسلیم ہو قبول
نعمت جو کل ملی تھی وہ پھر آج ہو حصول
دیدی زبان منہ میں حبیبِ خدا نے پھر
خوش ہو کے شیر نوش کیا مرتضیٰ نے پھر

کیسا حساب شکر کہ پیتے ہیں بیحساب

۱۲۲

ساقی پلا دے ساغرِ تم لبن صبح
رکھنا نہ بعدِ مرگ بھی تشنہ دہن مجھے
معلوم ہو رہا ہے جو تشنہ چمن مجھے
اس میکدے کے فرش کا دینا کفن مجھے
[illegible]
[illegible]

ایسے ہیں مطمئن کہ نہیں خوف ہے نہ ڈر
غرقِ گنہ ہیں پھر بھی نہ ڈوبا کسی کا نام

۱۲۳

دل غم سیاہ ہے جو دل بادہ خوار میں
روشن چراغ اسکو بنانا مزار میں
برزخ کی بھی فضا ہے ترے اختیار میں
رکھ بادہ کش کو سایۂ ابرِ بہار میں
چاہے جو تو عیش کا سامان نظر آئے
میدانِ حشر صحنِ گلستان نظر آئے

سجادے پر دھرے ہوئے پیمانۂ شراب
خاطی تو ہیں مگر ہے زبان پر علی کا نام

۱۲۴

ساقی تو اور قسم کا ہے تری شراب اور
ساغر ہیں اور ہیں یہ آفتاب اور
ساغر اور زینتِ گلشن سحاب اور
مستی ہے اور بارگہِ بوتراب اور
ملتا ہے جو یہاں اسے میخانہ کہتے ہیں
خالق کے ذکر میں ترا افسانہ کہتے ہیں

۱۲۵

کرتے ہیں سجدے اہلِ یقین جانکر ثواب

۴۶ه

کس طرح فیض نے تجھے دریا بنا دیا
ساقی کا ساقی احمد مرسل سا باخدا
جنکی زبان سے تو ہوا سیراب ساقیا
تیری شراب عشق کا ساغر دل و نگاہ تھا
جو بات تھی نبی کی وہ علم خدا سے تھی
وابستگی امید و تسلی تشنگاں سے تھی

جن و ملک کی ہیں یہ ندائیں علی العموم

۴۷ه

دل تھا پدر کا راہ مسرت میں آرزو
روز سوم ولیمے کا ساماں وہ تو بہو
ہمت کا آفتاب دکھاتا تھا اپنی ضو
تھے گوسفند ایک ہزار اور اونٹ تھیں سو
قسمت پہ تھے ذبیحہ تکی اہل یقیں نثار
صدہا بقر کہ جن پہ ہو گاؤ زمیں نثار

خوان کرم بچھا ہوا وہ تہنیت کی دھوم
تقریب خاص قاسم رزق جہاں کی ہے

۴۸ه

مکے کے رہنے والوں کو بھی گیا پیام
دعوت کرو قبول اگر ہو یہ انتظام
پہلے طواف کعبہ کریں جا کے خاص و عام
پھر آ کے میرے تخت جگر کو کریں سلام
فرزند ارجمند بڑا ذی وقار ہے
ایجاد سے چمن میں گل نو بہار ہے

کہتے تھے چرخ سے کہ زمیں اوج کے ہجوم
کھانا ہے کونسا برکت یہ کہاں کی ہے

۴۹ه

مہمان آ رہے ہیں گلی زینت مقام کی
پھیلی خوشی کی طرح سے خوشبو طعام کی
کثرت وہ طشت و شربت و ابریق و جام کی
جاری سبیل ساقی کوثر کے نام کی
سب متقین یقیں چلے عرفان لئے ہوے
کھانا لطیف لذت ایمان لئے ہوے

ه

سقوں نے مشک بر بھاری کیا ہجوم

۵۱

پیدا ایش علی سے نبی لطف پاتے تھے
بچپن میں دہن کا دیکھ کے منہ مسکراتے تھے
کھانے اپنے ہاتھ سے جھولا جھولاتے تھے
جنبش تھی کا ہوا سے کی یاد دل بڑھاتے تھے
ہلاتے تھے دھولاتے تھے کچھ ایسی چاہ تھی
جھولا وہین تھا اپنی جہان قواب گاہ تھی

انجام ہو بخیر اگر فضل ہو ترا
تمام شد

۵۲

پہلے وہ ابو تراب کا تھا یا کتاب نور
وہ فصل حسن اور وہ بیشل باب نور
کھلا کی جا تھا چمن لا جواب نور
آئے وہ دن کہ چڑھنے لگا آفتاب نور
اسلام کی بہار کا سامان نظر پڑا
وہ سرو باغ دین جو خرمان نظر پڑا

دے واسطہ علی کا خدا سے یہ کر دعا
نکلے زبان سے موت کی ہچکی مین یا علی

۵۳

یاور جو بخت ہو تو ترقی مین ہو گئی دیر
قوت بڑی رسول کی جتنا بڑھا دلیر
پھرتا تھا ساتھ ختم رسل کے خدا کا شیر
صحرا وہ لق و دق وہ پہاڑون کا ہیر پھیر
ہمراہ لیکے احمد مختار جاتے تھے
اور کہتے تھے جو علوم وہ انکو سکھاتے تھے

قوت دل شکستہ کو فرماتے ہین عطا
حامی ہمارا کون بجز مرتضیٰ علی

۵۴

پھر کیا تھا بت فروشی معدوم ہو گیا
جادو کا دور معجزون سے دور ہو گیا
بیت خدا کا زور بھی مشہور ہو گیا
اسلام نبی کا فوج جون پہ منصور ہو گیا
سب سرکشون کو زیر کیا یا کمال نے
تلوار اپنے ہاتھ کو دی ذوالجلال نے

۵۵

کیون شاہ انس و جان کی فراست ہو فدا

مطلع

وہ نور کون ہے [illegible] خدا [illegible]
جہاں میں [illegible] کا یہ دریا ہے [illegible]
معین اہل [illegible] کا [illegible] ہے
فروغ [illegible] دین کسکی [illegible] ہے
وہ بادشاہ جو پیدا ہوا ہے [illegible] میں
وہ راز حق جو ہویدا ہوا ہے کعبہ میں

۲

جہاں پہ رتبۂ شاہ امام روشن ہے
اس آفتاب سے دار السلام روشن ہے
فضائے عالم بالا تمام روشن ہے
قمر کا برج امامت کے نام روشن ہے
وہی چراغ بنا ذو الجلال کے گھر کا
نبی کے نور کا حصہ جو ہے برابر کا

۳

ہے زیر بنت اسد صف شکن امام جلیل
امیر ہر دو جہاں مالک کثیر و قلیل
ولادت اوسکی ہوئی قدرت خدا کی دلیل
طواف کعبۂ دین کر رہی ہے روح خلیل
یہ رتبہ کسکا ہوا جو شہ زمن کا ہوا
کہ گھر خدا کا زچہ خانہ انکی ماں کا ہوا

۴

جہاں میں کون ہے جز نادر شہ صفدر
کہ جسکے واسطے دیوار خود بنائے در
جو لوگ دیکھ رہے تھے وہ ہو گئے ششدر
نہ ہو سکا گذر غیر کعبے کے اندر
کسیکا بس نہ چلا کوئی راہ پا نہ سکا
یہ راز پردۂ قدرت سمجھ میں آ نہ سکا

۵

ہوا جو اوج فلک سے ملائکہ کا نزول
کھڑے تھے حد ادب پر وہ حمد میں مشغول
نبی کے دشمنو اب آمد قضا سے ڈرو
اس انتظام سے ایمان تھا شاد کفر ملول
خدا کے شیر کا ہے سامنا خدا سے ڈرو
یہ تھی پکار کہ آیا معین دین رسول

۶

زمین کو حکمت حق نے بہار تازہ دی
زبان خار پہ بیرو دشت مین سبح علی
چٹکی آ کے ہے کلمہ کی ذوق مین کیسی
پڑھی ہوئی ہے صفائی صفا و مروہ کی
یہ جوش قدرت معبود نے دکھایا ہے
لباس نور نباتات کو پنہایا ہے

۷

رجب کی تیرہوین کو اختر زمین چمکا
قمر نثار ہوا وہ مہ مبین چمکا
ہوئی یہ دہوم کہ خورشید برج دین چمکا
ضیا جو پھیلی تو چرخ تہ جبین چمکا
خدا کے نور پہ قدسی نثار ہونے لگے
رموز صنعت حق آشکار ہونے لگے

۸

وہ ساقی آگیا جو حکمران ہے کوثر پر
روان اوسی کا ہے فرمان بحر اخضر پر
فلک نے کی نظر شوق روے انور پر
پر اپنے کھول دئے جبرئیل نے سر پر
ریاض دہر مین تازہ ہوائین آنے لگین
جنان سے مدح و ثنا کی صدائین آنے لگین

۹

شگفتہ صورت گل تھا دل رسول امم
وہ گلشن شہ دین مین بہار کا عالم
بہت عزیز تھا یہ رشک باغ ارم
یہ چاہتے تھے کہ آنکھون ہی مین رہے ہر دم
اسی سے خانۂ امید مین اوجالا ہے
خدا کے گھر کی یہ رونق بڑہانے والا ہے

۱۰

زہے شرف کہ ثنا خوان رہے حبیب اله
مراتب شہ مرادن سے کون ہے آگاہ
یہ نور اوسکے ہین جو خالق دو عالم ہے
زمین کے ہین یہ نگہبان فلک کے پشت پناہ
اس آفتاب کے سایہ مین عرش اعظم ہے
انھین کے ہین مہ و خورشید بندۂ درگاہ

۱۱

یہ راہ وہ ہے جہاں تک رسا خیال نہیں
فضائل انکے بیان کر سکون مجال نہیں
عروج ہین مہ کامل یہ ہین ہلال نہیں
کمال یہ ہے کہ اس بدر کو زوال نہیں
بنا تھا چاند نہ سورج جناب تھے موجود
زمین کا نام نہ تھا بوتراب تھے موجود

پہونچ نہ سکتے تھے یہ پہلوان وش اژدر کو

۱۲

چراغ انجمن شرع مصطفیٰ ہین علیؑ
جناب خضر ہین یم و-وہ رہنما ہین علیؑ
ولی خدا کے ہین مقصود انما ہین علیؑ
وصی حضرت محبوب کبریا ہین علیؑ
بلا عذر یہ کیا علم دین کے سلطان کو
تھے جو بحث وہ آئے اوٹھائے قرآن کو

حسام شہ نے کیا خشک خون اشتر کو
یہ اوسکے تار نفس مین لپٹکے مرجائے

۱۳

بیان علم کا ہو یا کہوں عبادت کو
حیا و حلم و مروت کو یا سخاوت کو
کہ شیر بیشۂ اسلام کی شجاعت کو
خدا کے ہاتھ ہین کیا کہنا اتنی طاقت کو
جو پیچھے ہین تھی قوت وہی جوانی مین
وہ زور آج بھی ہے جو تھا زندگانی مین

کیا ہلاک بن عبدود سے اکفر کو
مجال کیا تھی کہ اس سمت سے گذر جائے

۱۴

لڑکپن ہی مین تھا خوان قوت حیدرؑ
دو پارہ کر دیا اژدر کو مہد کے اندر
اسی بیان سے ہر اک بد یقین ہے ششدر
خدا کے ہاتھ نے پھاڑا ہے کلۂ اژدر
سنین تو یہ ہی تھا اژدہا وہ کیسا تھا
نکل کے جیتے نہ تھے خیلے منھ یہ ایسا تھا

۱۵

علیؑ نے قتل کیا مرحب بد اختر کو

۱۶

علی کے عالم طفلی کا ماجرا ہے کیا
یہ اژدہا ہوا کہ مین و فقاً پیدا
شریر ظالم خونخوار ایک نحت بلا
مہیب اوسکی وہ صورت وہ آنکھین ہوش ربا
بدن سے زہر کے آشوب روزگار مین تھا
زبان تھی منہ مین کہ اک ورسان نیار مین تھا

۱۷

[illegible] دو دستے کی جنے ڈر کے چلایا
صدا بچائے یہ دو زخے کیا نکل آیا
جو مشک عین عرب منہ کھلا ہوا پایا
تمام خلق کا دم اوسکے دم سے گھبرایا
مقابل آکے کئی بار یاد شاہ ہوا
جب اوسکے سامنے لشکر گیا تباہ ہوا

۱۸

ہجوم فوج تھا لیکن حواس مین تھا خلل
پہ کسے سوار و سکے وہ پیدلونکے دل بادل
شریک آپ تھا سلطان جلو مین خوف اجل
کہین کھڑے ہوئے ناغے کہین قرین نوفل
غضب کے بیلے تھے اتنو وہ تھا خدائی کا
شکار گاہ مین سامان تھا لڑائی کا

۱۹

وہ صاف تیز و نکے چھل وہ چمک سنانو نکی
وہ بیرقو نکی جھلک وہ پھٹک نشانو نکی
بڑھانے دی تھی شان اور پہلوانو نکی
کشش جدا ہو تھی انگڑائیان کمانو نکی
وہ اوٹھنا گرد کا وہ ٹاپنا سمندونکا
گرہ ہوا مین لگاتا تھا بال کمندون کا

۲۰

کبھی بہ تمکنت بڑھے گاہ نیزہ دار چلے
کبھی یمین پہ کبھی جانب یسار چلے
روان ہوئے کبھی پیدل کبھی سوار چلے
کہین رکے کہین دوڑا کے راہوار چلے
زمین پہ چڑھے ہوئے گھوڑی تھی یا چھلاوے تھے
جواب دور فلک مرکبون کے دیتے تھے

۲۱

رسا کے تیغ بیدلونکو دم تو جان بلب طرح سوار
[illegible] کی کاوار
وہ ہم تھا سانس مین جسکا اثر سے دل ہو فگار
ہوا دہن کی تھی یا زہر مین بجھی تلوار
نہ کام سے کسی سلطان کی سپاہی ہے
کہ خوف سے لگیا اژدر کا عجب تباہی ہے

زنانِ پردہ نشین بھی نکل پڑین باہر

۲۲

بڑے بڑے تیغ بہادر ہزارون اہل کمال
روان ہون بچھون پر سانپ کے گرین پامال
ہمیشہ زہر اوگلتا ہے جو وقت جدال
پڑا وہ پیچ کہ رستا تھا دو قدم کا محال
اوڑ کے قطع جو پانون ٹھہر دور از ماٹھے
کوئی تمام ہے ٹھہرا کوئی گر پڑا ٹھہرا

فغان و آہ سے ہر سو تھی شورش محشر
ہوا کی طرح گھرون سے برہنہ پا بھاگین

۲۳

قضا کے خوف سے دم بند تھا دلونکو قرار
پر ایکدن ہوئے سب مین حشر کے آثار
روان ہوا طرف شہر اژدر خونخوار
خبر جو پائی تو سب لوگ چھوڑ کر گھر بار
کسی نے تو نہ تھی اگر خبریت تو بھاگ گئے
قیامت آگئی آیا اژدہا بھاگ گئے

روان تھین جانب صحرا لرزتے تھے جگر
اوس انتشار مین بے مقنع و ردا بھاگین

۲۴

تمام شہر مین تھا گرد ہر طرف غبار اوٹھا
ہر اک کی پیر و جوان الامان پکار اوٹھا
گرا جو کوئی دبکر تو پھر نہ وہ اوٹھا
سنا جو شور تو شیر گیر و دار اوٹھا
ہر ایک قدم پہ تنہا سرکش عرب بھاگے
کوئی نہ مار سکا اژدہے کو سب بھاگے

۲۵

اوٹھائے گود مین بچونکو عورتین مضطر

۲۶

اِدھر اُدھر ہوئے یارا جب خبر آئی
رواں دواں تھے وہ گھٹا ندا جیسے سودائی
وہ آگ سینوں میں سوزِ الم نے بھڑکا لی
گرے زمین پہ بیہوش ہو کے موسائی
جبل کے غار میں گھبرا کے تیرہ بخت چھپے
زمین کانپ اُٹھی گرد میں درخت چھپے

شرف وہ روئے زمین کا تھا بوتراب تھے ہر

۲۷

سنا جو نام تو وہاں نامور بھاگے
جو بام پہ تھے وہ دیوار پھاند کر بھاگے
طیور اڑ گئے دشت سے جانور بھاگے
تڑا کے رسیاں گھوڑے اِدھر اُدھر بھاگے
ہوا خراب تھی بو زور سے کی پھیلی تھی
کثیف تھے در و دیوار دھوپ پھیلی تھی

ملک کا تب وہ تھا فلک جناب تھے
سر یہ وہ تو جنابِ امیر تھے مولا

۲۸

خدائے خلق خدا تھی پناہ کی طالب
چھپے تھے گوشوں میں شہر در خوف تھا غالب
دلیر ہیبت اژدر سے تھے بے قالب
رواں ہوا وہ سوئے خانۂ ابوطالب
قضا مکاں میں موذی کو ناگہاں لائی
حضور حیدرِ صفدر کشاں کشاں لائی

وہ تھا جو نور کا دریا دُرِ خوشاب بھی
وہ قلعہ تھا تو تشنہ قلعہ گیر تھے مولا

۲۹

لکھا ہے چار مہینے کے تھے جناب امیر
مکاں میں زینتِ گہوارہ تھے نبی کے وزیر
کہوں جو مہد کو ہالہ تو ان کو ماہِ منیر
وہ تھا جو حسن کا صفحہ یہ نور کی تصویر
وہ صاف چشمِ محبت تو نورِ عین یہ تھے
وہ جسم تھا تو یہ جانِ دل وہ تھا تو چین یہ تھے

۳۰

وہ آسمان اگر تھا تو آفتاب یہ تھے

بقایا نمبر (۵)

٣١

چلا وہ اژدر ظالم سوئے امیر عرب
امام خلق کے جھولے کے پاس آیا جب
اوٹھائے آپ نے تکبیر کہکے دست غضب
پکڑ لئے شہ مردان نے اوسکے دونون لب
زمین سے دو ہم ہوئی آسمان ہفتم تک
اشارہ کرتے ہی وہ ٹکڑے ہو گیا دم تک

ہوئے جوان تو غالب ہے آسکا لشکر

٣٢

پکاری فتح کہ سب بادشاہ کیا کہنا
یہان جھکائے ہین سر تاج کلاہ کیا کہنا
سرور قلب رسالت پناہ کیا کہنا
خدا کے دست زبر دست واہ کیا کہنا
حضور گود مین کہون طفل یا جوان کہون
ہے اتنی بات مین سب کچھ خدا کی شان کہون

جہان نے دیکھی بچپن مین قوت حیدر
خدا کے گھر سے ہٹایا صنم پرستون کو

٣٣

زمین لرز گئی اللہ رے زور دست خدا
عجیب معجزہ شاہ دین تھا صل علی
ہلا نہ سر درگردون جناب کا جھولا
لباس پر نہ گرا خون کا کوئی قطرہ
علیحدہ ہی رہا بازوئے پیمبر سے
جھجھک کے خون گرا دور عیب حیدر سے

شرف کا خاتمہ ہے مظہر العجائب کو
بنایا موت کا لقمہ شکم پرستون کو

٣٤

دو حصے جسم کے جو ہو گئے تھے سر تا سم
بتا رہا تھا یہ دین تھا ایک پارہ اژدر
ستارے اوسکے تادیر قاتل خیبر
خلائق آکے ہوئی جمع سینکڑی ہی تحسین
عجب اسم جو سب شیخ و شاب کرتے تھے
علی کی مدح رسالتمآب کرتے تھے

٣٥

رسول کیون نہ ہون مداح ضیغم داور

۳۵

یکیں لرز گئے بنیاد و قلعہ خیبر ائی
پڑی وہ خوف سے خندق کی تھی جو گہرائی
رہا امان خدا میں رسول کا بھائی
عیاں ہوئی قدم پاک کی توانائی
یہ آسمے جا کے خندق پہ فتح پائے ہوئے
ہوا اٹھی ہم پر ید اللہ علی بتائے ہوئے

۳۶

چلا ہے قہر خدا پر علی اختیار کوئی
پہنچ سکا نہیں کوشش کرے ہزار کوئی
وہ تھا مدد و سے بد انجام نابکار کوئی
نہ او نہا تو وہ چلا پیش ذوالفقار کوئی
پناہ دو سے کہ تیون باغ تو حصار سکا
پچا علی ہے جو موت خون عرب کا

۳۷

حصار سنگ تھا ایسا [illegible] اکھاڑ لیا
یہ کب تھا قدرت [illegible] علی وارث [illegible]
علی کے ساتھ تھا [illegible] سر کیا
علی تھا [illegible] ایک باب [illegible]
بزیر قلعہ [illegible] سر قلعے تون [illegible]
در اکھاڑ [illegible] قرطاس کے ورق کی طرح

۳۸

چلانے زور کسی و شمن پر ستم گر کا
دم اس کے [illegible] تھا [illegible] دل تھا اژدر کا
ہزیمتوں [illegible] کوئی [illegible] خیبر کا
ہلا دیا [illegible] دین [illegible] سب در خیبر کا
بیٹھے [illegible]
علم [illegible]

قطعہ

محل دعا کا فراست ہے ختم کر یہ کلام
رہیں بلاؤں سے محفوظ خیر خواہ امام
کریں نہال شہ نامدار محشر میں
ہوں ان کی مشکلیں آسان بخیر ہو انجام
ریاض خلد کی دیکھیں بہار محشر میں
پئیں یہ کوثر و تسنیم و سلسبیل کے جام

تمام شد

مطلع ۱

گلشن نظم میں رنگینیٔ جنت دیکھو
عاشقو ان اس چمن حسن کی تربت دیکھو
نو نہالان مضامین کی طراوت دیکھو
جیطرف دیکھا ہے ادھر منظر قدرت دیکھو
اک نئی طرز کی ہے ثنا و صفت و کمالات نگی
تنگ ریختہ میں قلم سے بھی تری آتی نگی

۲

ہر بیت منقبت ساقی کوثر کی روان
پڑتی پھرتی ہے مچھلی کی طرح جس میں زبان
ایک دریا ہے وقار شہ ذیشان کا بیان
معدن گوہر اسرار ہے اس میں قربان
حق ہے عالم جو ثنا ہے دل عاصی میں
عمر کٹ جائے اسی بحر کی غواصی میں

۳

دور سے صدمۂ آلام اسی ذکر سے ہے
عیش عقبیٰ کا سرانجام اسی ذکر سے ہے
نیک نامی کا مرے کام اسی ذکر سے ہے
زینت محفل اسلام اسی ذکر سے ہے
واہ رے دست عطا باب عطا باز کیا
پاؤں رکھدینے سے دنیا کو سرافراز کیا

۴

ہوگئے ہیں نشان نقش قدم حیدر کے
ہوگئے دست نگر اہل کرم حیدر کے
سر عالم پہ ہے احسان نہیں کم حیدر کے
شکر للہ کہ نمک خوار ہیں ہم حیدر کے
قاسم رزق جہان ہیں یہ ولی رازق کے
انکے منہ سے جو سنے علم وہ ہیں خالق کے

۵

مصلحت حق کی جو ہے شمع حرم زیب مزار
آجتک نور دہ ہے شمس و قمر جسپہ نثار
اور کیا عرض کروں شان ید اللہ کی ہے
کون ایسا ہے جہاں میں جو [illegible]
عرش اعلیٰ پہ ثنا رفعت درگاہ کی ہے
ہے شہنشاہ دو عالم کا یہ مقبول دربار

۵۶

شام کو جانب روضہ جو کبھی جاتے تھے حسین
در دولت پہ زرا سر کو جھکا دیتے تھے حسین
صحن انور میں نظر جا کے اوٹھا دیتے تھے حسین
لو کسی شمع فروزاں سے لگا دیتے تھے حسین
وہ چراغان جو تاروں کو خجل کرتا ہے
وہ جو دربار ضیا بار میں دل کرتا ہے

یہ تو اللہ کے ہمنام بھی ہیں نام خدا

۵۷

وہ مصلے وہ جماعت وہ سلام اور درود
اس عبادت پہ تو نازاں تھی عبادت موجود
تھا نمایاں سبب علی تذکرۂ ریشہ و دود
زندگی میں تھی جو محفل وہ ہے اب بھی موجود
مسجد کو فرشتے روضہ پہ نور بنا
کام اللہ کے بندوں کا یہ دستور بنا

بارک اللہ یہ ہیں عبد خوش انجام خدا
بندہ ایسا ہو تو پیدا ہو خدا کے گھر میں

۵۸

حق ہے ساتھ انکے علی ساتھ ہیں حق ہے جن کے ساتھ
یاں تو اللہ کی السلام ہے اے اہل حرم
سلطنت وہ ہے کہ شوکت نہ ہوئی کبھی کم
تخت قائم ہے مفقود نہ ہوں تاج و علم
ظاہری مرتبہ جو ہے وہ ہے جانے والا
باطنی اوج کا ہے کون مٹانے والا

آپکی ذات ہوئی مورد اکرام خدا
سب شرف جمع ہوئے روز ازل حیدر میں

۵۹

یہ تو تھا دین کو تھا ظل ہما سے مطلب
تو تھا فقرہ گلشن کی فضا سے مطلب
کب تھا نقارۂ شاہی کی صدا سے مطلب
کام تکبیر سے تھا اور خدا سے مطلب
اب بھی دیکھو تو یہیں تکبیروں کا آوازہ ہے
باغ تسبیح خدا شام و سحر تازہ ہے

۶۰

انکی سرکار سے نافذ رہے احکام خدا

۱۱

کون ایسا ہے جو کعبہ مین ہوا ہو پیدا
خاص یہ مرتبہ اس ناصرِ داور کو ملا
وہ بھی کیا روز دل افروز تھا وصلِ علیٰ
آمد آمد ہی سے آئی نظر شانِ خدا
شور تھا گلشنِ عالم کی فضا بدلی تھا
جلوہ گر نور کے بادل مین ہوا بدلی تھا

اسکے پرتو سے ہوا سینۂ آدم روشن

۱۲

وسعتِ ہر غار جھکے ہین بعزت ہین جبال
مشکِ جنت سے معطر ہوئے کعبہ کے غزال
ہو گئے مالکِ جنت کے ہوا خواہ نہال
محو تسبیح ہین مرغانِ ہوا کا ہے یہ حال
طائرانِ چمنِ قدس چلے آتے ہین
فوج اک نور کی جبریل امین لاتے ہین

ہوگئی چشمِ دلِ عیسیٰ مریم روشن
روشنی سب ہے اسکی جو نظر آتی ہے

۱۳

کعبہ کے گرد وہ افواجِ ملائک کا ہجوم
آپ ہر قوتِ بازوئے پیمبر کی وہ دھوم
خلق مین آپکو ہے روحِ امین کا مخدوم
منتظر آپ ہوئی قدرتِ ربِ قیوم
رنگ ہین آج نئے مصلحتِ باری کے
پردے اوٹھے ہین سراپردۂ زرنگاری کے

عشق کے داغ سے ہے نیرِ اعظم روشن
خاک پر عالمِ بالا سے خبر آئی ہے

۱۴

از برجِ امامت سے چمکنے والا
نورِ جنت سے اسی بدرِ دجیٰ کا ہالا
عرشِ اعلیٰ سے بھی ہے مرتبہ اسکا بالا
بادۂ عشق سے رہتا ہے فلک متوالا
جلوۂ ذوق سے ہے دل اوسکا بڑھا رہتا ہے
نشۂ صہبائے محبت کا چڑھا رہتا ہے

۱۵

ہین اسی شمعِ محبت سے دو عالم روشن

۱۶

بردہ نور مین تھا رسم عبادت کا رواج
جلوہ گر تھا نہ معبود مین ہوتا ہے آج
فتنے تھا کے غرب کا ہوا تھا اور خراج
گشت ایمان تھی و نا اثر کرم کی محتاج
تازگی قند کی پہونچی تہ تار آپہونچی
مژدہ دے گلشن اسلام بہار آپہونچی

۱۷

لو ہوا مادر حیدر کا گذر کعبہ مین
نہ کھلا تھا وہ کشادہ ہوا در کعبہ مین
عجز کا جا نہ رہا مرغ نظر کعبہ مین
بارور ہوگیا عصمت کا شجر کعبہ مین
کہہ رہا ہے یہ حرم شاہ جلیل آیا ہے
میرے دامن مین گل باغ خلیل آیا ہے

۱۸

بعد احمد کے نہین اسکا جہان مین ثانی
گلشن حضرت ہاشم مین گل عرفانی
اصل و نیا کی نہ پوچھو رہبر دین سبحانی
چشم الفت سے تو دیکھا سوے باغ قرآنی
شور ہے زیب دہ عالم باقی آیا
بزم ایمان یہ پکاری میرا ساقی آیا

۱۹

ذکر ساقی پہ فدا بادہ کش جام سخن
رونق اس مدح سے ہو نام خدا نام سخن
دیکھ آیا ہوں مین روضہ ہے انعام سخن
بندہ ساقیٔ کوثر ہے مئی آشام سخن
ساقیا یاد رہے حشر مین پینے والا
تشنگی جام سے بجھگا مدینے والا

۲۰

خاص میخانہ ترا وہ ہے جو ہے شہر نبی
تو نے چھوڑا اوسے رندون نے جو کی بے ادبی
یہ تو ہے مدح نبی تو بھی ہو داخل سمین
دل غنی اپنا رکھا ہیچ تھی دنیا طلبی
جانشینی کی صفت ہوگئی داخل کین
مرحبا سید مکی مدنی العربی

۲۱

کون ایسا ہے جو اس طرح کی رونق پائے
ذکر کوثر کا ہے کیا چشمۂ رحمت پائے
تو سے کیا مرتبے اے صاحب عزت پائے
جام ہی مثل فضائل کے کثرت پائے
بادۂ ہست تمام میں لون کون سے پیمانے کا
آفتاب ایک ہے ساغر ترے میخانے کا

۲۲

ہر ستارے کا نگین ہی ترا پیمانہ ہے
ماہ کا دوسرا حسین ہی ترا پیمانہ ہے
ہر گل خلد برین ہی ترا پیمانہ ہے
دل جبریل امین ہی ترا پیمانہ ہے
جام کوثر شکل دیدۂ حور اسمجھا
دور ساغر کو میں قرآن کا دورا سمجھا

۲۳

مثل دریا ترے ساغر جو چھلک جاتے ہیں
چشمۂ جنت کے نگاہوں میں جھلک جاتے ہیں
عطر زن ہو کے زمیں سے جو بلک جاتے ہیں
قطرے اس بادہ کے تا اوج فلک جاتے ہیں
مے برستی ہے تو گردوں پہ بہار آتی ہے
جھوم کے سوے چمن منہ کی پھوار آتی ہے

۲۴

میکدہ تیرے فیض کا بادل جو برستا ہی رہا
آتش تر سے دل غیر جھلستا ہی رہا
چار سو دور سے دل آویز کا رستا ہی رہا
طاق کعبہ کا تو اس عطر سے بستا ہی رہا
جب ہوا سے کرم رب جلیل آتی ہے
شیشہ سے نکہت گلزار خلیل آتی ہے

۲۵

در دولت سے مساکین ہوے مالا مال
نعمتیں ہاتھ وہ آئیں کہ نہیں جنکو زوال
تجھکو دیتا ہے جو دن رات صدا حاضر ہے
کچھ عجب ہے تیرے خمخانۂ اخلاص کا حال
نہیں دیوار حرم - در کا گدا حاضر ہے
ساقیا مست مے شوق ہے سائل کا سوال

۲۶

باہم آ کے بیٹھے اسکے شمع شبستان سرور
چشم مشتاق کو دیکھلا دے جمال پر نور
یہیں موسیٰ کی ہوا پھر اما [illegible]
ہو قیس اٹھا کے چھپے [illegible] نور [illegible]
کچھ امید لطف یار و بیاری [illegible]
غم ہے اللہ کے ساقی کی سواری [illegible]

پست ہو جائینگے سب دشمن دین [illegible]

۲۷

للہ الحمد کہ ملا فائدہ مقصود کا در
پھیلے نور سے کہ نکل آئے زمین پہ اختر
چاند کی جھلکی ہوئی [illegible] نظر
گود میں نسبت اسد [illegible] آبائی قمر
غنچۂ نور سے زینت [illegible] آبا سے
در دولت [illegible] آبا سے

حق نے نصرت کے لئے بھیجدیا شیر اپنا
جم نہیں سکتے قدم زور ید اللّٰہی ہے

۲۸

نور سے چہرۂ مولود کا یا شان احد
وہ تجلی جبین علم خدا جسکی حد
رعب ایسا کہ جسے کہئے جلالت کی سند
یہ خبر دیتا ہیں تیور کہ ہے خالق کا اسد
وار سے شیر ہم اس ذکر کو خوش ہوتے ہیں
ان وہ پانی کہ جسے بنت اسد کہتے ہیں

دل آگاہ ہے خوش و روز زبان شکر خدا
دیکھئے جائیں کہاں منزل گمراہی ہے

۲۹

نہیں طاقت کسی دشمن میں کہ آجائے قریب
ساتھ ہے فوج ملک روح امین جسکا نقیب
خوش ہے مادر کہ مجھے لال دیا حق نے عجیب
گود میں دولت کونین ہوئی اللہ سے نصیب
کیا خوشی ہوگی ملینگے جو پدر سے حیدر
اپنے گھر جاتے ہیں اللہ کے گھر سے حیدر

۳۰

ساتھ محبوب آئی ہی ہیں ام صلے علی

۳۴

یہ بہت آپکی سرکار سے خدام نے شاد
آبرو بڑھ گئی خالق نے دیا در مراد
تہنیت انکو ہی دو جشنِ محفل آباد
اے غلامانِ علی نور کی صحبت رہے یاد
بزمِ سلطانِ عرب کی ہو مبارک تمکو
عید [illegible] ماہِ رجب کی ہو مبارک تمکو

۳۵

کردہ عاصی سے خواستہ ہیں خوش نیک انجام

۳۳

کیون نہ [illegible] آپ [illegible] آن انور قدر ازلی
[illegible] خالق کا ولی
[illegible] زمانے مین علی
جلوۂ [illegible] آکو مرادِ علی
[illegible] رخسار مبارک باشد
طلعتِ مطلعِ انوار مبارک باشد

حشر آسان ہے ہر ہاتھ مین دامانِ امام
اپنا بیڑا ہین یہی پار لگانے والے

۳۲

کیون نہ بشارت ہو [illegible] حقیقی کا
وحی [illegible] ناطق کا [illegible]
علم [illegible] جمیل طول
[illegible] شگفتہ کر [illegible] ہوا پھول
چہرۂ پاک کا [illegible] سے قوتی پیدا
[illegible] سے [illegible] خدا [illegible]

ساتھ آقا کے ہون میدانِ قیامت مین مقام
بحرِ عصیان کے تلاطم سے بچانے والے

۳۱

قابِ [illegible] کر گیا [illegible] جہان مین آیا
فتح [illegible] کا سرور جہان مین آیا
تا [illegible] قتل [illegible] جہان مین آیا
[illegible] فرا [illegible] جہان مین آیا
[illegible] قوت [illegible] حقیقی دیکھو
[illegible] رسولِ عربی دیکھو

شاہِ دین کی نظرِ لطف سے بن جائینگے کام
تمام شد

مطلع ۱

حسن کلام ذکر حسن لا کلام ہے
رنگین ریاض فکر کا ہر اک مقام ہے
دل مومنوں کے شاد ہوں وہ انتظام ہے
باغ سخن میں فرق درود و السلام ہے
گلزار نظم کیلئے عنبر سرشت ہے
ہر اک ثنا ہے کہ جو روح بہشت ہے

۲

اس مدح سے بہار ہے رنگ طبیعت میں تازگی
ہے شاہد مراد کی صورت میں تازگی
خون جگر سے گلشن ہمت میں تازگی
تازہ لگیگا پھل جو ہے نیت میں تازگی
پہلو میں ہے دل [illegible]
مست ہے سخن کے [illegible]

۳

ہے محض شاعری تو گماں اسکا ہے وقار
جو مرتبہ ہے نظم فضائل کا بے شمار
حالت وہی ہے ذکر اگر ہو ہزار بار
دنیا کی ہر بہار سے اعلیٰ ہے یہ بہار
تدبیریں شگفتہ اسی گلستاں کی ہو گئیں
پامال کھیتیاں گل و بلبل کی ہو گئیں

۴

آل نبی کی مدح نے پایا ہے یہ اثر
ہوگی کمی نہ زینت مجلس میں عمر بھر
جب ہوگا انکا وصف کھلیگا جہاں سے دور
بندوں پہ ہو گی رحمت معبود کی نظر
دنیا کا رنگ آج اگر ہے تو کل نہیں
دینی چمن میں باد خزاں کا عمل نہیں

۵

عادی زمین کی سیر کا ہے طائر خیال
پر اسکے ساتھ ساتھ نظر میں ہے یہ خیال
وہ لطف آئیں میں ہے جو نہیں سیر باغ میں
بیشک ثنائے آل نبی میں ہے یہ کمال
فردوس لو اگر ہے یہ خوشبو دماغ میں
کوشش ضرور چاہیے نعمت ہے لازوال (بقیہ)

۵۹

آمد جہان میں ہادیِ حق و بشر کی ہے
آمد حجاب نور سے رشکِ قمر کی ہے
آمد امامِ خلق کے نورِ نظر کی ہے
آمد خدا کے شیر کے گھر میں پسر کی ہے
تکبیر ہیں کہہ رہی ہیں یہ ہر نیکنام کی
آمد ہے سبطِ اکبرِ خیر الانام کی

۵۸

کیا دلفریب جوشِ [illegible] صبا ہے آج
[illegible] بہار ہے آج
جو راہ ہے [illegible] چمن پُر فضا ہے آج
عید [illegible] حسن مچا ہے آج
[illegible] پانی ضیاء روئے حور کی
پھیلی عرب میں [illegible] سے پوشاک نور کی

۵۷

باغِ جہاں پہ سایہ فگن ابرِ نور ہے
ایمان کے گھر میں جلوۂ قندیلِ طور ہے
[illegible] حسن سے زینتِ بزمِ سرور ہے
مستوں کو جستجوئے شرابِ طہور ہے
پھیلی [illegible] بیل [illegible] باغ میں
آئی بہار ساقیِ کوثر کے باغ میں

۵۶

جنت [illegible] جوانوں کا سردار ہو گیا
دل [illegible] زبان [illegible]
فرزند [illegible] مصطفیٰ [illegible] لقب [illegible] بجا
[illegible] سر و گلشن [illegible] رضا
[illegible] باغ و چمن
[illegible] گھر میں

۶۰

ہر ذرہ سطحِ خاک کا صرفِ سجود ہے
فوجِ ملائکہ کا فلک سے ورود ہے
گھر میں علی کے شورِ سلام و درود ہے
لب پر نبی کے شکرِ خدا کے درود ہے
تکبیر ہیں کہہ رہی ہیں یہ ہر نیکنام کی
آمد ہے سبطِ اکبرِ خیر الانام کی

۱۴

پھیلی خوشی مدینہ سے غم دور ہو گیا
گھر فاطمہ کا رشکِ وہ طور ہو گیا
حجرے کا صحن تختۂ بلور ہو گیا
گنبد فلک کا دائرۂ نور ہو گیا
تارے چمک کے ہمسرِ ماہِ مبین ہوئے
ذرے زمین کے اخترِ چرخِ بریں ہوئے

۱۳

مرقوم تیرہ رمضان کا ہے واقعہ
منگل کی رات سال تھا ہجرت کا تیسرا
ظلمت ہوئی تباہ جہاں نور سے بھرا
بستی نبی کا باغ تھا ہو ہرا
جلوے سے عیاں تھے چرخِ کہن کو
رونق فزائے خانۂ زہرا حسن ہوئے

۱۲

قدرت کا بندوبست ہے یثرب میں ہر طرف
ہے شور آمد آمد ابنِ شہِ نجف
معلوم آج ہوتا ہے حیدر کو ہے شرف
ہر سو دعا ہے قدسیوں کی فوج صف بہ صف
مژدہ دینے کو غول آئے ریاضِ نعیم سے
سب گھر مہک رہا ہے جناں کی شمیم سے

۱۱

آتا ہے وہ زمین پہ جو ہے دو جہاں کا شاہ
اونچی ہے آسماں سے جس شہ کی بارگاہ
اوجِ شرف کا ماہ امام فلک پناہ
روشن ہے جس کے نور سے عرشِ بریں کی راہ
دل میں قمر کے جس کی محبت کا داغ ہے
جس کا جمال طاقِ حرم کا چراغ ہے

۱۵

تاریخ میں زبانی آسماں یہ ہے لکھا
کی خدمتِ بتول جو قسمت ہوئی رسا
بے انتہا خوشی تھی حبیبِ اِلٰہ کو
کہتی ہے جب ہوا متولد یہ مہ لقا
فرمایا مجھے لا مرے نورِ نگاہ کو
تشریف لائے فاطمہ کے گھر میں مصطفےٰ

١٦

اسطرح در فشان جو ہوئی آپکی زبان
بچے کو گود مین لیکے [illegible] مین نہان
لالی مین [illegible] شہنشاہ دو جہان
[illegible] حضور کیا اسطرح بیان
پیدا ہوا [illegible] غل ہوا ایسا [illegible]
[illegible] سے مین اصلا [illegible]
دست ادب کو باندھ کے بولے یہ مرتضا

١٧

پوشاک زرد فاطمہ کے گل مرورد کی
لالی سفید کر کے [illegible] وہ نور ایزدی
حضرت نے [illegible] کان مین تکبیر اور اذان کہی
پھر [illegible] مرقد [illegible]
[illegible] بتول علی شاد مان ہوئے
[illegible] مین رسول زبان ہوئے
اس میرے نور عین کا رکھا ہے نام کیا
کرتا ہون کسطرح سبقت دین پناہ پر

١٨

تھا مقصد رسول مبارک ہو یا علی
گلزار دین کا پھول مبارک ہو یا علی
[illegible] بتول مبارک ہو یا علی
پھر وحی کا نزول مبارک ہو یا علی
لطف خدا یہ جا ہے کہ [illegible] و نثار ہم
بخشا ہے [illegible] ہزار [illegible]
گویا ہوئے علی سے یہ محبوب کبریا
موقوف ہے یہ کام حبیب اللہ پر

١٩

انکا یہ تھا جواب کہ پیارا ہے آپکا
اے آفتاب دین یہ ستارا ہے آپکا
دونون جہان مین سبکو سہارا ہے آپکا
مفتاح قفل دل کی اشارا ہے آپکا
سر تاج انبیا مین غنی ہین کریم ہین
حضرت حبیب خاص غفور الرحیم ہین

٢٠

دیدار سے پیمبر کے جو دل شاد ہو چکا

۲۱

شہ نے کیا یہ سابق الاسلام سے خطاب
رتبہ قدیم سبقت سے ہے اجتناب
معذور ہیں ابھی ہوں [illegible]
ناگاہ آئے [illegible] روح الامین
مژدہ [illegible] لائے
سرکار حق سے ابن علی کا خطاب لائے
وہ آج تہنیت ہے مشیت خدا کی ہے

۲۲

جبریل نے بیان جو کیا حکم ذوالمنن
نور نظر کا نام رکھا آپ نے حسن
کرتے تھے فخر لطف خدا پر شہ زمن
ہے یادگار آج ہی کی جو ہے آج انجمن
مومن فدا ہوں دلبر زہرا کے نام پر
بھیجیں درود آل رسول انام پر
آیا ہے روز جشن کہ نعمت خدا کی ہے
جو حق یہ ہے خوشی کو اسی سے تو پوچھیے

۲۳

دیکھیں تو اہل دین حسن مجتبیٰ کی شان
رعب و جلال میں اسد کبریا کی شان
اخلاق وہ کہ جس سے عیاں مصطفیٰ کی شان
پھر شان یہ کہ شوکت شیر خدا کی شان
خالق کا فضل آپ پہ کیا کیا نہیں ہوا
ایسا خلیق غیروں میں پیدا نہیں ہوا
پیارے یہ حق کے ہیں انہیں الفت خدا کی ہے
کیسا ہے رنج پیرو باطل سے پوچھیے

۲۴

روشن ہیں مثل مہر اب جو بولے ہیں
نورانی ابر باغ فضائل پہ چھائے ہیں
میوے جنان کے عالم طفلی میں کھائے ہیں
جبریل بار بار طلب خلد لائے ہیں
بچپن میں بندگی سے خوش ایسا خدا ہوا
خلعت میں انکو حلۂ جنت عطا ہوا
روز نیاز [illegible] عنایت خدا کی ہے

۲۵

۲۶

دیتے ہیں داد نظم محبانِ پنجتن
ہے مدح خوانِ حسن کا غلام ابو الحسن
محفل نشاط کی ہے کہ فردوس کا چمن
ساقی کے انتظار میں ہیں اہلِ انجمن
لو میں پکارتا ہوں کہ ہو دورِ جام کا
اے میرے تاجدار یہی دن ہے نام کا

۲۷

قربان ترے قدم پہ یہ ہوش چلا آ
ساقی پلا دے بادۂ سرجوش چلا آ
دل اب ہو موج مے سے ہم آغوش چلا آ
لے ہاتھ میں صراحی گلپوش چلا آ
بادل گھرے سرور کا بارش ہو عطر کی
دو ہفتے قبل آئے مہک عیدِ فطر کی

۲۸

پیمانہ شراب پہ صدقے ہو جامِ دل
ساغر ہی میں بیگا بدل دے مقامِ دل
جس عہدہ کی ہوس ہو وہ کر پائیں اہلِ دل
سُن اسکو جو بغیر زبان ہے کلامِ دل
سجدے اسی زمین پہ شام و سحر کرے
میخانہ کا یہ ہو کے دعا میں بسر کرے

۲۹

وہ مے پلا کہ حشر میں جسکا حساب ہو
دل اُسکی بوئے عنبرِ تر سے گلاب ہو
ساغر وہ لا کہ جس سے قمر کو حجاب ہو
محفل میں جلوہ گر صفتِ آفتاب ہو
رفعت ملے وہ تیرے قدم کے نشان سے
صرفِ معانقہ ہو زمین آسمان سے

۳۰

اس مے کا لطف قلب کو حاصل ہوا تھا
نعمت نہ کوئی جسکے مقابل ہوا تھا
ایمان جس شراب سے کامل ہوا تھا
روزہ نہ اوسکے پینے سے باطل ہوا تھا
ہے میکدہ ترا کہ خزینہ خدا کا ہے
مہمان ہم اُسکے ہیں یہ مہینہ خدا کا ہے

۳۴

سرکارِ ذوالجلال کا مختار ہے حسنؑ
وجہِ حسن ہے سیدِ ابرار ہے حسنؑ
لاریب زیبِ مخزنِ اسرار ہے حسنؑ
شاہِ نجف کا گوہرِ شہوار ہے حسنؑ
نقدِ اسکا جوہری کرمِ ذوالجلال ہے
کیونکر نہ ہو یہ فاطمہ زہرا کا لال ہے

۳۳

نازاں ہے جسمِ روح وہ دلبر عطا ہوا
اقبال کے جگنو وہ گوہر عطا ہوا
کیا آسمان نور کو اختر عطا ہوا
بلبل ہیں جسکے ہم وہ گلِ تر عطا ہوا
سرمایۂ بہار جو باغِ ارم کا ہے
شہرہ فلک پہ جسکے سحابِ کرم کا ہے

۳۲

کرتا ہوں عرض نورِ خدا سے بصد ادب
روحی فداک اے قمرِ ظلمتِ عرب
روشن ہے کائنات پہ لطف و عطائے رب
بیشک ہیں آپ زینتِ کونین کے سبب
کیا کیا بلند رتبۂ دو لشکر ایک
اے شہ حسن سا نواسا عطا کیا

۳۱

پاکیزہ ہو کے بادہ اطہر سے طبع جوان
سرچشمۂ عطا کی ثنا میں ہو تر زبان
دل ہو کے غلام سا نغمۂ گوہر کا شادمان
پھر الا ہو سا مدحِ حسن کا ہو قلم رواں
لایا ہے کے التماس امامِ حسنؑ کی جناب میں
ہو جائے یہ قبول شہِ دین کی جناب میں

۳۵

پھیلا ہے نورِ سیدِ والا بہشت میں
پرتو سے اک سمان ہے ترا الا بہشت میں
طوبیٰ کے پتے انکی ضیا سے جھلکتے ہیں
یثرب میں آفتاب ہے ہالا بہشت میں
الفت کی مے سے ہو نہ ساغر جھلکتے ہیں
شمعِ حرم زمیں پہ ہے وجالا بہشت میں

بقایا (نمبر ۱)

۳۵

شہ کا واسطہ اگر مدعا ملے
آرام دردمندوں کو صبح و مسا ملے
عصیاں کے ہم مریض ہیں مولا دوا ملے
ہمسایہ آپکا ہو تو قرب خدا ملے
محشر میں آ کے دامن حضرت کو تھا لیں
دست خدا سے بادۂ کوثر کے جام لیں

۳۸

ہر عاجز و غریب کے حاجت روا ہیں آپ
سب جانتے ہیں شافع روز جزا ہیں آپ
آدم کے فخر ہیں شرف انبیا ہیں آپ
محبوب خاص خالق ارض و سما ہیں آپ
ہے دھوم فرش خاک سے عرش الٰہ تک
جاری ہے حکم آپکا ماہی سے ماہ تک

معذور ہے زبان فصاحت رقم سخن
کچھ اسمیں شک نہیں رمضان میں عید ہے

۳۷

اے رونق زمین و زماں شاہ خاص و عام
سردار خلق کعبۂ دین قبلۂ انام
اس نور عین شاہ امم کے جو ہیں غلام
محفوظ رکھیے آفت و شر سے انہیں مدام
حکم خدا سے بندوں کی امداد کیجیے
پابند غم جو ہیں انہیں آزاد کیجیے

ملتا نہیں ہے آج نشاط غم و محن
میلاد پاک سبط رسول مجید ہے

۳۶

افلاک پر حسن کی ملک کرتے ہیں ثنا
اعلیٰ خطاب انکو خدا نے کیے عطا
حجت زکی امین تقی سبط مجتبیٰ
یکتا ہے ذات باصفات ہے روحی لہ الفدا
پیدا ہیں آفتاب سے یہ ماہ منیر ہیں
زہرا کے نور عین ہیں روشن ضمیر ہیں

دن ہے خوشی کا خوش ہو نہ کیوں آل پنجتن

۴۰

طاقت نہیں بیان ہو جو وصف شہ زمن

مطلع ۱

پھر آج تازہ ورق گلشن رسول ہوا
فلک سے رحمت اللہ کا نزول ہوا
شگفتہ شاخ امامت میں نیا پھول ہوا
جو زینت چمن حیدر و بتول ہوا
خوشی سے سبزہ کو بیدار بخت خفتہ ہے
زمانہ کا چمن آرزو شگفتہ ہے

مہک رہے ہیں پر و بال جیسے گل کے ورق

۲

شمیم خلد و شگوفون کے ساتھ آئی ہے
ہوائے شہر کی عطر مین بسائی ہے
بجز خوشی کی ہر اک پاسی نے پائی ہے
بدن مین سبزہ کے پوشاک رخ حنائی ہے
نہال ہین کہ نکلے ہین صحن گلشن مین
گل مراد کی بو باس دل کے دامن مین

طیور چہچہے کرتے ہین دیکھکر رونق
کہ جیسے رنگ کی تاثیر ہے ترانون مین

۳

قطار سرون مین اشجار خلد برجستہ
ہوا بدل گئی گلزار سے ہر اک رستہ
عجب نہین جو ہوئی ہے بہار وابستہ
ہرا ہو مسجد خیر الورا کا گلدستہ
جنان کے رنگ مین ہر نور فرش و در ہو
ہرے جو تربت منبر تو رشک طوبا ہو

یہ حال باغیون کا ہے کہ چہرے ہوگئے فق
سما گئی وہ بہار آج آشیانون مین

۴

دکھا رہا ہے مدینہ بہار کا سامان
کبھی نہ دیکھے تھے آنکھون نے ایسے نخلستان
کدھر نکل گئی رستہ سے دربدر باد خزان
ہول سے گیا وہ پہاڑون کی گھاٹیون مین امان
مفر کہین جو نہ آیا دیو نہین پایا ہو
عرب کی ریگ روان مین تہ زمین چھپایا ہو

۵

گھرا ہوا ہے جو ہر سمت ابر رحمت حق

نمبر (۹)

۵۹

خدا کے فضل سے آب و ہوا میں ہے یہ اثر
عجب نہیں جو اُگے سبز ہو کے تخمِ شرر
ہو غیرتِ سبدِ گلفروش ہر مجمر
نہالِ شمع کے گُل تازگی میں ہوں گلِ تر
گلوں سے شعلہ کا دامن ہرا نظر آئے
ہر ایک سروِ چراغاں ہرا نظر آئے

گیاہ نرم سے پوشاک سنگ ہو دہاں
نثارِ شانِ خدا طائرِ نظر ہو جائے

۵۸

بدل گیا ہے اثر دورِ آسمانی کا
زمیں پہ لطف نمایاں ہے گلفشانی کا
اِدھر اُدھر ہے وہ سماں نہروں کی روانی کا
وہ کیاریوں کی چھلک دوڑنا وہ پانی کا
جمالِ سبزہ و گل اسطرح سے بھایا ہے
کہ دوڑ دوڑ کے پانی چمن میں آیا ہے

بہار میں ہو بپا آشوبِ وحشت لاثانی
نہالِ گلشنِ تصویر بارور ہو جائے

۵۷

بیان وہ کیا ہو جو رنگِ بہارِ گلشن ہے
عجیب حالتِ نقش و نگارِ گلشن ہے
نگاہِ بلبلِ شیدا نثارِ گلشن ہے
بنا وہ پھول کے غنچہ جو خارِ گلشن ہے
بسی ہے خاکِ گلستاں گلوں کی خوشبو سے
زمین خوش ہے تبسم عیاں لبِ جو سے

کہ پھولیں اور پھلیں شاخہائے حیوانی

۵۶

ہوائیں باغِ ارم کی درختوں نے کھائیں
پیامِ عیش کا موجیں نسیم کی لائیں
گھٹائیں نور کی ہر نخلِ سبز پر چھائیں
جو ڈالیاں تھیں پرانی نئی نظر آئیں
شباب وہ ہے جو تھا قسمتِ زلیخا میں
مہک ہے دامنِ یوسف کی لیفِ خرما میں

۶۰

گلو نکی ریگِ بیاباں پہ ہو فراوانی

۱۱

مصیبت و غم و اندوہ کی ہے بربادی
مقامِ عیش ہے ویرانہ ہو کہ آبادی
خنک ہیں گلشن و کہسار و قلزم و وادی
ہوا کیطرح سے پھیلی ہے ہر جگہ شادی
یہ عید ملنے کو تیتر آئے مرغزاروں میں
نوید کیلئے جو ہو پہنچے ہرن کچھاروں میں

نبی کے گھر میں امامِ مبین کی آمد ہے

۱۲

ارم کیطرح شگفتہ ہے گلشنِ عالم
علی الخصوص زمینِ عرب ہے رشکِ ارم
شمیمِ خلدِ بریں نے کیا طوافِ حرم
وہ موجیں نور کی وہ جوشِ چشمۂ زمزم
حدودِ خانۂ کعبہ میں نور پھیلا ہے
کیسکا ہے رخِ ابیض کہ رنگِ اسود ہے

جہان میں نورِ جہان آفریں کی آمد ہے
افق کے پردے سے یا آفتاب کی آمد

۱۳

چمک رہا ہے فلک پر ستارۂ اسلام
ستونِ کعبہ کو کرتے ہیں رکنِ عرش سلام
جلالت و عظمت سے ہے مقام رکن و مقام
منیٰ میں شور ہے قربانِ سبطِ خیرِ انام
کچھ اور آج بڑھی خانۂ خدا کی صفا
دوچند ہو گئی ہے مروہ و صفا کی صفا

زمیں پہ زینتِ عرشِ بریں کی آمد ہے
حجابِ نور سے ہے اوس جناب کی آمد

۱۴

وہ موتیوں کی مسرت وہ تہنیت کے مقال
نہیں ہے دامنِ دل پر ذرا بھی گردِ ملال
بنائے بزمِ طرب کر رہے ہیں نیک اعمال
سبب ہے کیا جو زمانہ کا ہو رہا ہے یہ حال
خوشی ورودِ شہنشاہِ مشرقین کی ہے
یہ عید خلق میں پیدائشِ حسین کی ہے

۱۵

سرورِ قلبِ شہِ مرسلین کی آمد ہے

۱۹

حسین بہت ہیں مگر ایسے تو شمائل کہاں
ملاحت اور صباحت کا اعتدال کہاں
یہ حسن صاف یہ رنگینئ مقال کہاں
جگر کو تھام لے سامع وہ بول چال کہاں
دہان تنگ میں پیارے نرم خوش بیانی ہے
بیاں شگوفہ ہے غنچے سے گلفشانی ہے

۲۰

شفیق حال ہے اسد رحمۃ خالق سبحان

۱۸

وہ بے بہا سے الطاف وہ نیاز اور ناز
چمن طراز ہے حسن کرشمہ ساز اور ناز
لباس حسن میں وہ قد سرفراز اور ناز
وہ علیہ کے جھونکے میں خرام ناز اور ناز
قد رعنا سے صنوبر [illegible]
قد اقامت سے ہرا جمال قامت ہے

جہان میں بخشتے ہیں ستر ہزار و سو مکان
جہان میں دیکھ سکے کون چشم ظاہر سے

۱۷

یہ پیارا رسول کے پیارے پہ لطف رب غفور
کہ دیکھا ہے گلشن خلد برین میں ہر اک حور
کہ جس کا نام ہے لیا بہشت میں مشہور
خدا نے جس کو عطا کی عجیب صورت نور
قمر ہے مانند رخ لاجواب سے آئے
خفیف جس پہ چراغ آفتاب کے آئے

ہر ایک قصر میں حجرہ اسید رہیں عیان
سجا ہوا ہے دریچہ ہر اک جواہر سے

۱۶

غضنفر اسد و ذو الجلال آتا ہے
جہاں میں شاہ عدیم المثال آتا ہے
سرا ہے [illegible] میں یوسف جمال آتا ہے
زمین پہ [illegible] برج کمال آتا ہے
فلک سے دور میں شہرہ ہوا اور [illegible]
نبی کا چاند ہے نادر [illegible]

دریچے اٹھتے ہی ہیں ہر حجرے میں [illegible]

۲۱

بلند اتنا ہے اوس گلکدے کا [illegible]
کہ پہنچتا ہے سر قصر جب وہ غنچہ دہن
دکھاتا ہے سارا بہشت کا جوبن
جبیں سے نور سے ہوتا ہے باغ [illegible]
خدا نے اوسکو دیا ہے وہ قدر [illegible]
ہیں اوسکی [illegible] ہزار

زمیں کا [illegible] فرش [illegible]

۲۲

ہوا جو وقت ولادت حسین کا داخل
تو اوس حسین کو ملا حکم خالق عادل
شرف حضور سے زہرا کا جلد کر حاصل
ہوئی ہے یہ کہ یہ خدمت ہے تیرے ہی قابل
ریاض قدرت حق رنگ نو دکھاتا ہے
علی کا پھول نبی کے چمن میں آتا ہے

بچھایا خانۂ عصمت میں فرش جنت کا
لگائی فرش پہ چادر خدا کی رحمت کی

۲۳

کیا بہشت سے فوراً زمیں پہ اوس نے ورود
ہوئی خوشی کی طرح گھر میں سیدہ کے نمود
مزاج فاطمہ پوچھا بصد سلام و درود
کہا بتول نے اچھی ہوں شکر رب ودود
وہ بولی آپکا بیشک خدا نگہباں ہے
میں حور خلد ہوں قدرت کو حق دکھاتا ہے

کیا سلام کنیزوں کی طرح سب نے ادا
بسایا حجرۂ زہرا کو عطر جنت نے

۲۴

کیا سرور دل مصطفیٰ نے شکر الہ
مکان میں اور بھی حوریں عیاں ہوئیں ناگاہ
نفیس فرش جنانی لئے ہوئے ہمراہ
وہ فرش جس پہ کہ ٹھہرے نہ پائے نگاہ
سوا بہشت کے ممکن نہیں جواب اوسکا
بہت ہی نرم بچھونا حریر و سندس کا

۲۵

ادب سے آئیں وہ حوریں قریب خیر النسا

۲۶ ه

عجب فرش تها آسمان زمین تها اوسکی
کنارے نور کے وسعت وہ دلکشا اوسکی
فزون تهی آئنہ مہر سے ضیا اوسکی
تجلی ہو رہا در مہتاب وہ صفا اوسکی
لطیف ریشہ تار یک تار جان کی طرح
شگفتہ زمین تهی رخسار نوجوان کی طرح

نبی وہ دلبر مولود کعبہ کی دائی

۲۷ ه

تمہارے بخت پیمبر کو فرش جنت پر
ادب سے بیٹهہ گئی حور تهمکے ہو کے سر
چہار سمت کنیزین کهڑی ہوئین آکر
کہ مہربان ہوا زہرا پہ قادر اکبر
تمام اہل مسکن عیسی مکان ہوا روشن
مکان کا ذکر ہے کیا سب جہان ہوا روشن

خوشا نصیب سعادت یہ حصہ مین آئی
کہ اپنے بخت پہ اوس نازنین نے ناز کیا

۲۸ ه

کشادہ ہو گئے دروازے عیش و عشرت کے
مکان مین آئے تهے جو تهے ہوا جنت کے
فلک فلک ہوئے شہرے کمال حکمت کے
زمین زمین ہوئے جلوے خدا کی قدرت کے
چراغ نور کا روشن ہوا تو گهر چمکا
جو اک غیب مین پنہان تها وہ قمر چمکا

جو کام قابلہ کے تهے وہ سب بجا لائی
خدا کے فضل نے اسدرجہ سرفراز کیا

۲۹ ه

گل حدیقۂ خیر البشر ہوا پیدا
نہال نور زمین تازہ ثمر ہوا پیدا
ابو تراب کا لخت جگر ہوا پیدا
فلک جناب کا نور نظر ہوا پیدا
عرب سے اور ضلالت کا دور دور ہوا
سراج بزم ہدایت کا جب ظہور ہوا

۳۰ ه

دو چند آبرو اوس حور خلد نے پائی

مطلع ثانی

۳۱

حسین رجعت تو پھر کے آئے دنیا میں
خوشی سے ابر ہر اک سمت چھائے دنیا میں
فرشتے مژدہ جاں بخش لائے دنیا میں
خدا نے دین کو یہ دن دکھائے دنیا میں
فلک سے آئی صدا شاہ ذو وقار آیا
زمیں پہ مالک شفاعت کا تاجدار آیا

۳۲

ولادت شہ دنیا و دیں سے ہیں قرباں
زمیں سے چرخ بریں تک خوشی کا ہے ساماں
خدا نے خازن فردوس کو دیا فرماں
بڑی خوشی سے کر آراستہ ریاض جناں
منائیں عید گلے مل کے ساکنان بہشت
بلند شور مبارک ہو درمیان بہشت

۳۳

یہ مژدہ سن کے خوشی کا رہا نہ اندازہ
جناں کے باغ کو دی اور نئی زینت تازہ
بلند ہونے لگا تہنیت کا آوازہ
لگایا حوروں نے چہروں پہ قدرتی غازہ
لباس و زیور سے تزئین جسم کرنے لگیں
ملائکوں نے بہ گلگشت میں سنورنے لگیں

۳۴

بہشت سے جو تھی ان دنوں بہار آئی
ہر ایک نخل پہ بدلی تھی نور کی چھائی
وہ رنگ صحن جناں کی ہری زمیں لائی
کہ قصر دیدۂ روزن سے تھے تماشائی
شگوفے سب صفت عطرداں مہکنے لگے
خوشی سے غنچے وقتاً چٹکنے لگے

۳۵

اوڑا کوئی تو کسی نے کیا شجر پہ مقام
دلوں میں عشق زباں پر تھے خدا کے نام
کسی درخت پہ آوازیں یا بصیر کی تھیں
پکارتا تھا کوئی یا علیم یا علام
کسی شجر پہ صدائیں ہوالقدیر کی تھیں
کسی کا ورد تھا یا ذوالجلال والاکرام

۳۹

بہار بادۂ گلگوں سے بزم ہو گلزار
چھلک رہے ہوں ایاغ [illegible] کی طرح سرشار
بنائے نقشِ نگیں کو جام عنبر بار
نثار جس کی مہک پہ عطرِ مشک تتار
بڑھے نہ صاد [illegible] گلاب کی خوشبو
اور اڑے جو باغِ رسالت مآب کی خوشبو

۴۰

جبیں پہ ساغرِ پر نور مثلِ ماہِ تمام
جمالِ شاہدِ مقصود کا آئینہ ہر جام
نثار ہے بادہ سے [illegible] آبروئے کلام
وہاں شیشہ سے ملتا ہے [illegible] کا پیغام
وہ کوثری ہیں جو اس سے ہوئے مست [illegible]
اسی کے قطرہ نے دریا شرف کے بخشے ہیں

۴۱

کرم کا وقت ہے اے قلزمِ سخا ساقی
شراب نور پلا میرے [illegible] ساقی
بیان کیا ہو [illegible] کا مزا ساقی
کہ وہ دلوں میں یاد [illegible] زبان [illegible]
وہ جام پاک جسے [illegible] نور کے ہیں
تری شراب پہ قدسی درود پڑھتے ہیں

۴۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قطعہ

جہاں میں کم ہے [illegible] نوروز سے یہ دن ساقی
خداشناسوں کی عید و ہیں اسکو گن ساقی
نہ کس طرح دل مضطر ہو مطمئن ساقی
کہ جلوہ گر ہوئے سلطانِ انس و جن ساقی
بجا ہے آج وہ [illegible] اگر سرور سے ہے
ریاضِ خلد کی [illegible] نور کے ہے

١٢١

جہاں میں قدرت معبود آشکار ہوئی
گل مراد کھلا جوش پر بہار ہوئی
ہوا سے گلشن فردوس عطر بار ہوئی
نوید عید کی ہر چار سو پکار ہوئی
نسیم [illegible]
[illegible]
گمان [illegible] قیامت تلک [illegible] سکیں

١٢٢

امین وحی سے خالق نے یہ کیا ارشاد
کہ ساتھ لیکے سپاہ و ملک بہ خاطر شاد
رواں ہو چرخ سے سوے رسول [illegible]
ہمارے دوست کو تو جا کے دے مبارکباد
ولادت اوسکی ہوئی جو وفا میں [illegible]
ہزار جان سے وہ اپنے رب کا عاشق ہے
قریب اوسکے کبھی عقل و ہوش جا نہ سکیں
فلک سے صورت احکام حق اوترتے تھے

١٢٣

ملا جو روح امین کو یہ حکم حق کا رب
مع ملائکہ راہی ہوا بہ طرف عرب
شمار میں تھی فرشتوں کی فوج ایک لقب
رواں تھا نور کا دریا ہوئے زمین عرب
رخوں سے جلوے ہوا [illegible] چراغ طرب
[illegible]
رہ خیال میں دم بھر قدم جما نہ سکیں
زمیں کی سمت برابر نزول کرتے تھے

١٢٤

کہیں تھے ابلق فردوس اور نخل ہزاراں
کہیں تھا ابلق لیل و نہار کو حیراں
کہیں تھا نرم بچھا میں رکابیں اونکی گراں
ہوا سے دور [illegible] مثل قطرہ باراں
[illegible] ستارہ جواہر [illegible] جاتے تھے
ستارے اوج شرف سے جھکے جاتے تھے

١٢٥

وہ اسپ دائرہ [illegible] میں جو آ نہ سکیں

قطعہ

یہ اچنبھا ہیں کیا ایک روز اونچا خیال
کہ عرش سے بھی کسی شے کا ہے بڑا اعلال
ہوس پڑ دیتا اگر علم ایزد متعال
میں اوسکے دیکھتا اکبار فوق عرش کا حال
پیچھا ہوا کہ جو صفت ذات میں تجلی تھی
حقیقت عظمت عرش حق کی تجلی تھی

قطعہ

سبب حجاب کا ہے کیا بیان [illegible]
کہ بازو اوسکے ہیں سولہ ہزار [illegible]
ہے ایک دوسرے میں فصل [illegible]
زمین و طبق آسمان سے جتنی دور
خرد کا دخل ہے کیا اور [illegible]
نہیں ہے جاے تعجب خدا کی قدرت ہے

قطعہ

روان ساتھ وہ شوق سے حضرت جبریل
ہوئے جو ایک جزیرے میں رفتہ رفتہ دخیل
ملک انہی تھی وہان معجوب کرو [illegible]
حدیث میں ہے کہ جو تھا نام ورد [illegible]
فلک پر رہتا تھا حالات [illegible]
بجالے ہم کی آتش پر بال و [illegible]

قطعہ

ہوا یہ حکم تھا [illegible] بیٹھے ہواے ہیں
[illegible] عرش سے حق سے [illegible]
بلند [illegible] میں [illegible] ہیں
یہ جنبش [illegible] رہتے ہیں
صبا کے [illegible] کہا [illegible]
[illegible] زمین پہ جاتے ہیں

قطعہ

کہا جناب الٰہی یہ اوسکے دل کا راز
کہ بال و پر کی ہے کثرت یہ اس فرشتے کو ناز
دو چند کردئے خالق نے اوسکے بال دراز
کہا کہ ہان طرف اوج عرش کر پرواز
دو چند زور دیا ہمنے دیکھ رفعت عرش
یہ آرزو ہے تو معلوم کر حقیقت عرش

۵۱

اور وہ سنکے یہ ارشادِ خالقِ اکبر
شعاعِ نیرِ اعظم کی طرح کہو سے پر
[illegible] سمت تمہارا ہوا یا جو بیس برس کا سفر
یہ ایک لمحہ میں عرش پر پہونچا سر
عروج بنا عرش سے رخ باز و نکلا سا
رہی نہ طاقتِ پرواز ہوش اوڑنے لگے

۵۲

ہٹا وہ جب تو خدا نے یہ بات فرمائی
تمہیں کو نازشِ بیجا تری سزا پائی
تو جانا ہاں کی بزرگی ہے ہم سے پائی
خدا کے واسطے ہے قوت و توانائی
ہے شوکت و عظمت ختم تام پر اپنا
یہ راہ تحت ہے ہر جا مقام پر اپنا

۵۳

کیا تھا وسوسۂ ناروا نے [illegible]
عتابِ خالقِ قادر سے [illegible]
شکستہ کر کے اوسے یوم تمام بال و پر
اوسے صفوفِ ملائک سے کر دیا باہر
کبھی نہ ہولے وہ فولاد تھا سوائے عذاب
پڑا ہوا تھا جزیرہ میں مبتلائے عذاب

۵۴

پڑی سواد سے جبریل پر جو اوسکی نگاہ
یہیں آسمان سے زمین پر رواں بحشمت و جاہ
وہ مقربانِ مقرّب کی فوج کے ہمراہ
تو اوس ملک نے کہا کرکے نالۂ جانکاہ
ہزار دل سے یہ نکلا پرے سے بکثرت ہے
بتائے مجھے کیا یہ شب قیامت ہے

۵۵

جواب اوسکو دیا جبرئیل نے کہ نہیں
بہت خوش آج ہے خلاقِ آسمان و زمین
عطائے عام ہے مقصد سب اپنا پاتے ہیں
ملا رسول کو فرزندِ ارجمند و حسین
خدا کی سمت سے ہم تہنیت کو جاتے ہیں
عزیزِ خالقِ اکبر کو ہے وہ ماہ جبین

وله

نیا جبرئیل نے حق کا جب پیغام
کہا حضرت کی جو رب ذو الاکرام
امین وحی سے فرمایا گیا تھا اوسکا نام
کہا کہ نام تھا شبر یا رسول انام
پسر کا اپنے یہی رکھیں شاہ عالی نام
شبیہ محمدی ہے یہ اوسکا ہو یہی نام

وله

پہ جبرئیل سے گویا ہوئے جناب نبی

وله

کہا ہے جبرئیل نے بعد رسم تہنیت کو ادا
تو جبرئیل نے کی عرض کہ یہ ہے مولا
یہ حکم دیتا ہے بعد از سلام رب العلا
وہ نام اسکا رکھو تھا جو ابن ہارون کا
علی کو ہی وہی نسبت ہے شاہ والا سے
جو اوس زمانے میں ہارون کو تھی موسی سے

پسند طبع ہے معبود کی رضا طلبی
نہ او سطح سے شبر شبیر نام رکھیں

وله

کہ رسول کی خدمت میں پیک رب عباد
کہا یہ بعد سلام و درود با دل شاد
ولادت پسر مہ لقا مبارک باد
کہا ہے کیا صدق آرزو کو دو مراد
خطاب اسکو دیا ہے خدا نے عاشق کا
یہ وہ پسر ہے کہ جو ہوگا ہوا ہے خالق کا

مگر زبان ہماری ہے یا اخی عربی
حضور اپنی زبان میں حسین نام رکھیں

وله

کہا یہ اوسنے کہ جب آپ جاویں گے حضور
وداعی ذکر ہو بخشا میں نا توان قصور
پھرا یہ عہد سے پھر صبح میں او نیا ہوں مامور
امین وحی خدا نے کہا ہم و در حضور
یہ کہکے خدمت سلطان انبیا میں چلا
مع پیادہ ملائک برہ رضا میں چلا

کہا ملک نے کہ ممکن ہے یوں بھی خیر تلقی

[illegible]

وفات پائی ابن تاریخ کو [illegible]
[illegible] آئین [illegible] رحمت
[illegible] آفت
[illegible] صورت
[illegible] درست [illegible]
[illegible]

[illegible]

یہ [illegible] اقتدار حسین

[illegible]

فلک کو دیکھا ہے کی جناب حق ہیں گا
[illegible] فرضِ ہمارے حسین کے حق کا
قسم ہے اوسکی [illegible] اسے بعض شاہ ولا
[illegible] بزرگ ہے اس پسر کے حق تیرا
[illegible] کرم سے پھر یاں پاسے دردائیل
معاف کردے الٰہی خطائے دردائیل

خدا کی شان ہے اشد اختیار حسین
قمر علی ولی کے جہان کی رونق ہیں

[illegible]

اوروں کو عطا ہو تعلیل کرے جبرئیل
یعنی [illegible] فرش کیا حال وردرد دائیل
[illegible] اوس فرشتہ نے [illegible] کی تعلی سبیل
کہا اوسے [illegible] اپنی عاقبت رسول رب جلیل
بیمار [illegible] شفیع محشر ہے
یا حسین [illegible] آغوش میں پیمبر ہے

خوشا مراتب اعلیٰ زہے وقار حسین
پسر جناب نبی کے امام برحق ہیں

[illegible]

یہاں ایک [illegible] دونوں پہ لفظ لا ثانی
حسین ہے [illegible] عربی اور وہ ہے ایرانی
[illegible] سے آپ بچا لائے [illegible]
خدا کے لطف کی کرتے ہیں ثنا خوانی
دل رسول جو سالک رہ رضا کا تھا
رکھا وہ نام جو لکھا ہوا خدا کا تھا

وہ کارساز کو بھاتا ہے جو ہو کار حسین

٥٦٩

بساطِ خاک پہ ہے روضہ کا نشان جب تک
ہوئی ہے گردون پہ کہکشان جب تک
ہوا زمین و فلک کے درمیان جب تک
کھنچا ہے چرخ پہ قوس کا سائبان جب تک
جہان پہ برق کی چمک سحاب پر جب تک
نظر پڑی ہین آفتاب پر جب تک

رہین حسین کے اہلِ وفا خوش و خرم

٥٦٨

نہ بیاب دعائے قرأت ہمیشہ ہو ہم میں
ہم آنکھ ایسا جب تک مرا گہر ہی تحریر
شافع کے واسطے پر کہا ہے یہ نقل کر
یہ نہ ہی پتا ہے یہ جو نکتہ ر ہو
دل کو ہوا ہے گا شہار کا سایہ
کہو کے سر پہ ہے ابر بہار کا سایہ

برآئے آرزوئے دل محبونکی ہر دم
یہ رنگ محفل ایمان کا برقرار رہے

٥٦٧

تریہ دیتا ہے مضمون ایک روایت کا
کہ پیا کین کو ای یاد ہے ہوئے پیدا
امام دین کا شرف یوں ہی اٹھا ہوا
حضور فاس آل نبی میں فضل علی
نبی کے پیار حسن میں جدا کی جادو
حسین مصطفیٰ نہ ہر ایک ان راز بہ

دونون سرِ دور رہے سطرِ حسن کا وش غم
مدام گلشن اسلام مین بہار رہے

٥٦٦

زمانے میں ہے دو شن گہر میں خدا کے لوبہ
فضائل ان کے ہیں عالم میں مراد مشہور
پیام نکتہ ہے و تابین عود اہل شعور
جہان میں آئے ہین شعبان کی یوم خود
گواہ یہ ہے کہ معصوم لا کلام ہوئے
حسین ابن علی تیسرے امام ہوئے

نہین ہر روضہ رضوان مین جیسے خالد الم

مطلع

معراجِ دین عبادتِ پروردگار ہے
دن ہو کہ رات نام پہ اوسکے نثار ہے
معبود سب کا خالقِ لیل و نہار ہے
کیا نیک ہے جو بندۂ شب زندہ دار ہے
عاشق ہے اپنے عشق کی باتین پسند ہین
سجدے کیواسطے اوسے راتین پسند ہین

شانِ سجود سے متحیر ہے آسمان (بقیہ)

۲

بیدار بخت ہین جو اوسے کرتے ہین یاد
جنگل مین جاگ جاگ کے رکھتے ہین دل کو شاد
وہ گھاٹیان پہاڑ کی وہ نورِ اعتقاد
پھیری وہ جلوۂ شب مہتاب کا وہ سواد
سمجھا نہ مہر سے کوئی بہت خوشگوار ہے
یہ اپنے دربار کا سوادِ دیار ہے

حق کے زلال حمد سے دھوئی ہوئی زبان
اللہ رے رکوع جو محرابِ عشق ہے

۳

شانے مین نمازِ تہجد کا بند و بست
تکبیر مین وہ بلندی افلاک جس سے پست
اوسکے لطیف نغمون سے زورِ بلے الست
طاری ہے وجد بادۂ عرفان سے ہوکے مست
ساغر کشانِ میکدۂ راز ہین یہی
باغِ یقین مین زمزمہ پرداز ہین یہی

دل مین یہ مین ہر داغِ محبت کا ضوفشان
سینہ نہ کہیے گنجینۂ اسرارِ عشق ہے

۴

ان بلبلون کی گلشنِ لاہوت تک ہے دھوم
تابع ہیں وہ کسی کے نہ پابندِ رسوم
دنیا کی حسرتون کا بہت دور سے ہجوم
جاگے ہین۔ اوسکے ہین۔ یہ عیان ہے علی العموم
دل کی نگاہ وہ جو بچھی ہے عرش پر
آرام کرتے ہین توکل کے فرش پر

۵

جسطرح جبین پہ سجدے کا ہے نشان

ہم خاک پہ قدم ہیں صراط نجات پر
ہوتا ہے قد و نثار مصلے صلوٰت پر
مائل جو زندگی ہے بہار سمات پر
گویا گذرے ہے چشمۂ آب حیات پر
پیک اجل کو قاصد جاناں سمجھتے ہیں
مرنے کو دم کے عقدہ آسان سمجھتے ہیں

قرآن و ورد آہ ہے ابر آوری
گریہ مراد نور کی بارش سے بہاری
بہتی ہے آنسوؤں کی جو بحر سے پری
کہتے ہیں کاشان عمل ہم ہیں کوثری
سجدہ گاہ باغ عرفان کا جام ہے
چشم پر آب چشمۂ دار السلام ہے

شبنم ہے طور سینا سے روشن چراغ عشق
عالم ہے آفتاب کی گرمی سے داغ عشق
اونچی ہیں سو لوؤں جو ہیں زیب چراغ عشق
رخسار زرد ہیں گل صد برگ باغ عشق
[illegible] کی ہے چشم دل بولتے ہوئے
رنگ بہار قدس کا پہلو لیے ہوئے

سجدوں میں [illegible] کا جوش
اونکے [illegible] دل ہیں [illegible] تالاب [illegible]
[illegible] موج میں [illegible]
گرد و غبار منزل مقصد [illegible]
پاؤں میں لطف گلشن [illegible]
صحرا ہے اونکے واسطے [illegible]

ہے زینت ریاض تصور نہال طور
لاغر ہوا بدن تو بنا شاخ نخل نور
کیا اونکا ذکر ہے جو ہوئی تر زبان سحر
قدر حضور قلب ہے اللہ کے حضور
آہو نچی آبرو کی سند آسمان سے
ہر سانس ذکر کی پڑھتی ہے تسبیح یا غفور

۱۱

[illegible]
پایا یہ خاندان رسالت نے عز و جاہ
دو ہین رسول پاک کے اونکی خدا گواہ
مشہور [illegible] علی صفدر [illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲

تسبیح کا وہ ذوق عبادت کے ولولے
سجادہ چھٹا نہ ذکر خدا کا جدھر چلے
سجدے وہ اپنے باغ میں سر نخل کے ہلے
[illegible] بہشت میں شجر اعمال کے پھلے
وہ شب زندہ دار ہے کہ ایسی ریاضت کسی کی [illegible]
سمجھے کون بجز رسول [illegible] علی سے ہو

۱۳

قسمت پکار دی ہے کہ اے فخر اولیا
اولاد پر بھی آپکی حق نے کرم کیا
خالق کے عبد خاص عبادت میں بیمثال
سجدوں کے وہ نشان جبینوں کی وہ ضیا
سونا کہاں شبوں کو منہ اشکوں سے دہوئینگے
اونکی خوشی یہی ہے کہ طاعت میں روئینگے

۱۴

کیا کہنا اے وصی رسول فلک نشین
تیری ہی نسل وہ ہے کہ نازاں ہے جس پہ دین
پوتا وہ ایک دیگا خدا تجکو مہ جبین
جسکا جہان میں ہوگا لقب زین عابدین
نور نگاہ فاطمہ کے نور عین کا
چوتھا امام خلق کا بیٹا حسین کا

۱۵

وارث حرم کا ہوگا وہ فرزند محترم
شاہ عرب ہے باپ تو ماں بانوئے عجم
وہ شمع جو حریم پیمبر میں آئیگی
عفت شعار پیرو زہرا حیا شیم
آئی ہے جو حسین و حسن کے گھر میں آئیگی
روشن کریگی خانۂ سادات با کرم

بند ۱۶

شہزادہ یوں ہیں فرد نہ کیوں ہو وہ نجیب
دادا ہیں مصطفیٰ سے جو کہلائیں حق کے حبیب
خاتون خوش ہیں گھر سے خدا ان کا ہے قریب
زینب بہ سینہ ہو کے بہت شاد ہوئیں جاری نصیب
ماں ہوگئی تو ماموں بھی بابا ہوئی کیا نصیب
پیدا پسر امام چہارم خوشا نصیب

بند ۱۷

زوجیت حسین سے احسان کر دیا
کسریٰ کی شان کے لئے ہے باعث افتخار
محمل ہے جسکا ذکر ہوا سب وہ آشکار
آیا زمانہ وہ بھی کہ حوریں ہوئیں نثار
رشک جنان حسین کا کاشانہ ہو گیا
بانوئے شاہ دین کا زچہ خانہ ہو گیا

بند ۱۸

پیدا ہوا جو ابن علی دلبر حسین
زین العباد نبی کے مدینہ کی زیب و زین
خورشید آسمان رسالت کا نور عین
فخر رسول کا قمر فاطمہ حسین
رفعت کی حد یہ عالم بالا پہ چھا گیا
اس چاند کا فلک پہ اجالا بھی چھا گیا

بند ۱۹ مطلع دیگر

بیت الحرم ولادت عابد سے شاد تھا
گھر اہل بیت کا تھا کہ باغ مراد تھا
کیا مہربان مدینے پہ رب العباد تھا
تھا روئے نور نور زمین اوسکے زیادہ تھا
چمکا نبی کے گھر میں ستارا حسین کا
یثرب کا چاند بن گیا پیارا حسین کا

بند ۲۰

سجدہ میں سر جھکا دیا آتے ہی خاک پر
سجاد کے لقب سے کیا حق نے بہرہ ور
پوتے پہ اپنے لطف ید اللہ کا رہا
پیدا ہوا جو سبط پیمبر کا یہ پسر
دو سال سر پہ سایۂ مشکل کشا رہا
موجود تھے علی و ولی شاہ بحر و بر

۲۱

پہر تھا یہ پھول زیبِ دہ دامنِ حسن
سرسبز وہ حسین کا پھولا ہوا چمن
زین العبا کے رنگ سے تھا باغِ پنجتن
سب خوش ہوئے جوان ہوا جب یہ گلبدن
اس لال کی وہ ضو تھی بجا ہے ہُما کے بعد
پیدا ہوا امام شہِ کربلا کے بعد

آندھی سیاہ آگئی دن ہی رہا تھا کم

۲۲

اعدائے دین کے ظلم سے کیا باخدا کو باک
خورشید کا ضرر نہیں ذرّے جو کوئی خاک
انجام یہ ہوا کہ بعض خود ہوئے ہلاک
وجہِ بقائے دین ہوئی عابد کی ذاتِ پاک
اک پھول سے پیمبر کا باغ تھا
محفوظ یہ حسین کے گھر کا چراغ تھا

جب منزلِ زبالہ سے آگے بڑھے قدم
ہر سو سوادِ شامِ غریباں نظر پڑا

۲۳

داور کی طرح طاعتِ معبود سے تھا کام
ایسی دعائیں جن کے اثر میں نہیں کلام
ہر وہ تھا تلاوتِ قرآن کا صبح و شام
مشتاق جو تھے ہاتھ بجتے تھے خاص و عام
شانیں پر آپ کے جو سجدے نکل گئے
رکتے تھے جن سے کوہ و دریا پگھل گئے

تھا قافلہ کئے ہوئے رخ جانبِ حرم
طولِ شبِ فراق کا ساماں نظر پڑا

۲۴

آٹھوں پہر عبادتِ خلاقِ انس و جان
زین العبا نے سجدے کئے ہیں کہاں کہاں
مشکل ہے کر سکے کوئی تفصیل سے بیان
اک واقعہ سناؤں جو راوی کا ہے بیان
کیا رتبہ ہے حسین کے نورِ نگاہ کا
ایامِ حج میں ذکر ہے مکہ کی راہ کا

۲۵

کتنا ہی کوفہ سے ہوئے راہیِ حج کو ہم

۲۶

او سوقت تہا تنگا ہون مین سارا جہان سیاہ
تہا یک بن زمین سیاہ۔ آسمان سیاہ
اسطرح کا غبار کہ جیسے و صفوان سیاہ
ہر غار و دشت تہا کہ قلم کی زبان سیاہ
یون خاک کے ورق پہ سیاہی [illegible]
سب صورتون [illegible]

۲۷

ظلمت مین تہین تباہ نگاہین ادہر ادہر
امن و امان کی بند تہین راہین ادہر ادہر
تہین جمع وحشتونکی سپاہین ادہر ادہر
ٹکرا لی تہین اندہیرے مین آہین ادہر ادہر
آندہی وہ قہر کی کہ او جالا ہوا [illegible]
دل ڈہونڈتے تہے [illegible]

۲۸

جتنا تہا قافلہ وہ ہوا سب تتر بتر
تہا غریب ڈہونڈتا تہا ہر طرف مفر
میدان لق و دق مین ہوا نا گمان گذر
شب ہو گئی تہی کر رہے تہے شور جانور
اور اک رات بڑہنے کا جو وقت ہو گیا
اپنے نصیب کو ہی سمجہا کہ سو گیا

۲۹

ہو کا مقام تیرہ و تاریک مرز بوم
بن کہتا تہا ہوا سے کہ اب اور سمت ہجوم
ظلمت کے بحر مین تہے جو ڈوبے ہوے نجوم
سب مٹ گئی جو خیرہ افلاک مین تہی دہوم
جو رنگ تہا فلک کا وہی تہا زمین کا
تہا کون آسرا تہا فقط دل نشین کا

دیتے تہے شارع [illegible] صدا [illegible]

بیٹہا شجر پہ جڑکے مصیبت پڑی تہی سخت
سمٹا ہوا تہا اپنے [illegible] تنگ کیطرح

اتنے مین چلتے چلتے ملا اک بڑا درخت
چہرے پہ گرد پڑتے اوڑی رنگ کیطرح

۳۰

کہتا تہا خوف نام خدا ہے سیاہ بخت

۳۱

[illegible] کچھ بچا [illegible] کے ہوش
دیکھا اگر آرہا ہے سپاہ او صراط سے سفید پوش
دریا ہے نور کا ہے [illegible] بدن پہ جوش
طوفان غم کا عطر تو [illegible] باقی رہا خروش
خوشبو ہے جسم کہتی ہی کوئی ولی ہے سہا
اسکی نہ تھی تبرکہ بجاے علی ہے سہا

آئینہ جمال طہارت کہیں اوسے

۳۲

اپنے کو ہین نے اوریہی اوسدم چھپادیا
کہتا تہا دل یہ اوریہی کہو شان اولیا
یہ بوے مشک جامۂ انور کی ہے ضیا
دیکھون تو کیا کریگا یہ مقبول کبریا
مشغول ایک سمت ہوا وہ نمازمین
بلبل تہا باغ بندگی بے نیاز مین

مائل نگاہ بد ہو تو غارت کہین اوسے
بو باس عطر حکمت رب العلا کی ہے

۳۳

آہنگ تہا کہ لحن داود کی سند
وہ نرمی زبان وہ قرات کا شد و مد
رعشہ بدن مین دل طرف خالق احد
راز و نیاز وہ کہ بقا جسکی تا ابد
تہی سامع الدعا کی صفت مین جو بات تہی
زندہ دعاے فخر مسیحا سے رات تہی

خنکی کی جان روح بہار کہین اوسے
ہوتا ہے جوش آب کہ رحمت خدا کی ہے

۳۴

راوی کا ہے بیان کہ وہ اول ہوا گداز
اوترا شجر سے لیتا ہوا نام کارساز
نیت یہ کی کہ ساتہ ہی مین بھی پڑہون نماز
پہونچا قریب جب تو کھلا اور ایک راز
اک چشمۂ لطیف زمین پر نظر پڑا
گویا ریاض خلد سے کوثر اوتر پڑا

۳۵

ہم دل جلے دواے حرارت کہین اوسے

۳۶

مین باوضو ہوا۔ اوسی چشمے سے ہوکے شاد
اوس مقتدا کی نیت پہ آیا علی مراد
پڑہنے لگا نماز بڑہا حسن اعتقاد
محراب مین کھڑا ہوا کرتا تھا حق کو یاد
معلوم ہو رہا تھا کہ مسجد مین آگیا
کون آکے یان مکان عبادت بنا گیا

۳۷

کیا ہو بیان ولی کی صدا مین جو تہا اثر
وہ درد تہا کہ جس سے ترپنے لگین حجر
آتا تہا جب وہ آیت وعدہ وعید پر
پڑہتا تہا بار بار ترقی پہ تہی نظر
اقدس سے وقار قیام و قعود کا
افزون سے طول رکوع و سجود کا

۳۸

طاعت مین رات ہوگئی آخر سحر ہوئی
برہم فلک پہ بزم نجوم و قمر ہوئی
مشرق کی سمت شان خدا جلوہ گر ہوئی
بدلا افق نے رنگ تو صحرے نظر ہوئی
دنیا سے کہہ رہی تہی یہ ضو آفتاب کی
اوٹھتی ہے شمع صبح سے لو آفتاب کی

۳۹

فارغ وظیفہ پڑہ کے ہوئے دشت مین تمام
پہونچا جدہر خیال اودہر تہا خدا کا نام
جنگل مین صبح کا وہ دھندلکا وہ دہوم دہام
چھلکا شراب حمد الٰہی سے دل کے جام
وہ عالم سرور وہ مستی طیور کی
صحرا چہلک رہا تہا یہ بارش تہی نور کی

۴۰

سجادے سے اوٹھا وہ مصلی پڑہی دعا
گم کردہ راہ قدمونسے اوسکے لپٹ گیا
کی عرض ہون خدا کے لئے آپ رہنما
چھوٹا ہون قافلے سے نہین راہ کا پتہ
فرمایا فضل حق پہ توکل کیا نہین
کرغور یہ اوسی کا نتیجہ ہے یا نہین

۴۱

از اسطرف یہ کہکے چلا وہ فلک سریر
کہتا ہے مجھ سے شاہ زمانہ کہ یہ فقیر
زیر شجر جو بیٹھے ہوا امیر اور اسیر
معلوم ہو رہی تھی مجھے قدرت قدیر
تسلیم پا ان [illegible] قلب حزین چلی
ثابت ہوا کہ ... قدم قوت زمین چلی

۴۲

جب خوب اسنے نور کو پھیلا چکی سحر
فرمایا مژدہ سن ترا کہ مین سے گذر
ظاہر ہوا کہ بولتے ہین ہر طرف بشر
حاجی بھی چلے پھرتے مجھے آگئے نظر
بندہ خدا کے گھر سے جو نزدیک ہو گیا
بولا نصیب کام ترا ٹھیک ہو گیا

۴۳

مین نے کہا غلام اس اعجاز کے نثار
دیتا ہون اوس خدا کی قسم اسے فلک وقار
عالم جو شہر کا ہے سب او سکو ہے اختیار
اعمال کی جزا کے ہو جس سے امیدوار
اسم شریف کیا ہے کرو باخبر مجھے
اک آیت خدا ہے یہی حج کا سفر مجھے

۴۴

پہلے تو چپ رہا شرف خضر نامور
اصرار جب بہت کیا مین نے جھکا کے سر
چپکے سے یہ کہا ارے مجھکو یقین مگر
قدرت خدا کی یہ ہے اوسی پر تو رکھو نظر
کہنا پڑا کہ وارث علم نبی ہون مین
بیٹا حسین ابن علی کا علی ہون مین

۴۵

درگاہ کبریا مین فراست کراب دعا
ہے واسطہ وسیلہ جو ممدوح ہے میرا
آسان مرے لئے بھی ہو کعبہ کا راستا
ہو دور ظلم دور ستم یا مین اتقیا
ارکان حج مین جو خلل انداز ہو گئے
سنلون تباہ تفرقہ پرداز ہو گئے

تمام شد

مطلع

با فخر کی ثنا کیا ہو علوم بشری سے
پھر اور بھی مشکل ہے مری بے ہنری سے
کرتا ہوں دعا فالق خشکی و تری سے
اشعار ہوں تر، کام نہیں نا موری سے
مداحوں میں نام اپنا وہ لکھیں یہی بس ہے
وابستہ تضعیف مرا تار نفس ہے

جنگل ہوئے گلزار یہ رحمت ہے خدا کی

۲

اس قافیہ پیمائی میں گذرا ہے زمانا
اب تک میرا ممدوح رہا ہے یہ گھرانا
کیا اسکا گلہ چرخ کا ہے کام ستانا
دشوار تھا لیکن مجھے اس در سے اٹھانا
قسمت نے کیا مشکلیں آسان کریگا
تو جسکا گدا ہے وہی سلطان کریگا

ادنیٰ جو تھے اعلیٰ ہوئے حکمت ہے خدا کی
جو شور تھے چشمے وہی شیریں نظر آئے

۳

صد شکر ملی مملکت نظم کی شاہی
لشکر ہے مضامین کا سرسبز گواہی
ہے مہر امامت کی عطا تا بتباہی
خامہ ہے ضیا بار تو ہے نور سیاہی
قرطاس کی تقدیر چمکتی ہوئی دیکھو
زریں حرف تحریر دمکتی ہوئی دیکھو

بندوں کی نہیں رائے مشیت ہے خدا کی
کیا کیا نہ بدلتے ہوئے آئین نظر آئے

۴

معلوم ہے بخوبی کہ اک ہیچمدان ہوں
محتاج قلم کا ہوں نہیں اہل زبان ہوں
ہوں بے خبر ایسا کہ نہیں علم کہاں ہوں
اعجاز ائمہ سے مگر سحر بیان ہوں
وہ بات بھی ہوتی ہے نہیں ہے جو گماں بھی
ہو جاتے ہیں چھوٹوں سے بڑے کام یہاں بھی

۵

کمزور قوی ہو گئے قدرت ہے خدا کی

۵۶

آغاز کے انجام کا مختار ہے داور
دریا ہے کبھی یار کبھی غرق شناور
مجبور ہے انسان اسے کہتے ہیں یاور
اے قادر و قیوم تو ہی ہے مرا یاور
منظور نظر پنجتن آقا کی ثنا ہے
کچھ کہہ لوں یہی پانچ نمازوں میں دعا ہے

۵۷

ہیں صدقے مرے راہنما حضرت باقرؑ
حیدر کی طرح عقدہ کشا حضرت باقرؑ
[illegible] میں ترو را حضرت باقرؑ
تجلی جبیں زین عبا حضرت باقرؑ
زہرا کے گلستاں میں جگہ دی ہے خدا نے
سرسبز کیا تجکو اوسی ابر عطا نے

۵۸

معبود کی رحمت جو نہیں ہے تو کیا ہے
مقبول ہے بخشش کا ذریعہ وہ ملا ہے
جو مالک و مختار جنان روز جزا ہے
تو اوسکا ہے وارث وہی اکرام و عطا ہے
اے پنجتن رہبر مجھے رستے لگا دے
خضر رہ فردوس ہو رضوان کے تو زادے

۵۹

سدرہ پہ دعا گو ترے جبریل امیں ہیں
ہیں قائل رفعت جو ملک عرش نشیں ہیں
سر جھکتے ہیں اس در پہ وہی صاحب دیں ہیں
والا حسبی کے ہوں جو منکر وہ لعیں ہیں
کیوں خلق میں شہرہ ہو نہ عالی نسبی کا
ہوتا ہے تو اوسکا جو نواسا ہے نبیؐ کا

۶۰

واقف جو حسن سے ہو وہ تیرا ہی شناسا
پیغمبر برحق کے نواسے کا نواسا
رکھتے ہیں گنہگار شفاعت پہ بھروسا
دیتا ہے ترا نام مرے دلکو دلاسا
مولا کو ہے اللہ کی رحمت پہ بھروسا
سردار ملا بخت دلِ زین عبا سا

١٤

تھے شاد حسین ابن علی شاہ قیوم
پیدائش فرزند سے خوش زینب و کلثوم
ہوتا ہے یہ اونچا ہی زمانہ کو ہے معلوم
اس تہنیت خاص کی تھی بزم میں ہر سو دھوم
سجدے کئے خالق کے ہوئے محو دعا میں
اصحاب تھے خوش سجدۂ محبوب خدا میں

١٣

پیدا ہوا اک نیرِ برجِ تو او صفا اقبال
جھکا ہے ملک عرش کے ماتے ہو جلال
کیا روز مبارک تھا عجب ماہ عجب سال
جب عید ولادت سے زمانہ ہوا خوشحال
اک تازہ بہار آگئی یہ فضل خدا تھا
گلزار امامت گلِ نجم یہ فدا تھا

١٢

ماہ قرشی مطلع انوار امامت
رنگین ہے تجلی ضیا بار امامت
تیرا در روشن درِ گلزار امامت
ہے آج زمین تیرے سایۂ دیوار امامت
خود ظل خدا اوج مین کیوان سے زیادہ
اقلیم ترا ملک سلیمان سے زیادہ

١١

شبیر کا ہے نور نظر گھر کا اوجالا
حسن مہ کنعان مہ رخسار کا ہالا
ہے شمس و قمر کیا ترا جلوہ ہے نرالا
قربان ہے زمین تجھ پہ فدا عالم بالا
روشن ہے جو شمع ازلی نور ہے اوسکا
ادنی سا نشان شعلۂ طور ہے اوسکا

١٥

دکھلاتے تھے رونق در و دیوار مدینہ
قسمت کا سنوارا ہوا دربار مدینہ
ڈوبے تھے نئے رنگ مین اشجار مدینہ
بشاش تھا ہر طائر گلزار مدینہ
جنت کی فضا گلشن اسلام مین آئی
جو صبح مین طلعت تھی وہی شام مین آئی

۱۶

وہ عالمِ عشرت ہین پرندون کی صدائین
پر کھولکے لیتے ہین مدینہ کی بلائین
یثرب مین چلین روضۂ رضوان کی ہوائین
مقبول ہوئین اوج مرادات کی دعائین
بخشا وہی خالق نے جو اس خاک نے چاہا
جھک کر یہ زمین چوم لین افلاک نے چاہا
ہشیار ہو اے بےخبرو باخبر آیا

۱۷

بو خلد کی تھی باغِ رسولِ مدنی مین
نکہت وہ نہ عنبر مین نہ مشکِ ختنی مین
مصروف تھے سب حمدِ خداوندِ غنی مین
چہرون پہ وہ سرخی جو عقیقِ یمنی مین
غل تھا کہ گلشن افضال دیا ہے
معبود نے عابد کو عجب لال دیا ہے
ارباب نظر کہتے ہین عالی گہر آیا
تعریف سنی اوسکی جو خالق کی زبان ہے

۱۸

سجادۂ سجاد کی زینت ہے اسی سے
مانوس مصلائے امامت ہے اسی سے
پرنور پیمبر کی شریعت ہے اسی سے
وہ شمع کہ روشن رہ جنت ہے اسی سے
پروانون مین اسکے ہین ملک جن و بشر کیا
یہ نور ہے تا عرشِ خدا شمس و قمر کیا
چمکائے گا اسلام کو جو وہ قمر آیا
یہ مخبرِ صادق کا سرورِ دل و جان ہے

۱۹

دنیا مین قدم آئے ہین خضرِ رہِ دین کے
آفاق مین کھولیگا یہ در علم و یقین کے
معلوم ہین جو راز ہین سینہ مین زمین کے
مخفی نہین اسرار جو ہین چرخِ برین کے
اب ملکِ عرب دیکھلے جاہ و حشم اپنا
کونین کے سردار نے رکھا قدم اپنا

۲۰

شبر کے چمن مین گلِ خیر البشر آیا

۲۱

باقر سے صفت نام محمد ہوا انکا
برحق یہی ارشاد رسول دوسرا تھا
علم انکا شگافندہ اعین کہا مولا
وہ ہوکے رہا قول نبی کون مٹاتا
جو کچھ کہ زبان شہ لولاک پہ آتا
سب عہد امامت مین جہان کو نظر آتا

۲۲

وہ حضرت باقر کی ہدایت کا زمانا
ہر چار طرف علم کے دریا کو بہانا
آیا وہ بیان جسکا کہین تھا نہ ٹھکانا
اس بحر کرم سے در مقصد کا وہ پانا
کام آئی عرب کے بخدا خاک قدم تک
ہرین کہین اس علم کے دریا کی عجم تک

۲۳

تو بحر امامت ہے یہ ہر بحر مین تھا شور
جو توڑ دین کہسار کو موجین وہ تھا زور
اسرار کی ہر وقت گھٹا چھائی تھی گھنگھور
کیا دیکھتے وہ دیدۂ دل جسکے ہوئی کور
تھی دہ یوم کوئی غور کا یارا نہین رکھتا
یہ ہے وہ سمندر جو کنارا نہین رکھتا

۲۴

جاری ہی شہ ذیجاہ کا تھا چشمۂ احسان
ہوتے رہے سیراب غلام شہ مردان
توضیح احادیث کبھی معنی قرآن
دربارہ وہ کرتے تھے جو تھے صاحب ایمان
احکام خدا پوچھتے تھے قاصد رب سے
انسان تو انسان جن آتے تھے ادب سے

۲۵

راوی کا بیان ہے کہ نظر آئے مجھے جن
مصروف سوالات بیان اور ہین مومن
آیا یہ جواب اوس مری آواز کا لیکن
لازم ہے توقف یہ چلے جائیں جب آنا
حضرت سے ملوں ذہن طلب مین ہوا کدن
حاضر ہین ضرورت سے نہین ہے سبب آنا

۲۶

ناگاہ برآمد ہوئے وہ انجمن آرا
پوشاک بہت چست تھی تعداد وہیں بارا
پاؤں میں تھے موزے یہ کیا میں نے نظارا
وہ سانولی رنگت کہ یہ تھا جسکا اشارہ
اک قوم حبش سے ہیں مدینے کے مکیں میں
ہے وضع دگر ہر سے قریشی کے مکیں میں

۲۷

تسلیم بجا کر کے گئے شہ کے موالی
میں نے یہ سنا علم کہ اب تم پہ ہے خالی
فی الفور میں حاضر ہوا نزد شہ عالی
بیٹھا تو یہ کی عرض کہ اے خلق کے والی
یہ کون تھے بارہ نظر آئے تھے کہاں سے
پردیسیوں کو کام تھا کیا شاہ زماں سے

۲۸

فرمایا کہ جنات ہیں یہ شکل بشر میں
مسکن ہیں کبھی ہیں کبھی سرگرم سفر میں
ہے مرتبہ آل نبی انکی نظر میں
کچھ مسئلے تھے پوچھنے آئے مرے گھر میں
دیندار ہیں یہ جانتے ہیں ہادی دیں ہوں
کیوں فکر میں ہے کیا میں امام انکا نہیں ہوں

۲۹

کی عرض خبر آج ملی اے مرے سرور
کیا جن بھی یہاں آتے ہیں فرمایا برابر
ایمان جو لائے ہیں وہ ہیں پیرو حیدر
درکار ہے مانند بشر انکو بھی رہبر
بیشک ہے حلال اور حرام انکے لئے بھی
جو تیرے لئے ہے وہ امام انکے لئے بھی

۳۰

اے وہ یہ ہے شان امامت یہ مراتب
تھا عالم کل حضرت سجاد کا نائب
زینت شرف خضر سے تھی شرع مبین کی
وہ نجم ہے تھا اوج ہدایت پہ جو ثاقب
تنویر خدا داد ہے اس نیر دیں کی
تھی دل کی ضیا مہر جہانتاب پہ غالب

۳۴

فرمایا نظر اسکی تو ہے کیوں ہے یہ حیرت
مادر کے شکم میں ہے عیاں بچہ کی حالت
کھاتا ہے جو حیض او نشاتا ہے و لذت
قائل ہیں سب اسکے یہ ہے اللہ کی حکمت
ہے حصہ اطفال یہی اور قرآن کریم میں
فضلہ نہیں کرتے ہیں غذا پاکے شکم میں

۳۵

یہ سنتے ہی ساکت ہوا نصرانی شامی

۳۳

وہ کہنے لگا اسکی مثال آپ بتائیں
مرغوب وہ باتیں ہیں کہ جو ذہن میں آئیں
جنت میں زمانہ میں صدا گاتے ہیں [illegible]
اس باغ جہاں میں یہ ہیں عِلّتی میں ہوائیں
درکار نظر اسکی ہے سب اپنے بیان کیا
ادراک تو ہو جائے نشان کیا ہے عیاں کیا

بیجا تھا سوال اوسکا یہی عقل کی خامی
تصدیق بھی کردی کہ غذا کھاتے ہیں مومن

۳۲

نصرانی شامی نے جو کی آپ سے تقریر
معقول جواب اوسکا ہے تاریخ میں تحریر
پوچھا یہ ذہن سے کہ [illegible] نہیں ما قبر
جنت میں غذا کھاتے ہیں سب صاحب توقیر
کھاتے ہیں تو فضلہ نہیں کرتے ہیں یہ کیا ہے
فرمایا عجب تو نے کہ شان خدا ہے

انصاف تو کہتا تھا کہ لکھ خط غلامی
فردوس معلّٰی کی ہوا کھاتے ہیں مومن

[illegible]

جو [illegible] مشکل
[illegible] سمجھ جائے [illegible] جاہل
پر نور [illegible] علم کی محفل
اسرار حقیقت کو سمجھتا ہے بھلا دل
کیا قوت [illegible] رازِ یقین
[illegible] اور [illegible] ایک [illegible]

پر کیا ہوا اثر جب تو جہالت کی تمامی

۳۶

صدقہ پیمبر کا ہے اور آل نبی کا
ہین بعد فنا عیش کے سامان مہیا
ہر صاحب ایمان کے لئے قصرین زیبا
گل رنگ ہو ... تحفہ ... و
تسنیم ہے دان ... ہین سے نہر ہین ہے
جو رنگ ... ہے ہری ہے وہ چمن ہے

۳۷

گرمی کا اثر جس میں نہیں ہے وہ ہوا ہین
سردی کی طرح تیز ہے نہ غضب گھٹا ہین
ارمان جو ہیں الحان کی وہ روح صدا ہین
صیاد نہین ہیں جو ہے تو ہو بو نوا ہین
گلچین وہ نہین غنچہ و گل کو جو ستا دین
وہ ہین ہیں اگر طیر ہین تو ہو ہول و نکو دعا دین

۳۸

عشاق کو دیتی ہے مزا یا د الٰہی
دنیا مین فقیری کی تو وہان کرتے ہین شاہی
جنکو نعمتو نکی عداوتین عالم ہے خدا ہی
فی الفور وہ شے ہو گئی موجود جو چاہی
پوشاک جو اوڑھین وہ او ... محل ہے
جس شاخ سے چاہین پہل چلتے ہین ثمر ... ہے

۳۹

خالق نے کیا احمد ذیجاہ کو مختار
ساتھ اونکے ہی مختار جہان عترت اطہار
پیارے ہین یہ اللہ کے یہ خلق کے سردار
وہ قدر ہے غنی جنکو نہین معبود کو درکار
فردوس مین ہے نعمت رب انکے لئے ہے
وہ گلشن قدرت میں ہے سب انکے لئے ہے

۴۰

منبر سے اتر صل علی کہکے قرأت
پھر چاہیے اس ذکر کا تا روز قیامت
عصیان کی سیاہی کو وہی نور کرینگے
محشر مین کرین تجھ کرم ختم رسالت
چاہینگے تو معصوم تو مستور کرینگے
ہے صادق الاقرار سے امید شفاعت

تمام شد

۵۴

طوبیٰ کا فخر نخل ضیا بار ہاشمی
عارض گلاب کے گل گلزار ہاشمی
افسر جہان کے شاہوں کا سردار ہاشمی
پاؤں کو چومتی ہوئی رفتار ہاشمی
گفتار وہ کہ مصحف ناطق لقب ہوا
خورشید صبح صدق کا صادق لقب ہوا

۵۳

معجزیات پر ظہور کرامات کا کلیم
اہل کرم سپر انداز ہیں تسلیم
فائق سے دی [illegible] جس کے ہیں سلیم
سینہ ہے [illegible] علم لدنی خدا علیم
دل کو عطا تحریر اسرار کر دیا
مختار گنج احمد مختار کر دیا

۵۲

روشن جہاں میں جعفر صادق کا نام ہے
یہ باقری سپہر کا ماہ تمام ہے
یثرب کا شہریار شہ خاص و عام ہے
قائل ہیں سب شیعہ کہ چھٹا امام ہے
جنت کا تاج سر گل بستان پنجتن
ٹکڑا جگر کا پارہ دل جان پنجتن

مطلع

صدق کی ہے صدق [illegible]
[illegible]

۵۵

ایسے بلند بخت کہاں ہیں جہاں میں
ہاں یہ کہو کہ ہیں تو اسی خاندان میں
جعفر جیسے گھر میں اسی سلک نور کے
صنعت خدا کی ہے کہ مشابہ شاہ نہیں
دنیا میں ہیں کھلے ہوئے جوہر ظہور کے
بارہ چراغ ہیں جو [illegible] کے مکان میں

۶

دامن تھیں ون وہ مہر و عطا کی تھی روشنی [illegible]
لیتے تھا کہ دل ہوئے تھا [illegible]
تھا اور [illegible]
وہ رشک [illegible]
تھا [illegible]
کا [illegible]

۷

ہتا فیض شہ سے قائم رزق جہان کا نام
پاتے تھے رزق اس در دولت سے خاص و عام
مشکل کشا کی طرح مددگار تھا [illegible] کام
افضال کا رسالہ [illegible]
جو آئے در پہ [illegible]
نعم ہے دم کی [illegible]

۸

دیتا ہیں ان کے فیض کا ابتک اثر
بائیسویں رجب کی ہے کیا کیجے نظر
دعوت کا شہ کے نام سے گھر گھر کھلا ہے در
اہل ولا تحفہ غذا سے ہیں بہرہ ور
سب لذتیں ولا کے امام امم کی ہیں
یہ نعمتیں جناب خداوند کرم کی ہیں

۹

مومن طعام نذر کی توقیر پہ نثار
شیریں کلام کی تاثیر پہ نثار
ابتک مزہ ہے تو ہی تقریر پہ نثار
اے فیض جعفری تری تدبیر پہ نثار
شیریں بیان کے ہیں جو نکتے ارشاد ہیں
آباد گھر کھلے ہوئے سب باب مراد ہیں

۱۰

رحلت کے بعد شان عطا کی ہے یادگار
ہیں عالم حیات کے الطاف بیشمار
روز ازل سے پائے ہوئے حق کا اختیار
اوصاف ان کے [illegible]
یہ نور پاک نور نبی سے جدا نہ تھا
تھے باطنی امور [illegible] تھا

۱۱

آئے نہ تھے زمیں پہ مگر شان تھی عیاں
واقف نبی تھے اور بھی تھا اہل خاندان
آیا انھیں کے تحت حق باوسعت جہان
اس نور کا تجلی با قرین تھا نشان
جب جلوہ گر جناب یہ ماہِ مبین ہوا
حیرت فلک کو تھی وہ عروجِ زمیں ہوا

زیبِ زمیں ہوا مہِ تابانِ مرتضیٰ

۱۲

باغِ نبی ہرا تھا فضا آشکار تھی
سادات سبز پوش میں تازہ بہار تھی
گھر میں نسیم باغِ جناں عطر بار تھی
خوشبو وہ تھی کہ صلِ علیٰ کی پکار تھی
کہتا تھا حسن باغِ امامت کے پھول کا
وہ گل کھلا کہ رنگ ہے چمن رسول کا

کرتے تھے شکر حق کا غلامانِ مرتضیٰ
یثرب کی سرزمیں کا عجب رنگ ہو گیا

۱۳

وہ تہنیت وہ عیدِ ولادت کی انجمن
چہرے خوشی سے لال تو گھر معطر ہیں
سرسبز تھا جو باغِ مرادِ شہِ زمن
صحنِ مکان مہک کے بنا خلد کا چمن
پہنچے تھے تو بہو جو خوشی سے کھلا ہوا
غلمان و حور سے تھے دل اوڑتے ملے ہوا

صورت سے ہو رہی عیاں شانِ مرتضیٰ
پھیلی وہ چاندنی کہ فلک دنگ ہو گیا

۱۴

یہ بار بساطِ خاک پہ دیوار و در سے نور
جس طرح آشکار طلوعِ سحر سے نور
پہونچا فلک پہ بڑا امامت کے گھر سے نور
بڑھ کر تھے باتیں کرتا تھا شمس و قمر سے نور
ذرے چمک اوٹھے کہ ستارے جھپک گئے
چمکی وہ برقِ نور کہ اعدا جھجک گئے

۱۵

کہتے تھے جن و انس یہ ہے جانِ مرتضیٰ

۱۶

والا اثر جو رعبِ امامت نے چار سو
بازارِ ظلم کے دھکے ہوئے سرنگون عدو
آیا پسینہ خشک ہوا خوف سے لہو
نقصین تھیں سست مضطرب احوال [illegible] کی تھی
ہیبت سے جان ہونٹوں پہ ہر اک شقی کی تھی
پیدائش امام ولادت نبی کی تھی

تھے کسکے ورثہ دار امامِ فلک جناب

۱۷

جس اوج پہ کہ حضرت باقر تھے جلوہ گر
جسوقت آگیا اوسی منزل پہ یہ قمر
ارض و سما کو شان وہی آ گئی نظر
موجود تھا امام مقامِ امام پر
شوکت وہی تھی قدر وہی عزت وہی
مسند وہی تھی تخت وہی سلطنت وہی

اسرار کا شمار نہ اعجاز کا حساب
عالم یہ سب امورِ خفی و جلی کے تھے

۱۸

ہوتے تھے بہرہ یاب جو دربار پاک میں
ثانی حسن کا پاتے تھے اونکو تپاک میں
گو خلق کا ہر ایک دل دردناک میں
سرداروں کا غرور ملا جس کی خاک میں
اس بوریہ نشین کے مدارج بلند تھے
ہمپایہ سمجھے عرش کا جو ہوشمند تھے

چہرے سے اوسکے رشتہ نے اوٹھا دی اک نقاب
فرزند تھے رسول کے پیارے علی کے تھے

۱۹

پرچا تھا علم دین کا ہدایت تھی دمبدم
حل کرتے تھے تمام مسائل شہِ امم
وہ جمع کر گئے الٰہی کے چلے ہوئے قلم
چالیس سو وہ متن جو کتابیں ہوئیں رقم
دین حق کا عرف ہوا دین جعفری
صیقل وہ اس آئینہ کی ہے تعلیمِ جعفری

۲۰

ڈالے گرے تھے دین پہ کچھ بدنما حجاب

۲۱

بحر العلوم ساقی کوثر کے مہ لقا
زاروی سے تو کو حوض کا اک رتبہ کیا
فرمایا آپ کے پاس ہی اک حوض و گلستا
خلاق نے جو دیر سے کیا ہے نہیں عطا
آپ تو نے کے واسطے ہے نہیں غیر سے گدا
بھجوا ابھی دکھاتا ہوں چل کر سمر کے پار

تارے ہیں کیا حباب ہوئے بہتر ہیں نہیں

۲۲

اتنا ہے وہ طویل یہ صنعت میں ایسی حد
صنعا میں کا شہر ہے بصرہ ہے جیتی و د
بولا وہ ہو کے شاد یہ ہوتا میں مرد ور
صادق ہیں سچ وہ ہوگا جو فرمائیں گے حضور
اپنے مقام سے شہ دنیا و دیں اوٹھے
جس طرح ابر لطف جہاں آفرین اوٹھے

یہ حسن کہکشاں سر چرخ بریں نہیں
سرمست ناز نہر یہ موجیں سرور کی

۲۳

تشریف لائے پشت مدینہ کی سمت شاہ
ہمراہ تھا یہ رہبر عالم کا خیر خواہ
ٹھہرے وہاں امام امم عرش بارگاہ
مارا قدم تو آئی نظر قدرت الٰہ
اک نہر آشکار ہوئی آب و تاب کی
پانی وہ جو بہا ہوا موتی کی آب سا

دھویا ہوا اس آب سے روئے زمیں نہیں
ہے چشم دل نثار کہ لہریں ہیں نور کی

۲۴

شہ جیسے کھڑے تھے وہی ایک تھا سرا
پیدا و سکی انتہا کا نہ ملتا تھا کچھ پتا
شوریدہ تشنہ رہو خورشید کی ضیا
قائم ہوئی نگاہ تو میں دیکھتا ہوں کیا
اک سمت آب ایک طرف اوسکے شجر
سرسبز وہ چمن ہیں کہ جو بے نظیر ہے

۲۵

کیا نہر ہے جو باغ جہاں میں کہیں نہیں

٢٦

اب لطف برف سے سقلاؤ ناز کہیں
پھیلا ہے نور سحری پہ شہر سے قرن
سرخی جو وسط میں ہے وہ یاقوت میں نہیں
اک نور کی شفق نظر آئی ہے سرزمین
ظاہر ہوا کہ صنعت رب غفور ہے
یہ سرخ سرخ رنگ شراب طہور ہے

٢٧

کرم چشم کرم سے سیاد سے کیا سوال
جاری ہے کس مقام سے یہ نہر بیمثال
مولا سے ہیں کاشف اسرار ذوالجلال
امیدوار ہوں مجھے معلوم ہو یہ حال
فرمایا جاکے ذکر ہے قرآن میں یہ وہ ہے
جیسے ریاض قدرت یزدان میں یہ وہ ہے

٢٨

ہمکو ہمارے دوستوں کو جو ہوا عطا
اوسکا یہ ایک جزو ہے دیکھا ابھی ہے کیا
بخشش ہے کارساز کی بیحد ادا تھا
دل باغ باغ زوجۂ جنت سے ہو گیا
مصروف سیر تا دم شاہ انام تھا
صورت تھی اک جزیرے کی جیسا مقام تھا

٢٩

سرسبز کچھ درخت دکھانے لگے بہار
شاخیں کنارے نہر کے کوثر سے ہوئے کنار
پتوں پہ اطلس فلک اخضری نثار
دامن ہوا کا اوس کے جھٹکے سے عطر بار
میدان میں ایسے نخل نہیں ہیں نہ شہر میں
ہلتے ہیں جب تو حسن ٹپکتا ہے نہر میں

٣٠

اک ایک شاخ سبز پہ صد ہا چمن فدا
اہل سخن نثار بہار سخن فدا
بو باس پر زمانہ کے گلبیز ہیں فدا
غنچوں سے او نکلے نافہ مشک ختن فدا
پھیلا ہوا ہے نور جو کوئیں ہے چاند ہے
تاروں کی چھاؤں ہے تو نکلے سایہ باندھ ہے

۳۱

دیکھا او نہین در تو نہین حور و نکو جلوہ گر
زلفین وہ او نکی جنہیں تصدق ہوئی نظر
ہاتو نہین او نکے جام ہو ظلمت میں ہین قمر
اس وضع کے ظروف بناسکے نہین بشر
دیکھے نہ کبھی تو جہان خراب میں
آنکھوں کو وہ نظر نہیں آسکتے خواب میں

اک حوض باغ نور کا جام شراب ہے

۳۲

اک نے اشارہ شہ دین سے بڑہا یا جام
پھرنے کے قصد میں تہا یہ قدرت کا انتظام
تھو و جہک گیا تو کوئی جیسے کرے سلام
ساغر دہو کے حور نے جانب امام
حضرت نے پیکے اسے محب کو عطا کیا
خوش ہو کے خوش نصیب نے شکر خدا کیا

ساقی ہو اور لطف و کرم کا سحاب ہے
کیوں لڑکھڑائیں ہم جو سبو مستونکی تو رہے

۳۳

دیکھا تو دور ہو تو ہوئی او سکی عقل دنگ
جو اترین تھے جام میں ہی تو وہ شیون رنگ
باقی رہا نہ آئینہ دل پہ نام زنگ
پیشین رنگ صنعت یکتا کی تھی ترنگ
ساغر پیا تو او سکا مزہ لاجواب تہا
تھی سرد سرد اک تہی نعمت کہ آب تہا

امید کی سحر کا یہی آفتاب ہو
دل چشمۂ عطا سے تیری با وضو رہے

۳۴

دستا جو ہم کو ایک ساغر پر نور ساقیا
بڑ سے کرم کے ہم نہین مجبور ساقیا
جاتے ہیں ہم کلام کا منظور ساقیا
بدلے گا یہ جام سے سرور ساقیا
رنگین شراب میں بوئے ولا بھی ہو
دو نام ہوئے کہ زبان پر دعا بھی ہو

۳۵

افلاک تک ضیائے بے لاجواب ہے

۳۶

یہ نعمت غذا تری گفتار سا قیا
بہتر ہیں کلام صادق الاقرار سا قیا
مجھکو تو سکر و ن نہیں دشوار سا قیا
اسوقت ایک ساغر سرشار سا قیا
مداح کو ہے جام آزار کو ملا
بس بس یہی جو داد اعجاز کو ملا

لیجائیں آپ ہی مجھے جنت کی نہر پر

۳۷

وہ جام پیکے اوسنے کیا شکر التماس
قربان اس اعتبار کے حضرت کا حق شناس
یہ نعمت عجیب ہے اے آسمان اساس
کیا تجھکو ایسی چیز کی مجبور ہے قیاس
تجھکو نہ اسکا علم تھا عالم حضور ہیں
ممتاز آب و شیر و شکر اور حضور ہیں

عصیاں ہوں سد راہ تو دشوار ہے گذر
مقبول نظم خادم شاہ ہدا کی ہو

۳۸

فرمایا آپ نے ہیں ابھی نعمتیں کثیر
آگاہ ہو کہ گلشن جنت سے بے نظیر
ہیں دوستان آل میں عجب جوان و پیر
مرتے ہیں جب تو دیکھتے ہیں قدرت قدیر
یہ نعمتیں وہ پاتے ہیں آتے ہیں جب بہشت
ہے اونکی روحوں کیلئے عیش طرب بہشت

درکار ہے شفاعت سلطان بحر و بر
فرد عمل ہو صاف جو رحمت خدا کی ہو

۳۹

دشمن جو ہیں وہ رنج اوٹھاتے ہیں صبح و شام
روحوں کا اونکی وادی برہوت ہے مقام
اونکی غذا ہیں وہ ہیں جو رکھتی ہیں تلخ کام
پانی وہ کھولتا ہوا اور آتشیں وہ جام
یہ کہکے شاہ دین پلٹ آئے مقام پر
جانیں فدا ہوں جعفر صادق کے نام پر

۴۰

اب رہبر ششم سے فراست یہ عرض کر

مطلع ۱

علی کے گھر میں اوجالا ہوا صبحِ صادق کا
ہوا ہے جعفرِ صادق پہ فضل خالق کا
اوٹھا سحاب کرم انس و جان کے رازق کا
کھلا ہے گلشنِ امید اوسکے عاشق کا
علاوہ ہوں کہ جبین نبی کی ضو شبیہ سے
چراغ انجمن دین حق یہ مہر و ہے

اثر دکھاتی ہیں رنگینیاں ترانونکی

۲

رسول کا گلِ بے خار موسیٰ کاظم
ریاضِ خلد کا مختار موسیٰ کاظم
خدا کا مخزنِ اسرار موسیٰ کاظم
علی کا گوہرِ شہوار موسیٰ کاظم
نشانہ اوس پہ نظر جوہری کی ہوتی ہے
جو بحرِ نور سے نکلا ہے وہ موتی ہے

چمن میں دھوم ہے گلشن کے خوش بیانونکی
خزانہ باغ کا پُر کر دیا زرِ گل سے

۳

بہشت تک یہ گلِ جعفری ہوا مشہور
ریاضِ دہر ولادت سے ہو گیا معمور
زمین کے ذرہ [illegible] نور
برس رہا ہے سما [illegible] آسمان سے نور
ہر ایک سمت میں وحشت [illegible]
کدھر ہے نکہتِ جان بخش کا دماغوں میں

طیور کرنے لگے زینتِ آشیانونکی
بہار وجد میں آئی صدائے بلبل سے

۴

نگاہِ غور سے دیکھے تو کوئی شانِ بہار
نثار ہوتے ہیں زیبِ آسمانِ بہار
بتا دیا خس و خاشاک نے نشانِ بہار
زبانِ خار ثنا خوانی سے ہے داستانِ بہار
اسی فسانے سے سبزے کو نیند آئی ہے
نصیب جاگے او شانِ کبریائی ہے

۵

نگاہ غنچہ و گل پر پڑی قدر دانونکی

۴۶

ہوائے سرو کی خوشبو سے مست طاؤس
ہر ایک نخل ہے آراستہ بہ رنگ عروس
وہ گل کی شوکت شاہانہ وہ چمن کا جلوس
نگاہ خلق ہے نرگس کی آنکھ سے مانوس
گھنے درخت کا چھایا ہوا سحاب کہیں
عروج حسن پہ گھٹا ہے آفتاب کہیں

زمین کی شکل ہوئی ہے جیسے خضری کیسی

۴۷

صبا کے دوش پہ سنبل کے خوشنما گیسو
ابھی چمن میں ہوئے دل پہ چل سکا قابو
کیا ہے لالے نے آباد سرو کا پہلو
نسیم سونگھتی پھرتی ہے نونہالوں کی بو
لباس پہنے ہوئے عطر میں نہائے ہوئے
ہرے درخت ہیں اودے نئے رنگ لائے ہوئے

دکھا رہا ہے فضا ابر آذری کیسی
روپہلے کو وہ ہنسا دی خود زعفرانی ہے

۴۸

حجاب خاک سے جلوہ نما ہے شان الہ
ہر اک روش پہ ہے نکلی ہوئی اٹھا کے کلاہ
چمن میں چھا گئی ہے بیل تر اور تازہ
خوشی سے نعرہ کی ہے صدا کو واہ
ہوا ہے ہوا پہ صبا چلے ہیں
سراپا دیدہ ہیں گل و ثمر کھلے ہیں

نمی ہر خاک میں کھیتی ہری بھری کیسی
زمردی کوئی تختہ ہے کوئی دھانی ہے

۴۹

سرور کا ہے مکان صحن دلکشائے چمن
نسیم دم نہیں لیتی نہیں سوائے چمن
ہزار جان سے ہیں اہل دل فدائے چمن
کہ روح پھونکتی ہے مردوں میں ہوائے چمن
صبا کے جھونکوں نے شکل خزاں بگاڑی ہے
جو خشک خار تھے ان میں بھی جان پڑتی ہے

۵۰

شجر میں تازگی و تر آگئی تری کیسی

۱۱

جہاں میں کیوں نہ شگفتہ ہو آج غنچۂ دل
کہ آسمان سے رحمت خدا کی ہو نازل
امام ہر دو جہان کو خوشی ہوئی حاصل
ریاض دین پیمبر سے سیر کے قابل
بہار خلد کا دیدار کو پیام آیا
پکارے ہفت فلک سا تو ان امام آیا

۱۲

کہاں ہے جائے ولادت تھی منزل ہوا
وہ اک مقام ہے مابین یثرب و بطحا
جناب آمنہ کی قبر کا وہیں ہے پتا
ہیں صدقے والدہ حضرت رسول خدا
گل ایک گلشن ہاشم سے اور بھی پایا
شرف ولادت کاظم سے اور بھی پایا

۱۳

نہ کیوں ہو ایسے پسر سے عزیز تر کوئی دی
پدر امام دو عالم زمانے کا ہادی
بلند مرتبہ ماں اندلس کی شہزادی
وہ ایک ملک ہوا جس ہی جیسی آبادی
زہے وقار کہ پاکیزہ ہی سعیدہ ہی
لقب ہے ام ولد نام ہے حمیدہ ہی

۱۴

یہ اتنا نوشتہ قسمت کہ ہوں امام کی ماں
زمین کے باعث رفعت فلک مقام کی ماں
گل حدیقہ پیغمبر انام کی ماں
جناب فاطمہ زہرا کے لالہ فام کی ماں
رسول کا ہے جو لخت جگر وہ لال ملا
گہر خزانۂ قدرت سے بیمثال ملا

۱۵

(جہاں میں دلبر مشکلکشا ہوا پیدا
خوشی کی راہ کھلی رہنما ہوا پیدا
دعا یہ خضر نے دی عمر ہو دراز تری
چراغ شرع حبیب خدا ہوا پیدا
بڑھا ہے عزت و توقیر بے نیاز تری
پھر ایک سالک راہ رضا ہوا پیدا

١٦

قدم زمین نے چومے فلک نثار ہوا
حجاب نور سے خورشید آشکار ہوا
بنا دیوں نے کیا فضل کردگار ہوا
کہ زیبِ خلق دو عالم کا تاجدار ہوا
جھکا ہے تخت نشین سر اس آستانے پر
ہیں اوصیائے نبی حکمران زمانے پر

چمن رہے تر و تازہ یہ سیر مبارک ہو

١٧

وہ تازگی چمن بوتراب میں آئی
کہ جس کی سیر میں ہے محو چرخِ مینائی
ہوائے عطر فشاں نکہتِ جنان لائی
وہ انتظام ملائک وہ عالم آرائی
ریاضِ دہر کو تقدیر نے سنوارا ہے
زمین ہے رشکِ فلک اوج پہ ستارا ہے

نہال گلشنِ خیر البشر مبارک ہو
نبی کے گھر پہ فدا خاندان آل یسین

١٨

یہ یوں ہو یا یہ ہو لو آسمانی بلند
یہی تو باب حوائج ہیں سائلین حاجت مند
کرم کی راہ کھلی ہے ستم کا رستہ بند
جہاں میں کفر ہے مغموم دین حق خرسند
حرم کی شمع عدالت ہیں بس لطف باری ہے
چراغ دیر کے رو سے ہیں توقف جاری ہے

سپہر عز و شرف کا قمر مبارک ہو
محبان شاد ہو دشمن یہ تن بحال زمین

١٩

عروجِ بخت پہ نازاں ہے کشورِ اسلام
عرب کی خاک پہ برپا ہوئی خوشی کی قیام
یہ کہتے پھرتے ہیں سلطانِ بحر و بر کے غلام
ہزار شکر کہ آیا امام ابن امام
ولادت اوسکی ہوئی خلق کا جو آئی ہے
علی کی طرح جسکا مقام عالی ہے

٢٠

چھٹے امام کو نورِ نظر مبارک ہو

۲۱

وہ پرورش کا زمانہ وہ عہدِ ناموری
پدر کے بعد وہ احکامِ دین وہ راہبری
ادہر تھا علم ادہر جاہلون کی بےخبری
نہ سمجھے کہ رشک کی قدر یہ اے فرشِ زری
غدار سے عشق امیر اسے ظلم وہ دولت دہر
تھا جاہ موسیٰ کاظم کی حسن قدرت

کہوں میں سب کہ اب انکے زہر کو دیکھا

۲۲

عبث تھا سلطنتِ چند روزہ پر اسے ناز
نہ آنکھیں پہر بھی کہیں دیکھے ہو اعجاز
زمانہ سے علما میں یہی ملے ممتاز
کسیطرح بتنہ ہوسکے نہ حیلہ ساز
وہ معجزات کہ عقلیں ہیں دنگ جنکی
مگر نہ سنبہلے نہ دیتی ہی حرص دنیا کی

کنیز سے جو ہون مانوس کم ہو ذکر خدا
چراغِ بزمِ حقیقت امام کا دل تھا

۲۳

وہ شہ کے واسطے تجویز کرتے تھے زندان
یہہ جانتے تھے عبادت کا اوسکو تھا ارمان
وہ باخدا کی دعائیں وہ طاعتِ سبحان
اور اوسپہ شکر ادا اوسکا تھا نام وردِ زبان
یہی تھی عید کہ فرصت سجودِ رب کی ملے
فریضہ سحری سے نماز شب کی ملے

بڑے ہی عابد و زاہد تھے تارک الدنیا
شریر تھا وہ یہہ جو خیال باطل تھا

۲۴

یہہ حق شناس تھے اتنا قدر تھا نہ قدر شناس
عدو تھا آپکا ہارون غلط تھا جسکا قیاس
کسی کی شرم جبلکو وہ [illegible] لب پاس
بیاہ کا نہ تھا بھی امام خلق کے پاس
دیا تھا امام کو قدرت کسو اسطے یہ ستا
[illegible] اپنے میں راحت کسو اسطے یہ ستا

۲۵

غرض یہہ تھی کہ خلائق میں فکر ہو اسکا

۲۶

لگی کنیز کو وہ لوگ یاد تہے لیکن جب [illegible]
کہا امام نے ان لوگوں سے کیا مطلب [illegible]
یہیں ہیں تمہارے لئے جو کہ اعیان [illegible]
پہرے سو وہ اور کہا اسکے [illegible]
شرم سے آگیا غصہ [illegible]
[illegible]

۲۷

کہو یہ اون سے مرا اپنی رائے پر ہو عمل
تمہارے کہنے کا عقدہ کبھی نہ ہو گا حل
پہر اوسکو لیکے حضرت کے ساتھ ہی [illegible]
دیا پیام کہ انکار میں ہے خوف اجل
یہ ایک تازہ و بالا جانب [illegible] آئی
نگاہ پڑی وہ [illegible]

۲۸

کہا خوشی سے ہی بیجا مجھے نہیں وہ خفا
کرونگی آپکی خدمت اب ہیں خوف ہے کیا
تمام کر چکے جو وقت بعد سے کہو لا
اشارہ اسطرف کرکے اوس سے فرمایا
یہ قدمی ہیں مرے سامنے ہی اچھا [illegible]
اسود غیر کا جو گمراہ ان میں

۲۹

اشارے پر شہ دین کے مڑی جو اوسکی نگاہ
تو اوس کنیز نے دیکھی یہ قدرت اللہ
کہ انتہا نہیں جسکی چمن میں وہ دلخواہ
درخت ہوسے ہیں ہر طرف نشاط کی راہ
شگوفہ ہیہ ہے چرخ بریں نہیں دیکھا
وہ باغ ہے کہ زمین پر کہیں نہیں دیکھا

۳۰

وہ خوبرو نظر آئے کہ انکھیں حیران ہیں
خود اونکا حسن پکارا کہ حور و غلمان ہیں
بہار نور کی رنگینی لباس میں ہے
لباس وہ ہے کہ محتاج اوسکی سلطان ہیں
جگہ ہر ایک کی چشم خدا شناس میں ہے
طرح طرح کے جواہر میں ظرفہ ساماں ہیں

۳۱

کوئی سا سبز کوئی پیرہن گلابی ہے
وہ بحر حسن ہیں پری غوطہ زن حبابی ہے
عقیق زرد سا کوئی کوئی شہابی ہے
کھلا ہوا چمنستان کامیابی ہے
وہ زیور اُن کے تن پہ جو بنا نہیں سکتے
کبھی کا سول سلاطین بنا نہیں سکتے

پرائے دیس میں اپنے خدا کی مہمانی

۳۲

ظروف ہاتھوں میں ایسے نہیں ہے جنکا جواب
یہ آفتاب ہے اس جلوہ کا نہ ہے مہتاب
طرح طرح کے طعام اور ہیں جانفزا ناب
وہ رنگ جیسے کسی ماہوش کا حسن شباب
کسی میں پھول معطر مشام جان جن سے
کسی میں پہل ہیں کہ نا آشنا زبان جن سے

ہوا یہ موسیٰ کاظم پہ لطف سبحانی
مکان غیرت گل میں بہار ہی حاضر

۳۳

وہ لو کیچ جن ہیں وہ میوہ ہاے بو قلمون
بتاؤں کیسے یہ خوشبو اُسے ہیں گونا گون
چمک دمک یہ ستارے سے فزا کے گردون
نثار اور تھی طراوت پہ بوئے دل پُرخون
رسیلے پہل کہ لطافت سے جنکو بالا ہے
انہیں میں شربت دیدار ہی نرالا ہے

یہ چشمے وہ ہیں کہ رحمت کی جن میں طغیانی
غذائیں تحفہ ہیں خدمتگذار ہی حاضر

۳۴

طبق میں پھول ہیں جیسے بہرے ہوں تھالوں میں
مقدار اور نہا کے لیے ہیں جن بنا تو نہیں
بہار حسن کی ہے وہ ہوم جو سمجھا تو نہیں
مبصر آئین تکین نام بیٹھا تو نہیں
نظر آپ ہی اپنا ہے جو گل تر ہے
مہک وہ ہی کہ تحمل عطر و مشک و عنبر ہے

۳۵

نفیس جام ہیں ابریق و طشت نورانی

۳۶

یہ دیکھتی ہی گری سجدے میں کنیز خدا
بچا تجلی ایمان کے ہاتھ دل اور سکا
ملازمون سے وہاں عالم لعین نے کہا
نگاہ کر کے یہ حالت کنیز سے کیا
خبر وہ لائے سر اوسکا جھکا ہے سجدے میں
وہاں پہ تھا امام زادہ کا بچھا سجادے میں

بحق آل محمد بحل ہوں اوسکے قصور

۳۷

کہا شقی نے کہ تا بہ تو گیا جادو
تم اوسکو لاؤ ابھی کہاں ہے قابو
وہ کانپتی ہوئی یادی جب آئی وہ لعین عیش عدو
تو پوچھا اوس سے بتا کیا حال ہے بیان کہو
ثنا دیا اوسے قدرت کا رنگ دکھایا
خدا کی شان یہ سجدہ کیا تھا کیا

ہو والدین پہ سب عطائے رب غفور
نظر کے سامنے کوثر کے ساغر جام رہیں

۳۸

بیان یہ ستمگار نے کیا یہ کلام
کہ شاہ زادہ گئی ہی پتہ نہ ہوا کہ نا کام
وہ رنگ خواب میں دیکھا تو کیا تھی کا مقام
دیا جواب کہ اصلی یہ واقعہ ہے تمام
صحیح اسکو سمجھ اور پھر سوال نہ کر
قصور کی ہی نہ تھی جواب کا خیال نہ کر

فراست اب یہ دعا کر کہ بہر شاہ غیور
قصور خلد میں ہمسایۂ امام رہیں

۳۹

خفیف ہو کے یہ کہنے لگا وہ اہل جفا
کسی کا ذکر اب اسکا نہ ہو مکان میں جا
کہا کہ صرف عبادت رہی ہر بار رہا
یہی تھا قول یہ صدقہ ہے عبد صالح کا
خدا کی یاد میں سب عمر کی بسر اوس نے
ادھر کبھی چشم کرم پہ رکھی نظر اوس نے

۴۰

ثنائے موسیٰ کاظم سے دل ہوا مسرور

مطلع ۱

اے زبان مدح رضا کر کہ خدا راضی ہو
اوسکا محبوب رسولِ دوسرا راضی ہو
مشکل آسان ہو اگر عقدہ کشا راضی ہو
پھر انھیں کا ہے کہا آلِ نبی جو نا راضی ہو
روشنی ملک کو ملی سادات ذریت کیلیے
دولت آلِ نبی شمع ہے ظلمات کے لئے

صبح کا نور ہوا اس رخ کی صباحت کے نثار

۲

یہی رضا شمع کہ ہیں شمع چمن و بزم
چاہیئے آٹھوں پہر آقا کی ثنا آٹھوں پہر
مدح ہے جا میں ثنا میں کی ہو منظور نظر
لطف دنیا ہے کہیں جنت میں ہے شام و سحر
سلسلہ ہو در زندگی ذوق ہی کا معمور تھا
ہو نہ خدا آگئی جو پھول لگا معمور تھا

باغ جنت گل عارض کی لطافت کے نثار
نام کے ذکر سے روشن رہا گھر زہرا کا

۳

قرت انگیز ہے رنگینیٔ گلزار حسن
بلبل سدرہ ہوا نغمہ سرا زار حسن
پھر سجا قسمت عمال سے دربار حسن
یہ دعا ہے کہ سلامت رہے سرکار حسن
مجھے ارشاد یہی رفعت درگاہ کا ہے
دیکھو صدقہ ہو دو عالم کے شہنشاہ کا ہے

سبز پوش چمنستان سیادت کے نثار
پردۂ غیب میں جب تھا یہ قمر زہرا کا

۴

ذریت نجف ید اللہ سے ممدوح ترا
ملک ہے دین خدا شاہ ہے مخفی ترا
سب یہ روشن ہے کہ دیکھا ہے ممدوح ترا
حسین و حسن نہیں وہ ماہ ہے عرش ترا
شہرت جلوہ گری اوج ارم تک پہونچی
وہ تجلی کہ عرب ہے جو عجم تک پہونچی

۵

خضر کا مرغ نظر سرو سہی قامت کے نثار

۹

شرح ہوئی کہ عجب راہنما آتا ہے
سالک منزل تسلیم و رضا آتا ہے
آج ہنگام شہ عقدہ کشا آتا ہے
گھر میں پھر ایک علی نام خدا آتا ہے
اوج پر اوج پر اعجاز و کرامت کیلئے
آنکھوں میں یہ قدم تخت امامت کیلئے

۸

جلا وہ جو ابوجہل کے جادے سے چلے
آئے تو نقش ہیں قدم بیٹھ گئے اونکے گلے
منھ سے نکلی نہ صدا غم سے دل اسطرح جلے
خاک وہ ہوگئے جو رشک کی آتش میں جلے
حسرتیں رونے لگیں ہوک اوٹھی سینوں میں
بغض پیدا ہوا دین وہ خلل ہوئی بیدینوں میں

۷

آگ غصہ کی بجھی سرد ہوئے عضو بدن
رنگ اوڑ نے لگے دیوان کا [illegible]
پھنکے توقف سے شرورون کے دلو میں روزن
[illegible] اونکا [illegible]
[illegible] ہیں یا [illegible] اونکی
وکئی [illegible] بیابانون کی

۶

آمد آمد ہوئی جب وقت شہ عالم کی
عالم نور عرب ہو گیا قسمت چمکی
گرد بادی [illegible] کشور دین میں [illegible]
[illegible] بار الم سے [illegible] کی
[illegible] ہی یہ حالت کہ بنی [illegible]
[illegible] وہ اوٹھے [illegible]

آمد اوسکی ہے جو ہے بیشۂ حیدر کا اسد
شیر بھی جس سے بیابانوں میں چاہینگے مدد
عالم نور سے اسکے گہ زمین آتا ہے
جسکی توقیر میں ہوگی نہ کمی تا بہ ابد
راز دان دل جبریل امین آتا ہے
بچکی روز ازل جسکو مراتب کی سند

۱۱

دلبر موسیٰ کاظم کی ہو گیا مدح و ثنا
بطن مادر ہی سے تھی شان امامت پیدا
والدہ آپکی تھیں حمیدہ سے تو ارشاد کیا
روز تولد تو فقط تھا جو مرا ماہ لقا
نطق آنکی ہی یہ قدرت کی نشانی مجھکو
پھر بھی علام نہ بولی تھی قرآنی مجھکو

۱۲

سو رہی تھی رات کو جب میں یہ تھا اعجاز
خواب میں سنتی تھی تسبیح خدا کی آواز
ہوئی بیدار تو تھا سر بسجود اوہ انداز
تھا صدا گوش میں تھی باعث حیرت اعجاز
خوف کیا تھی گر فضل خدا رہتا تھا
کچھ امید کا گلشن یہ ہرا رہتا تھا

۱۳

دن وہ آیا کہ ہوا مہر امامت کا ظہور
غل ہوا مصحف ایمان کو ملا سورۂ نور
آیت اللہ کے جلوے سے ہوئے دل معمور
مومنین کہنے لگے حمد خدا و غفور
زینت بزم جہان حسن وہ دکھلانے لگی
ورد یہ گردون سے ندائے صلوات آنے لگی

۱۴

کاظمی پھول گلستان جہاں میں آیا
ابر الطاف خدا باغ نبی پر چھایا
فرش پر عرشیوں نے نور کا مینہ برسایا
آسمان سے بھی سوا اوج زمین نے پایا
ہو گیا صاحب معراج کا پیارا پیدا
چاند کے گھر میں ہوا اطہر تارا پیدا

۱۵

مادرِ شاہ خراسان کا ہے اس طرح بیان
متولد ہوا جو وقت مرا راحت جان
رکھدئے ہاتھ زمین پر یہ ہوا صاف بیان
سر اوٹھایا سوئے گردون متکلم تھی زبان
ہونٹھ ہلتے تھے سمجھ میں نہ سخن آتا تھا
خوش بیان شان امامت مجہود کہلاتا تھا

۱۶

پھر [illegible] کے پدر حجت حق نے [illegible]
[illegible] اسکے پاس کیا [illegible]
[illegible] لطف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وہن ہوا [illegible]

۱۷

اور [illegible] بین لیا بدر سحر طلعت
دیدیا ہاتھ میں اوسکے [illegible]
کان دونوں میں بوسے [illegible]
دہنے میں [illegible] اذان بائیں میں [illegible]
بولے خوش ہو کے کلام شہ ذیجاہ سنا
باخدا بندہ سنے اللہ ہی اللہ سنا

۱۸

خوش تھے شہ سو [illegible] اپنے گل تر کی خوشبو
پڑھ لیا آپ قرأت اور [illegible] اوٹھایا بازو
بولے وہ طفل مجھے دیکھے امام خوش خو
ہے اسے حجت اللہ سے [illegible]
بعد [illegible] سے یہی [illegible] ہوگا
اسکے پاس اجر رسل کا خزانہ ہوگا

۱۹

دی تھی جو [illegible] جعفر صادق نے خبر
بات سچی تھی کہ تھا ہادی امت یہ پسر
[illegible] سر تاج امامت کا ہوا بعد پدر
یعنی اسرار ملا علم سے کھولے جوہر
مرتضیٰ حق سے رضا خلق میں مشہور ہوا
سرنگون شان عدو اوس سے مقہور ہوا

۲۰

وہ سوالات مخالف جنہیں سمجھے تھے اہم
اونکو جسوقت جواب ونکے ملے گئے دم
روبرو عقدونکو حل کرتے تھے سلطان امم
دنگ اعجاز وکرامات سے تھے اہل ستم
مرتبے وہ کہ جو ادراک سے بالاتر ہیں
شان کہتی تھی کہ یہ وارث پیغمبر ہے

۲۱

شہ جو سلطانِ رسالت کے نشاناتِ قدم
پڑ گئے اونپہ رضا سرورِ دین شاہِ امم
سنگ پر پاؤں جو رکھتے تھے رسولِ اکرم
نقش پڑ جاتا تھا آگاہ ہے اس سے عالم
اینمیں ہی تھا وہی اعجاز وہی قدرت ہی
کیوں نہ ہو تو اونہیں کا تھا وہی طینت ہی

معجزے کی ہر ترقی کہ تعجب ہو سوا

۲۲

جب شہ دین طرف ملک خراسان تھے رواں
ہوئے دین کو بلا راہ میں اک نخلستان
اوسمیں اک سنگ سیہ رنگ تھا کی اوڑی [illegible] نشان
ہی یہ تا آتش کدہ میں ہوں تحت مصیبت میں
آگ ہی پڑے ہیں جو لوگ اوسپر آ کے [illegible] غضب سا ہیں
روشیاں [illegible]

ہے جو شبہ قدم پاک ہو گا اتنا
نقش پا حد نظر تک پا سکتے ہو

۲۳

ہو گیا ہو تمیں اوسی آگ میں جل جل کر سیاہ
اس مصیبت ہی بچانے کے لئے اے نورِ الٰہ
رکھیو دیا شہ نے قدم [illegible] عالم جاہ
بنگیا صاف نشان ملکوتی پتھر کو سیاہ
آتشِ غم جو ہر کتی ہی وہ کافور ہوئی
کہتی تہی تار کی تاثیر کہ میں نور ہوئی

حیرت انگیز ہی آنکھوں کیلئے طول اسکا
ہر طرح جادۂ اعجاز یہ جا سکتے تھے

۲۴

گم سے وہ نقشِ قدم جسنے دین و [illegible] شمعِ دین
سنگ تھا شہ کیلئے پا کوئی گیلی تھی زمین
ریتہ پتھر کا ہرا جو ہے ہیں اہلِ یقین
آج تک شاہدِ اعجاز ہے مخفی وہ نہین
دیکھنے آتا ہے یہ مداح ہی سب دیکھتے ہیں
زائرینِ شہِ دین قدرتِ رب دیکھتے ہیں

۲۵

ہے یہ اعجاز یہ اعجاز نشان ہے وہ بڑا

۳۹

خوشے انگور کے ہیں عقد ثریا کی طرح
ہیں دل آویز شجر نخل تمنا کی طرح
ایک ایک برگ ہے پیارا گل رعنا کی طرح
روح افزا ہے جان بخش مسیحا کی طرح
بوسے تازہ دل مردہ کو جلانے والی
آب شیریں میں ہوا عطر ملانے والی

۴۰

باغبان خار جہاں تھا سگ دنیا ناپاک

۳۸

گل سرسبز ہیں پتی بھی نہیں کوئی سیاہ
بیلیں اس صحن سے پھیلی ہیں کہ ماشاء اللہ
وہ طراوت وہ لطافت وہ پھل اور وہ نکھار واہ
رس یہ کہتا ہے خدا رس کی ہے تاثیر نگاہ
برگ شاداب نئی ڈالیاں اشجار سے تھا
سبزی ایسی ہے کہ پرچھائیں سے ہو دہر ہرا

جی میں آیا کہ نہ دوں ان کو میں دانہ اک تاک
نفع میں اپنے وہاں وہ چلے جائینگے

۳۷

شہ نے فرمایا کہ جا دیکھ بکثرت ہیں ثمر
جی مرا چاہتا ہے توڑ کے لا دے ترکر
وہ گیا جب تو نیا رنگ ہوا پیش نظر
پختہ انگور لگے ہیں تر و تازہ ہیں شجر
شمع ہے قدرت اللہ یہ پروانے ہیں
میکشوں کے دل پرجوش ہیں یہ دانے ہیں

جا کے جھٹلادوں مجھے کچھ نہیں غبار سے کب
میوہ بے فصل کا ہے مفت کہاں پائینگے

۳۶

چمن تھا شگفتہ وہی باغ کا یہ ہے مذکور
فصل جاڑے کی تھی جس وقت یہاں آئے حضور
باغباں سے یہ کہا چاہیے مجھکو انگور
عرض کی اوس نے ہوا آج کل ادراک شعور
ایک دانہ بھی نہیں باغ مرا خالی ہے
اوسکی یہ فصل نہیں حال جو ہے حالی ہے

خواہش مرد مسافر پہ نہ کیوں ڈالوں خاک

۳۱

قصہ کے ساتھ بلبل کے یہ کیا اوس نے بیان
وہ کہا کہ یہ جنون جسکو ہے انگور کہان
پھول نے بلبل کا موسم ہے کہ یہ فصل خزان
جاے جائے بہار ہے بیان
اب نسی جاے ہے وہاں سے ہے نہ ابیات ہے
جھکو وہ ویراں ہے پریشان کیا کیا کہنا ہے

۳۲

شرح فرمایا کہ جو سے کا یہی انجام ہوا
خاک کردیگا مع باغ کے یہ قہر خدا
جا کے جل آگ میں یہ کہکے سدا یہ ہوا
رحمت حق سے جدا ہو کے یہی آہ ہوئی
ابر تاریک اوٹھا قحط نے منہ پھیر لیا
رعد نے نفرت سے کیا بجلیون نے گھیر لیا
چرخ نے پردہ ظلمت جو زمین پر ڈالا
باغبان پا گیا پھل اپنی سیہ کاری کا

۳۳

کرد اوس باغ کے جو قوت تھا آگئی زمین
پیارے تھی یہی جو کچھ وہ صدا این آمین
آتش حرص وہ جو چمکی کے بلا این آمین
گرد گیا ہوش اوڑے ایسی ہوا این آمین
برق نے تاک کے پھر بعضی انگور ہوئے
شاخ نے تھم کے زخم نے ناسور ہوئے
مر گیا جلکے وہ انگور نہ دینے والا
کر کے اندھیر بدن خاک ہوا ناری کا

۳۴

الامان شور وہ بادل کا وہ بجلی کی چمک
آگ بھی کے لگی شاخ وہ ... تک
باغبان سے دل حظ لے کیا ہاتھ سے سب
سبزہ تار کی اسے ہم ٹوٹ پڑا غم کا فلک
صاعقہ قہر کا گردون سے گرا باغ جلا
اوسکے بیل تھا وہ بھی دل پر داغ جلا

۳۵

حافظ باغ کا ست جسم بنا اک چھالا

۳۶

ایک سناٹا تھا چھایا ہوا [illegible] حسرت شیراز
ہو رہی تھی ہر اک [illegible] افتادہ [illegible]
آگ سی لگی تھی وہ زمین اور [illegible] کا احساس
نہ ہوئی دور تھا [illegible] سکا تھا
کر دو عین سے [illegible]
ابھی ہی آگ [illegible] نہ بجھا سکا تھا

۳۷

جنت کو ساتھ لے گیا جو عزّا دون کی طرح
تجلیاں امامین چھپ گئی تھیں ایوان کی طرح
مضطرب کون تھا اور ہوت تھا [illegible]
[illegible] جلسی ہوئی بن کر کی [illegible] کا طرح
تھا [illegible] نکلی تھی
[illegible] زمین نکلی تھی

۳۸

آسمان کہہ رہا تھا قمر آئی دیکھو
عالم کفر تو اعجاز کی شان [illegible]
نافلو آل کے وحشی [illegible]
ہے جہنم کا [illegible] بہار شان ہے
باغ شاداب ہے [illegible]
شعلے تو دو سجدے ہیں اور گلزار بہار شان ہے

۳۹

مرضیٔ حق ہے رضا آپکی قربان رضا
یہ ہے اجلال یہ رتبہ یہ ہے شان رضا
پیشتر اک سمت ملائک ہیں ثنا خوان رضا
شوق جنت ہے جسے تھام لے دامان رضا
باغ و بنا کے ہیں کیا روضۂ رضوان دیکھیں
رنگ جچتا ہی نرالا وہ گلستان دیکھیں

۴۰

بس فراست کہ ثنائے شہ دین ہے مشکل
دلبر موسیٰ کاظم پہ فدا ہو ترا دل
عمر بھر نظم کی توفیق تجھے داور دے
تجھکو مداحیٔ مولا کا شرف ہے حاصل
کرم شاہ خراسان جو آئے کر دے
شرط یہ ہے کہ ہو مقبول ہو مقبول سرمل

بقایا نمبر (۱۳)

مطلع ۱

کیوں چرخ پہ [illegible] ہے گرد [illegible] سا کا
ہے قصہ [illegible] [illegible] کا
دل رشتہ (?) [illegible] [illegible] کا
[illegible] [illegible] [illegible] کا
[illegible] ماہ عرب ہے
[illegible] محمد ہے [illegible] لقب ہے

۲

ہے یہ وہ محمد جو دل و جان علی ہے
اک ماہ منیر فلکستان علی ہے
یا آئینہ [illegible] دل جس پہ عیان شان علی ہے
اس آئینہ میں [illegible] و امان علی ہے
وہ بحر کرم جس میں ہے کوثر کی صفائی
[illegible] [illegible] گوہر کی صفائی

۳

ہر نقش قدم ہے [illegible] جانان [illegible]
رستے ہوئے گلزار بہاراں [illegible]
صدقے [illegible] [illegible] گلستان [illegible]
[illegible] امامت کا [illegible]
[illegible] جان [illegible] خوشبوئے محمد
[illegible] گیسوئے محمد

۴

محتاج کسی شے کے نہ تھے دل جو غنی تھا
کیا مال کوئی مخزن دنیا سے غنی تھا
اس گوشہ نشین کو [illegible] [illegible] تھا
اک حجرہ میں [illegible] [illegible]
تا [illegible] نظر [illegible]
دولت یہ وہ [illegible] [illegible] یاد [illegible]

۵

کنعان کا شرف یوسف بازار توکل
یہ دُرِ نجف زینت دستار توکل
بستر پہ یہ سب کشور دین دیکھ رہی تھی
حیدر کی طرح کاشف اسرار توکل
آبادئ فردوس بریں دیکھ رہی تھی
گھر کے ہزاروں لیپ دیوار توکل

۵۶

بجتے ہیں آئمہ وہ پیمبر کے وصی ہیں
جیسے ہیں علی حق کے ولی یہ بھی ولی ہیں
اک سلسلہ ہے گوہر تم اسکے نقی ہیں
عالم کے مددگار ہیں عادل ہیں سخی ہیں
کیا مدح کرے ہم کو یہ لیاقت نہیں رکھتا
منزل ہے بڑی چلنے کی طاقت نہیں رکھتا

۵۷

شہزادۂ کونین امیر ابن امیر آپ
بالائے حصار آپ شہ عرش سریر آپ
محتاج رہا جنکے سلاطین و فقیر آپ
بے مثل زمانہ میں ہیں بے نظیر آپ
قرآن سے اور انسے [illegible] تو نہیں جدائی
بالآخر تفاوت نہ تھا تو نہیں جدائی

۵۸

ایسا تو کوئی بخت رسا ہو نہیں سکتا
ہمدرد حقیقی بخدا ہو نہیں سکتا
وہ بحر امامت ہے جو کیا ہو نہیں سکتا
دریا سے کبھو موج جدا ہو نہیں سکتا
ان دونو کی قربت کو بیاں [illegible]
لے جائے اول آخر میں دونوں ملک خدا میں

۵۹

اوس ملک کے شاہ جو تھا ملک نبی ہیں
تحت انکا بچھا قصر رسول عربی ہیں
خوش اوس سے رہے لطف خدا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۰

اے جوش ولا ساتھ ہو اس خاک نشیں کا
لاؤں کوئی ذرہ ہی فضائل کی زمیں کا
لے نام ید اللہ عطا تاب و تواں ہو
ہے مد نظر حال ولادت شہ دیں کا
ہاں کلک سوئے منزل مقصود رواں ہو
مجمع ہے اسی شوق میں ارباب یقیں کا

نام والدہ حضرت

۱۱ھ

غربت میں ہے خورشیدِ ضیا بار کی آمد
روشن قمرِ عالمِ انوار کی آمد
نورِ نظرِ احمدِ مختار کی آمد
شمعِ حرمِ حیدرِ کرار کی آمد
طالع ہوا [illegible] رسالت کا چمکنا
دیکھے کوئی [illegible] کا چمکنا

۱۲ھ

پیدا ہوئی منبر و محراب کی صورت
ہر سمت فضا گلشنِ شاداب کی صورت
ذروں میں چمک گوہرِ نایاب کی صورت
خاک آئینۂ مہرِ جہاں تاب کی صورت
پیدا ہوئی ہے ضیا نیرِ ایمان کی زمین پر
یہ حسن کا سامان اور [illegible] چرخِ بریں پر

۱۳ھ

آرائشِ گردوں میں فرشتوں کی وہ تعجیل
وہ [illegible] درود اور وہ تسبیح و تہلیل
ہر سمت [illegible] کی تعمیل
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی ہوا [illegible]

۱۴ھ

ریحانہ کا ہے لال یہ رشکِ گلِ ریحاں
یا بادہ کہ جس سے قرار [illegible]
جنت کے گلستاں میں ہے جشن [illegible]
ہے آٹھ بہشتوں میں تماشے [illegible]
ذرہ یہ ضیا لائی ہے ایمان کے حق میں
آتا ہے پسر خانۂ سلطانِ زمن میں

۱۵ھ

شب کو ہوئی آمد مہِ تابانِ ضیا کی
اوس رات کو اللہ نے کیا شانِ عطا کی
ہر ذرہ سے نکلا ہوا تکریم کا پہلو
انجم کے چراغاں میں ترقی وہ ضیا کی
تھا گرد کے اوٹھنے میں بھی تعظیم کا پہلو
کیسی وہ [illegible] رفتار ہوا کی

۱۶

پنہاں ہوا منھ چاند کا وہ رات سہانی
ایسی ہی شگونوں کی ہے زمانہ میں کہانی
راحت کی خبر عشرت عالم کی نشانی
فلک پیر کی تصویر جوانی
تحریر سے افزون صفت جلوہ گری ہے
لکھنے کے لئے تنگ بیاض سحری ہے

تھا نور خدا طشت میں یا شمع لگن میں

۱۷

اب دیکھیں ارباب نظر گوہر مقصود
جب ہو گئے لگا زیب زمین خاصہ معبود
جلتا تھا چراغ اور در حجرہ تھا مسدود
خدمت کیلئے وان تھین کئی قابلہ موجود
کیا رعب تھا اوس نیر ایمان کا جہاں میں
گل ہو گئی وہ شمع جو روشن تھی مکان میں

رونق تھی عجب خانہ سلطان زمن میں
اوس ماہ دل افروز پہ قربان ہوئی ماں

۱۸

گھبرا گئی حجرہ کے اندھیرے سے ہر اک زن
بیت الشرف اتنے میں ہوا آپ ہی روشن
شمعوں کی ضرورت تھی نہ کچھ حاجت روغن
چھت رشک قمر تھی در و دیوار مزین
پر نور زمین ہو گئی ماہ عرب آیا
دنیا کیلئے مژدہ عیش و طرب آیا

اک جامہ باریک تھا اوجلا سا تنین
پوشاک خدا داد سے حیران ہوئی ماں

۱۹

پیدا وہ ہوا خلق خدا جسکی ہے قائل
ہمراہ لئے اپنی امامت کے دلائل
وہ باب مراد اہل حشم جسکے ہیں سائل
کعبہ بھی جدھر قبلہ نما جھکتے ہیں مائل
مکہ کا شرف وارث مولود حرم ہے
ساحل ہے مدینہ تو یہ دریائے کرم ہے

۲۰

آیا جو وہ گل احمد مرسل کے حرم میں

۲۱

پیچیدہ کیا بار جو میں وہ تن اطہر
مولود کے پاس آئے رقبا دین کے رہبر
تعویذ ہوئے آغوش میں قرآن کو لیکر
دامن میں شگفتہ ہوئے گلشن حیدر
کی دل سے تبسم پاس اوس ماہ لقا کے
تب کچھ کہے کان میں اسرار خدا کے

۲۲

پھر زیب دہ مہد کیا اپنا وہ دلدار
بوسے کو نہ گہوارے سے باہر ہوئے اظہار
آنکھیں جو کھلیں روز سوم صورت اسرار
پڑھنے لگا کلمہ دل و جان سے شہ ابرار
بچے کا تکلم تھا یہ تھی بات عجب کی
حضرت کو خبر دیجئے اس قدرت رب کی

۲۳

ارشاد کیا شہ نے کہ دیکھا ہے ابھی کیا
اس جانشیں اعجاز بہت ہونگے ہویدا
عالم میں مرے بعد عروج اسکو ملے گا
اوس عہد میں آیات خدا دیکھیگی دنیا
آیا وہ زمانہ تو کرامت ہوئی ظاہر
مانند پدر شان امامت ہوئی ظاہر

۲۴

پھر کاشف اسرار ہوئے بعد رضا کے
ارکان بنائے ہوئے تھے دین خدا کے
جب مختفی اعدا ہوئے اس راہنما کے
پوشیدہ حیات رہے شاہ ہدا کے
معلوم ہوا علم پیمبر کے امین ہیں
یہ جوہر تیغ سے عاقل یہ نگہدار زمین ہیں

۲۵

مامون تھا دشمن مگر ایسا ہوا مجبور
چاہا کہ مرے سر سے جو الزام وہ ہو دور
دختر سے کیا عقد خبر ہو گئی مشہور
سب دیکھلیں فرزند رضا سے ہے یہ مسرور
خلقت یہی سمجھی کہ محب ہے شہ دین کا
اعزاز کیا خاتم ایمان کے نگین کا

۲۶

شہزادے کو سمجھا ہے ابھی تک سزاوار
قائل ہے کہ بیشک یہ وہ عالم ہے پس مختار
بے علم ورثا اوسکے تھے خاص و عام سرکار
جو دل میں تھی کرتا تھا اوسی بات کا اظہار
[illegible]
[illegible] زبان اوسکی [illegible]

بے خیریت اب بھی جو گنہ ہو تو مستوجب

۲۷

سن لیتا تھا سوتے میں جو کچھ کہتی تھی دختر
کیا دنیا میں اوسے کرتا تھا باور
اک رات کو بیٹی نے کہا باپ سے آکر
قابو میں نہیں اونکے سخن [illegible] اضطر
کہتے ہیں برا صاحب مسند کو ہمارے
وہ کاہے کو دیتے ہیں اب جد کو ہمارے

میخوار سنبھل اے تری یہ نہیں صفائی
اسلام کے پردے کو نہ کر چاک شرابی

۲۸

نشہ تھا چڑھا سن کے یہ طیش میں آیا
برچھی کو لگا تلوار کو غصہ میں اوٹھایا
تقدیر نے نسبت کے [illegible] غفلت کو سنایا
کیا قصد ہے کیون اپنی شقاوت کا [illegible]
تھا جانتا غیرت سے تو تا کام [illegible]
خون تیغ سے اعجاز تھا کا نہ بہیگا

عالم میں ہیں احمد مختار کے نائب
۱۰ بس کہ ہاتھ سے ناپاک شرابی

۲۹

خود وقت معین سے حق آگاہ ہے آگاہ
تلوار تری کیا ہے کہاں جاتا ہے گمراہ
مختار ہے شمشیر دو پیکر کا یہ درگاہ
دلبند ید اللہ کا شیر اسد اللہ
باندھی ہے ہوا مخروں نے ارض و سما پر
جو وار ترا ہوگا پڑے گا وہ ہوا پر

۳۰

ہوتا ہے نہیں بندوں سے اظہار عجائب

۳۱

پسینے کی اثر کر گئی ہے ترے لہو میں
کیوں ہو تماشا ہو وہاں دل جام و سبو میں
ناپاک بدن داغ گنہ سر بسر ہوں میں
پھندا ہے ملامت کا مرا حق سے گلو میں
یہ ہچکیاں سے لیکے جو گھبرا رہی ہوتی ہے
فاسق ترے اعمال کی شرمساری ہوتی ہے

بہکے ہوئے کا ہاتھ ہو کیا اور میں بچارہ

۳۲

کتنا ہی یہ شاعر کرے تو عقل سے خالی
یہ آئینہ جو ہے اسے جھکوا ترف ہو خالی
سمجھا ہوا ہے بادہ کو گوشت ہی
اک روز زور و ناہی لہو گھونٹ کی لالی
بدمست زبان دل میں کہ نام بدنام کا
کچھ پاس نہیں بازی کا وہم ز رنگ کا

شمشیر یہ کہتی تھی کہ نشہ میں ہے مخموار
سب نقطہ موہوم ہیں جوہر سمجھا

۳۳

سمجھے نہ کا انجام یہ کار سمجھا
پھر عشق تری آب نہیں تار سمجھا
امید کو اب قطع ستمگار سمجھا
ہوں سخت سر جوش کو تلوار سمجھا
تیغ قہر کی بجلی سے تو کیا وار کریگا
دو زخم تری رگ رگ کو شرمسار کریگا

ٹکڑے ہوا سب جسم یہ سمجھا ستمگار
فرضی ہے یہ خط لوہے کا لنگر نہ سمجھا

۳۴

آنکھوں نے شفق کی تہ اوڑھا پردہ غفلت
ظالم نے لگا کر چکا تھا قتل کی نیت
ہمراہ لیا تھا وہ تلوار اپنے بعجلت
بالیں پہ جو پہنچا تو دیکھا خواب میں حضرت
تا کیں ہی مگر خواب کو بیداری دل سے
اعضا سے بدن حفظ میں تھے یاری دل سے

۳۵

بیرحم لگانے لگا تلوار پہ تلوار

۳۶

سمجھا وہ یہی دل مین کہ پرزے ہوے تن کے
مصلحتاً اب ان رو ٹکڑون پہ تار کفن کے
یہ تھو نظر ارجلا طوق تو لعنت کا ہمین سے
خادم یہی سمجھے تھے کہ دیکھین سلطان زمن کے
جب صبح ہوئی ثم پیم کار کا او دھرا
تھی رات سے اجنار سے پھر زار کا او دھرا

۳۷

یاسر تو ملازم تھا سنا اوسکی زبانی
یہ واقعہ گذرا ہے یہ شب کی ہے کہانی
گھبرا کے کہا جاؤ سوی خون سے پانی
چوبین نے کہا ہے مری غفلت کی نشانی
لا علم تھا بیہوش نہ تھا مین یہ خطا کی
افسوس صد افسوس یہ کوشش نہ قضا کی

۳۸

یاسر تو چلا گیا شکر کیا ہو کے فرحناک
شب کو گرد دیکھے جو صف پہ شمع ہوے سوزناک
چھایا گیا مجھ پر اسکا ہوا ادراک
سجادے پہ مین محو عبادت ہو دل پاک
خادم سے کہا جا کے ادھر بھی نہیں ہے
مشغول نماز سحری عرش نشین ہے

۳۹

دینا ہزار اوسکو عطا کر دے فی الفور
انعام تھا خادم کا ہیروے یہین طور
کہنے لگا پھر اوس سے کہ ہے بیس ہزار اور
یہ نذر شہ دین ہے جو امین نے کیا غور
جب قرب ملا اوسکو امام دوسرا کا
پیغام کہا بعد سلام ابن جفا کا

بقایا نمبر ۳۵

حضرت نے دیا اوسکو لباس تن انور
رکھیگا کفن کیلئے یہ بندۂ احقر
بولا کہ یہ اعجاز امام دو جہان ہے
کیعرض مجھے دیجیے پیرہن اطہر
دیکھا نہ کوئی زخم نہ ضربت کا نشان ہے

۴۰

خادم کو ہوئی فکر بدن دیکھوں نہیں کیونکر

م۲

رفعت منزل عیسیٰ سے فزا ہے درگاہ
آگے کوچہ سے نکلی ہوئی معراج کی راہ
فرش سے سیر کریں عرش کی پائی وہ نگاہ
قرۃ العین ہیں اوسکے کہ جو ہے عین اللہ
آنکھ تو ہوتی ہے شہ عقدہ کشا کے گھر میں
شمع دل وہ کہ جو روشن ہے خدا کے گھر میں

مطلع

کون افلاک امامت کا قمر سوا ہے
کس کی طلعت سے دل افروز رہ ایمان ہے
کس کی رفعت کی بلندی پہ فلک قربان ہے
کس کی تنویر سے خورشید مبین حیران ہے
وہ وہی جسکو عطا بندگی کہتے ہیں
وہ علی ابن ولا جسکو نقی کہتے ہیں

م۲۳

اللہ رے مراتب اسے کہتے ہیں امامت
قربان اس اعجاز نمائی پہ فراست
اے جان علی تحت دل قیم رسالت
مداح تری ہو نظر لطف و عنایت
بہتر ہے جو صحبت میں قیامت میں ترا ہو
خالق سے دعا مانگ کے جو چاہو وہ کرلو

تمام شد

م۲۱

پھر جا کے یہ سب واقعہ عالم کو سنایا
حاضر ہوا امون کے تگ ستم لوٹا یا
حضرت نے کہا مجھ کو جو خالق نے بچایا
کچھ اک وہ عا تھا کہ اثر اس کا دکھایا
کر ما وہ کشتی برکی اثر اس کا وہ فدا کی
شعلہ سم پھر اوس دشمن جان کو وہ دعا کی

م۳

صدقے شاہونکی جلالت تھی وہ جلال ملا
جنکے سجدے کا نشان کوکب اقبال ملا
چشم دنیا مین جو تکلیف تھی راحت ہر
دیدیا راہ خدا مین جو زر و مال ملا
فقر کے رعب سے نزدیک دو تھی
فکر کسی بات کی اللہ سے ہر حال ملا

۵۴

ہر طرف انجمن آرا ہوئے سرسبز شجر
شاخین بھی چھا تو تھین پھولون سے لگائے بستر
سبزہ اسطرح سے لہکا یہ گمان ہوتا تھا جسپر
ایک دریا ہے رواں جسکی ہین موجین اخضر
نظر گرم خنک ہو جو ادہر آ جائے
چشمۂ عیش و سرور آنکھوں مین لہرا جائے

۵۵

وہ بیابان کہ نہ تھا ایک پر کاہ جہان
اور وہین ریت اور ڈلی تھی یا آتش غم کا تھا دہوان
جا کے برسا وہ سحاب کرم ایسا وہ وہان
دشت گلزار ہوئے شگفتہ پھولون سے مکان
سیر کرنے کے لئے باد بہار آنے لگی
نقش تو کہنگی تو سبزے نگار آنے لگی

۵۶

واہ رے بخت کہ دیکھا کہ انہو صاحب تخت
اونکی پوشاک کا سر تاج ہے ایران کا تخت
نظر لطف سے جایا تو کہلا عقدۂ سخت
غنچہ و گل سے مرصع ہوئے ہر ایک درخت
اسطرح ابر بہاری بھی بہت کم برسا
جسطرح ابر عطا انکا چھما چھم برسا

۵۷

غم کٹے جسکے دیکھے وہ دلدادہ ہے
جیسے رفتار سمجھی وہی جادہ ہے
جو بچا اور شے بین اوسی فیض پہ آمادہ ہے
قائد ان شۂ ہولاک کا شہزادہ ہے
کوئی پوچھے تو مسلمان ہے فضیلت اسکی
ایسی شاہی مین وہ مانے کو حکومت اسکی

۵۸

رنگ مٹی نے جو بدلا تو ہوئے سنگ گہر
نو نہالو نکے وہ تیے جو زمرد سی کہری
غنچو نسے ملنے کو صد ہا دل مضطر آئے
وہ فضا دیکھنے والے کو جو بیتاب کرے
نظر شوق کے دامن مین گل تر آئے
زندہ دل جو ہے وہ اس حسن پہ کیونکر نہ مرے

۹

ڈھیر ہو لوٹ کے گئے بند ہوئی راہ خزاں
چل بسی گرم ہوا کہتے ہے آہ خزاں
خوف سے بھاگ گیا نالۂ جانکاہ خزاں
بے نشاں ہو گئی اور مٹ گئی درگاہ خزاں
آنکھوں سے اوج پہ دربار بہاری دیکھا
حکم اللہ کا ہر سمت میں جاری دیکھا

۱۰

جبکہ بارش ہوئی رحمت کی تو آئے وہ سحاب
ہم گلزار جہان کے لئے بجلی بیتاب
دے کچھ ان کو جو ٹھنڈک وہ زمیں شاداب
بستر سردیہ وہ سبزۂ نوخیز کا خواب
وہ فرحناک ہوا روح کو راحت جس سے
مندمل ہو دل عاشق میں جراحت جس سے

۱۱

قلزم حسن کی لہریں ہیں کہ سبزے کی لہک
دل کو گم کر دیتی ہے بیخودی گل تو دروں کی مہک
ہوش ہر مرغ سے کہتا ہے کہ اسطرح چہک
پیکے صہبا سے مسرت سے ترانوں میں بہک
ہو کے خوش خلد کے بھی زمزمہ پرداز ہیں
حمد کے رنگ میں ڈوبی ہوئی آوازیں ہیں

۱۲

ایسے نغمے ہیں جنہیں ایمان کہے نعت رسول
جنکی شاخیں ہیں آئمہ کے فضائل وہ پھول
منقبت کا ہے جو رنگیں ترانوں میں شمول
ہو وہ تزئین کہ شیدا ہوں فردوس کے پھول
اللہ الحمد ہوئے غیرت گلشن صحرا
عطر گل سے ہیں بسائے ہوئے دامن صحرا

۱۳

کیا بہار آئی جو ہر خوب بے قسمت پہ گواہ
جسکی گلگشت سے خوش رنگ ہوتا ہے نگاہ
سبز پوشاک درختوں کو سنواری ہوئی ہے
جامہ زیبی وہ گلوں کی ہے کہ سبحان اللہ
بلکہ جامے کو ہر شاخ اتاری ہوئی ہے
کوئی دستار گلابی تو کوئی سرخ کلاہ

۱۷

کیا یکین فاتح خیبر کے مکان مین آیا
بخشی زینت وہ جہاندار جہان مین آیا
جانشین شاہ رسلطان زمان مین آیا
جوش پر دین کے دریا روان مین آیا
اور بٹھے تاج بحر بین لوز کی جو جین ہو بخین
تہنیت کیلئے افلاک سے فوجین ہو بخین

۱۶

فضل خالق سے ہوا خلق کا ہادی پیدا
غم کے پنہان کرۂ خاک سے شادی پیدا
باغ شرمائے وہ گل کرتے ہین ہادی پیدا
کر ہوا عجز زبان جو ادی پیدا
شاہ کونین جو اد آج ہے شادی ہوئی
لوگھر اس ایک جگہ بند سے آباد ہوئی

۱۵

یہ ہوئی چار طرف رونق رضوان ہیکار
پنجتن خوش ہین کہ پیدا ہوا سوان سردار
جنت خلد برین اوس گل رعنا پہ نثار
جس سے آباد ہوا باغ رسول مختار
لیکے خوشبوئے جنان رحمت باری پہونچی
حور و غلمان سے تعداد کی سواری پہونچی

۱۴

یون سعادت کا ہے یہ ذکر بہار آئی ہے کب
اس گل باغ امامت کی ولادت ہوئی جب
مالک خلد ہوئی زینت عالم کا سبب
نونہال چمنستان شہنشاہ عرب
گلشن دہر کے گیارہ تک جنان اور ہوا
بحر ہ ساحل کوثر کا سمان اور ہوا

۱۸

قدسیون نے در دولت پہ کیا آ کے مقام
آستانے پہ جھکائے ہوئے سر بہر سلام
سنکے مژدہ ہیئے دیدار اسیر آئے امام
جلوہ گر مہر کے دامن مین ہوا ماہ تمام
خوش تھی مادر کہ چراغ آگیا کاشانے کا
رخ مین وہ نور جو پردہ تھا زچہ خانے کا

۱۹

وہ عزیزوں کی مسرت وہ نشاطِ احباب
واہ ری فصل کہ تھا ہوئے گلِ عیش سیراب
یاد سے منزلِ مقصود کی تھی عرش جناب
حق شناس آئے کہ طے کر رہا ہے وہ ثواب
رب کعبہ کا جو تھا حکم وہ ذیشان نے کہا
جانشین ہے یہ مرا قبلۂ ایمان نے کہا

۲۰

جس زمانہ میں ہوا زینتِ منبر یہ بشر
سب نے دیکھا کہ ہے وہ یہ نبی کا دلبر
خود نبی کہتے تھے نفس کی یہ دلالت اس پر
ہے وہی صورت و قد ہو بہو ہے شکلِ پدر
کرم و جود وہی خلق وہی علم وہی
دین و دنیا میں وہی طرزِ عمل علم وہی

۲۱

شرف تھی باتوں سے پہلے ہی سے یہ شہ عالم
ہے روایت میں کہ جب تھا متوکل ظالم
نامہ لکھا کہ ہے مشتاق شہ دین راقم
کہا یحییٰ سے تو ہو جانب یثرب عازم
معتمد جو تھا وہ خط بھیج دیا ہاتھ اوسکے
تین سو اور ملازم بھی کئے ساتھ اوسکے

۲۲

دوسرے یحییٰ کے فوج تھیں یہ مخصوص جوان
اک عجب حیدرِ کرار کا اک ہے ایمان
بحث اور دو لوگ میں ہو اگر تھی تسکین کہاں
نہ وہ خاموش نہ رکھی تھی کہیں اسکی زبان
قافلے کا گذر اک دشت میں ناگاہ ہوا
مدعوین سے تھا طلب یہ وہ مگر اہ ہوا

۲۳

قول اونکا ہے علی ہیں جو تمہارے والی
نہیں قبروں سے کوئی بقعۂ زمین کا خالی
کس نے اس دشت میں بنیاد سکونت ڈالی
پاس بستی نہیں ایسی ہے پریشان حالی
دفن کوئی نہ یہاں ہو گا جگہ ایسی ہے
بات حیدر کی وہ فرمائی ہوئی کیسی ہے

۲۴

مژدہ ہوا مومن نے جواب اسکا دیا
ہم تیار ان دشمن دین کے ہوئے دو اک قضا
لیکے ان لوگوں کو یثرب میں جو ہو چکا یحییٰ
خط دیا جائے تو فرمانے لگے شاہ ہدیٰ
آج آرام تو کر چلنے سے انکار نہیں
ہو گا سامان سفر کل ابھی تیار نہیں

۲۵

دوسرے دن وہ گیا پھر شہ ابرار کے پاس
دیکھتا کیا ہے کہ سلوائے ہیں جاڑے کے لباس
دن وہ گرمی کے شدت گرما سے پریشان ہیں حواس
دیکھ کر یہ کہا یحییٰ نے کہ وہ تن کیا ہیں قیاس
پھر یہ انکو نہیں کیا یہ سفر پیدا ہے
اون کے پہروں کی اسوقت ضرورت کیا ہے

۲۶

تیسرے روز جو پھر خدمت مولا میں گیا
لایا تھا جا کہ جاڑے کا ملبوس نیا
تھے خدام کو پاتا وہ لباس گرما
پھر تو یحییٰ کا تعجب ہوا کچھ اور سوا
دیکھیں یہ تاکہ امام انکو جہاں کہتا ہے
ہوشیار ایسے کو ذی ہوش کہاں کہتا ہے

۲۷

تب ہوا حکم یہ حضرت کی زباں سے جاری
لے تو آمادہ ہو حاکم نہیں اب دشواری
اپنا سامان سفر ہو گیا کر طیاری
لے کے رخصت ہوئے کی شہ نے طلب اسواری
نکلے جب شان رسول عربی سے مولا
ساتھ یحییٰ کے چلے شہر نبی سے مولا

۲۸

اپنے تھے کچھ رفقا سالک راہ آداب
متوکل کے ملازم بھی تھے ہمراہ رکاب
جس طرف لیگئے تشریف شہ عرش جناب
اوڑھلی چہرۂ اعجاز و کرامت نے نقاب
منزلیں کہتی تھیں خضر رہ ایمان یہ ہیں
زینت تخت نبی فخر سلیمان یہ ہیں

٢٩

نور برساتی تھی وہ تاک شہنشاہ غنی
عطر بیزی تھی وہ قبا کی وہ عبائے مدنی
حسن وہ پھول سی دستار کا وہ گلبدنی
عکس رخسار سے گلگوں تھے عقیق یمنی
بہروں پہ چہرے کی چھوٹ رخ انور کی
دھوپ میدان کی دب پاؤں تجاے سر کی

٣٠

بس گئی خاک نگاہوں میں گری گل کی قبا
دامن کوہ پہ چھوٹ پڑا عکس عبا
پھول سے وقت تھا تب گل کو تماشا دیا
آئی غار کہ سمجھی رنگ گل باد صبا
خود ہوا چمن سے گلشن کی ہوا کھانے لگی
آہی زلفوں کی خوشبو سے رسول آنے لگی

٣١

رفتہ رفتہ وہیں پہونچے شہ دین عرش نشان
بخت ہرن پہ تھی ہوں وہیں بین جہان
طول میں عرض میں کوسوں تھا وہ قبل میدان
نہ کہیں گھاس کہیں تھی نہ درختوں کا نشان
تھا وہ وادی و دشت میں بادل سے سہارا بھی نہ تھا
کوئی بستی سے گمان اس کا بتاتا بھی نہ تھا

٣٢

فصل بھی گرم تھی دن بھی کڑی گرمی کے نطق
دشت پر تھا جو تمازت کا شرر دود ورق
وہ پڑی دھوپ تھی سایہ کا ہوا رنگ روش
مچھلیاں کو دو سورج کی اڑان کی تھی تشق
ذرہ ہائے بادہ سے ناکام ہوئے ارمان عرق
دل بیزاروں کے اجزائے پریشان کے طرح

٣٣

وہ کڑی دھوپ وہ میدان میں ہوا کی گرمی
آفت جان وہ بیابان تھا بلا کی گرمی
سطح خاک پہ بازار قضا کی گرمی
بھونے دیتی تھی زبانوں کو صدا کی گرمی
راہ رو سست تھے راحت آہنی بیمار نہ تھی
گرم ہر شے تھی مگر گرمی رفتار نہ تھی

۳۴

تجزۂ تھے سے وہ کہتے تھے یہ ہر راہ کا حال
پیکرے یا ڈسے کے عبث لاتے ہو تم خصال
ناگہاں بدلی ہوا جیسے پلٹتا ہے خیال
ابر کا ایک اُٹھا آگ کی گرمی پہ زوال
بن میں بادل کا اندھیرا جو غضب ڈھانے لگا
قافلہ رنگِ فلک دیکھ کے گھبرانے لگا

۳۵

وہ ہوا سرد چلی جس سے شجر تھرّائے
ہوش بھی ہو گئے اُڑنے سے شتر گھبرائے
آدمی کانپ اُٹھے توڑ کے بادل چھائے
ٹھنڈے اعضا ہوئے روح کی وہ صحرا پائے
صرف بھر ہولی کیا نہ کوئی جان رہا
کون جز عارفِ حق وقت کو پہچان رہا

۳۶

بات کہنے میں بڑھی اتنی ہوا کی سردی
سُرخ تھے دھوپ سے اب چھائی رُخوں پر زردی
گرد کو بھول گئی اپنی بیاباں گردی
نہ جلی آگ بجھے ہوئے صحرا میں برودت بردی
ہو گیا قافلہ مجبور بہت
ابر میں برق کی آتش تھی مگر دور بہت

۳۷

ہم سوا بادِ مخالف کا ہوا یہ انجام
آئی طوفان میں ہر سمت سے دل بگڑا کام
ساتھ بجلی کے چھوٹے عالم بیدین کے غلام
کہہ کے چار ہوئے اپنی نفرادِ ذہن کا کام
حفظ میں شاہ کا ہر ایک تو لالی تھا
کام آیا وہی ملبوس جو سرمائی تھا

۳۸

انہیں اوسوقت کہیں دیکھ لیا علم جناب
ابتو ارشاد دیا اللہ کی تحقیق ہوئی
دفن جب ہو گئے مردے تو کیا شہ نے خطاب
کہا یحییٰ نے کہ مولا مجھے تصدیق ہوئی
کس طرح تھی ہیں قبریں کوئی دو مجھ کو جواب
ہر جگہ زیر زمیں اہل جہاں تے ہیں عجب

سـ ۳۹

وہ نہ تھا دین پہ یہ دیکھ کے قربان ہوا
کلمہ پڑھ کے کیا ہیں تو مسلمان ہوا
ساتھ جو دشمن حیدر تھا وہ حیران ہوا
منہ سے کچھ کہہ نہ سکا اور پشیمان ہوا
بحث کا قحط تھا وہ جنگ تھا گمراہ عدو
پیرو شیر خدا شیر تھا روباہ عدو

سـ ۴۰

واہ رے علم نقی کہتے ہیں اسکو اعجاز
ایسے مولا پہ قرآت کو نہ ہو کیوں کر ناز
اب ہے یہ عرض کہ اے حجت حق بندہ نواز
سن لیں سلطان امم اپنے گدا کی آواز
اس فقیر در دولت پہ کرم ہو جائے
راحت قبر کا سامان بہم ہو جائے

تمام شد

مطلع
سـ ۱

ہے شہ دیں کی فوج نگہبان عسکری
لشکر جنوں کا تابع فرمان عسکری
کیا پایہ بلند ہے کیا شان عسکری
افلاک پر ہے سایۂ دامان عسکری
عالم پناہ ہیں یہ دو عالم کے شاہ ہیں
نور الہ ہیں فلک دیں کے ماہ ہیں

سـ ۲

ہر ہاتھ کر رہا ہے اشارہ یہ لا کلام
دو انگلیاں گواہ کہ ہیں گیارہویں امام
جان علی ہیں دلبر پیغمبر انام
پیارے ہیں حسین کے ہیں حسن کا ہے انتظام
اس بات کو وہ سمجھیگا جو با تمیز ہے
ارمان من تو نکا یہ ہر دل عزیز ہے

سـ ۳

صدق و صفا کی جان ہے ایمان گواہ ہے
خالق کی یہ زبان ہے قرآن گواہ ہے
سینے سے آئینے پہ صفائی کو فخر ہے
قربت کا اک نشان ہے عرفان گواہ ہے
کیا بندگی ہے جبیں پہ خدائی کو فخر ہے
رحمت کی امین شان ہے رحمان گواہ ہے

۵۷

اے لالہ زارِ نظم تو کر سرخرو مجھے
بخشے نہیں عزیز جگر کا لہو مجھے
درکار وصل و چارہ نہ آن آب جو مجھے
اک چشمِ کرم ہے کرتا وضو مجھے
حاجت کی میں نازپروں پھر دعا کروں
مشکل کمال کی ہے کچھ تو ثنا کروں

۵۸

طوفان سرا من میں جو سخن کا جہاز ہے

۵۶

ہاں شمع فکر زیب دہ بزمِ نور ہو
پھر ماہِ نو کا مطلعِ دل سے ظہور ہو
بادِ خزانِ سخن کے گلستاں سے دور ہو
اے کلک ایک شاخِ نہال سرور ہو
اسرار ہوں وہ بادِ بہاری کی چال میں
باغی کرے جو غور تو آئین خیال میں

وہ ناخدا ملا کہ مجھے جس پہ ناز ہے
تشبیہ دو نہیں بزم کو دار السلام سے

۵۵

یوسف لقا عزیز ہے مصرِ نور کا
عیسیٰ نفس کلیم امامت کے طور کا
جنت میں نوح طرح ہے ہر دم اس غیور کا
آدم جہاں قدرتِ ربِ غفور کا
گل باغ دین کا مثل ہے وجہ ہوا ہے
اسلام کی روش پہ محمد ہوا ہے

جو کچھ ہوا عطیۂ بندہ نواز ہے
غنچے کھلیں دلوں کے جو تازہ کلام سے

۵۴

شمس الضحیٰ ہے عالمِ ظلمت کے واسطے
نجم الہدیٰ ہے منزلِ رفعت کے واسطے
آبِ بقا ہے تشنۂ الفت کے واسطے
مہرِ خدا ہے میکشِ نخوت کے واسطے
فرعونیوں کو اس کا غضب رودِ نیل ہے
مردودیوں کے حق میں یہ مہرِ خلیل ہے

جو ہو رہا ہے یہ کرم کارساز ہے

۹

لاؤں بجا جو کرتی ہے ارشاد انجمن
پیرِ انجمن امام ہے پیشوائے انجمن
مجھ سخن ہے مستعد و داد انجمن
انجم کے دور تک رہے آباد انجمن
پیچھے نہ کیوں کلام کہ محفل ہے نور کی
اونچی ہیں بحرِ نظم سے موجیں سرور کی

کھائیں ہوا ادھر کے گلشن کی باد نو

۱۰

لایا ہے رنگ نو جسے تازہ ورود
ایمان کے رخ کی زیب ہے جس کا تازہ ورود
پایا کتاب شوق نے شیرازہ ورود
سنتے نہ کیوں شعر سے آتی ہیں آوازِ درود
بیتاب دل ہیں میکدہ اعتقاد میں
جم کی طرف نگاہ ہے ساقی کی یاد میں

ملجائے باغ خلد کی نہر وہی تو دلکا جوش
دن پھول سے تر ہیں ترے جامِ شراب میں

۱۱

ساغر اوٹھا کہ بزم ہے مشتاق ساقیا
بیٹھے ہوئے ہیں یاد میں عشاق ساقیا
دم بھر کی ہے فراق تو اشتاق ساقیا
لازم ہے بحر کے شفقت باق ساقیا
ہم سب مریض ہیں تو ہمارا طبیب ہے
اوستاد وہ ترا جو خدا کا حبیب ہے

اک نعمت خدا ہے جو دن بہار ہو شوق
ایسی بہار غیر نہ دیکھے جو خواب میں

۱۲

ہو جائے ایک دور مے لالہ فام لا
قربان میری آنکھوں کی گردش ہے جام لا
تسکین قلب ہو وہ زبان پر کلام لا
بان اسے وہاں شیشہ جان سے پیام لا
اسے خوش گلو صراحی ساقی صدا سنا
للہ معاف جو کچھ ہو کہا سنا

۱۳

ساقی سنا تو ہوگا جو کچھ کہہ گیا سروش

۱۳

اسرار ہیں خدا کے یہ فاماں حق تمام
بے شک چراغ انکی ولادت کا انتظام
جب چاہتا ہے جعفر صادق کا ہے کلام
جنت کے سات برگ ملک لیکے آتے ہیں
علم خدا ہے اسکے پدر کو کھلاتے ہیں

۱۸

وہ برگ باغ خلد کھلاتے ہیں یہ پیا [illegible]

۱۴

ساقی ولادت آج ہے اوس نامدار کی
ہمنام جو حسن کا ہے نجت دل نقی
پیدا ہوا ہے جس کے مدینہ میں یہ ولی
پایا لقب مدینہ و عسکر میں عسکری
اک [illegible] نتیجب روزگار ہیں
[illegible] سب گہرا ہوا اوریں

ہوتا ہے اونسے ہول آ گا آشکار
اہل یقین ثنا یہ علم امام ہے

۱۵

گلگشت باغ شوق مقدر کو چاہئے
رنگین شراب طبع سخنور کو چاہئے
عطر بہار عید کے منظر کو چاہئے
پھولوں میں [illegible] آئے یہ ساغر کو چاہئے
خوشبو کا حال بادہ گلگون سے پوچھیے
سامان درود کا جو [illegible] پوچھ [illegible]

مانند کے شکل میں ایک [illegible]
مخصوص اور [illegible]

[illegible]
ارمان [illegible]
[illegible]

۱۹

ساماں قدرتی تھا ہی ہر عسکری
زیب تن تھا جب قمیص حیدری
سب کی صدائیں سنتا تھا ایوانِ سروری
آیا کے رنگ میں گل باغِ پیمبری
آگاہ تھا یہ حالتِ شمس و قمر ہوئی
اب سیر سے فلک میں شام ہوئی اب سحر ہوئی

۲۰

صبحِ ولادتِ شہِ عالم تھی بے نظیر
پہنے ہوئے لباس جوانی تھا چرخِ پیر
پیکر ترا چلا ہوا سوئے عرب منیر
ہوتا ہے جلوہ گر وہ قمر حضرتِ امیر
صرفِ دعا تھا ہر امامت کے واسطے
خورشید آ رہا تھا زیارت کے واسطے

۲۱

دردانۂ حسن کی تھی جو درد سے زمین دوم
شرمائے آسماں یہ سمجھے جاتے تھے نجوم
یہ گھر رہا تھا نور کا ترکا علی العموم
آنکھیں تو اب بھی کھولیں کیا دشمنانِ شوم
دیکھیں تو روشنی سے ہوئی کیا حال فرش کا
داماں آسمان سے چھٹا نور عرش کا

۲۲

جنت کی سرزمین ہوئی یا جنت النعیم
رنگین گل مراد سے دامن تھا ہر نسیم
کھلتی ہے اور کے عطر فدا ساز کی شمیم
باغِ نبی پہ ہے کرمِ خالقِ کریم
اہلِ نیاز شاد ہیں توقیر ساز تھی
آگے ان پہ بہار سحر کی نماز تھی

۲۳

بیرونِ شہر صبحِ بہاری کا ہے یہ رنگ
پہنے ہوئے ہیں حسن کا جامہ گلوں نے رنگ
شبنم ہے جمع ہو گئی طے راہ دور کی
باغوں کے اوج پہ فلکِ اخضری ہے رنگ
سبزے کے فرش پر ہے یہ محفل سرور کی
گل ہیں جگر فگار یہ غنچوں کے دل ہیں تنگ

۲۴

جھنجھک جھلک جھلک کے کرتے ہیں اشکبار
شوق حضور سے شہ دین ہیں بیقرار
ریختے ہیں سحر کی وہ چار و طرف بہار
وہ جو حق کا شور وہ العبد کی پکار
چہکاریں ہیں وظیفہ مقبول کی طرح
طائر خوشی سے چہچہے ہوئے ہیں بلبل کی طرح

جلتے تھے وہ حسد سے جو دشمن تھے آل کے

۲۵

عکس شفق پڑا تو ہوئی لالہ زار نہر
مرجان کی شاخ سے بھی ہری ہر نگیں ہر ایک لہر
سبزہ ہے تندرست جو کہ ہائے ہوئے تھا زہر
قربان شاخ صبح پہ ہوتا ہے باغ دہر
چارہ نرگس اب ہیں فضل خدا ہوا
وہ عمر بھر کا روگ نہ معلوم کیا ہوا

درگاہ عسکری میں کھلے در کمال کے
اوسکو ملا جو مرتبہ عسکری بھی کہتا تھا

۲۶

لائی صبا یہ مژدہ جان بخش ناگہان
لو آ گیا زمین پہ گل گلشن جنان
سرسبز ہے نقی کی مرادوں کا بوستان
سب ہیں نہال رشک چمن ہو گیا مکان
ہیں جمع تہنیت کو ملائک سے امام کے
بلبل چمن میں صدقہ تھے الامام کے

مالک ہوا یہ تخت شہ خوش خصال کے
سامرے میں گیا جو مدینے میں پلتا تھا

۲۷

شاہ نجف کی آنکھ کا تارا ہے یہ پسر
سرتاج عرش فلک آرا ہے یہ پسر
کہتی ہیں فاطمہ کہ ہمارا ہے یہ پسر
نام خدا رسول کا پیارا ہے یہ پسر
اسکے پسر پہ ہو گا امامت کا خاتمہ
اعدا کے حق میں ہو گی قیامت کا خاتمہ

عہد نقی گذر گیا نازو نے پال کے

٣٢

کہنے لگا یہ سن کے ستمگر آسمان مقام
سجان میں بیٹا لائے ان اہل بیت کلام
کل ہی کا [illegible] ہے حرام
شیروں میں [illegible] والدوا سے انسان پر کلام
بھی ا[illegible] وہ سے [illegible] سنانے [illegible]
کہا [illegible] ذکر کیا ہے یہ مجھی لگا [illegible]

٣١

اقرار یوں ہے واقعہ اشتباہ
بس وہ ہوا ہے [illegible] زبان پر گناہ
[illegible] کہیں جائے اشتباہ
ہون [illegible] ختم [illegible] سے عذر گواہ
واقف [illegible] ایسے کلام سے
تحقیق [illegible] امام انام سے

٣٠

[illegible] یوں ہے عرش زمین کا مقابلہ
جیسا تھا آسمان و زمین کا مقابلہ
[illegible] کس سے ایک جان حزین کا مقابلہ
شیروں سے کر دیا ہے دین کا مقابلہ
واقف ہی تھے [illegible] زادہ سلطان حضور ہیں
شیر خدا کے شیر [illegible] حضور ہیں

٢٩

[illegible] وہ ان بیان [illegible] طلعت [illegible]
یکسان سے [illegible] اب
[illegible] سے وہ [illegible] جواب
عفت [illegible] اعدا سے لاجواب
ناچار سے معجزات امام انام سے
پھر بھی [illegible] اچھا کلام سے

٣٣

فی الفور حکم یہ متوکل نے دیا
عورت نے جب سنا تو ہوا خوف جان کا
جائے وہی درندوں میں جو اپنی جان پر
سناٹے میں وہ آگئی تھرائے دست و پا
امید وار عفو ہوں سلطان انس پر
قائل ہوئی کہ جھوٹ کہا تھا ہوئی خطا

۳۴

یہ بات حاسدوں کے دلوں پر ہوئی گراں
اون لوگوں نے کیا متوکل سے یہ بیان
آل نبی وہ خود بھی تو ہیں بادشہ جہاں
اونکا اسی طریق سے لازم ہے امتحان
دلمیں کہا شقی نے کہ آقا یہ کہتے ہیں
دیکھوں تو کس طرح سے وہ معجزہ دکھاتے ہیں
قربان ہو کے رکھدے قدم ہو نپہ اپنے سر

۳۵

دنیا کے سگ بنے تھے درندے بے طلب
صحن مکان میں قید تھے بھوکے وہ پر غضب
در بند کر کے بیٹھے دربان بے ادب
خود جا کے بام قصر پہ بیٹھا عدوی رب
کہلا بھیجا یہ کہ امام غیور سے
تشریف لائے کہ ملو ان کا حضور سے
نعرے کہاں کہ رک گئی دم شکل دیکھکر
دست کرم سے جسموں کو سہلاتے جاتے تھے

۳۶

ڈیوڑھی پہ اسکی آئے جو سلطان خاص و عام
خم ہو گئے مکان کے نگہبان پئے سلام
در بند کر لیا جو ہیں داخل ہوئے امام
کوٹھے سے دیکھتا تھا لعین با اہتمام
پہونچے جو صحن میں تو یہ ساماں نظر پڑا
وحشت کدہ مثال نیستان نظر پڑا
ہوا گئی خدا کے اسد کی بلے جگر
حضرت نگاہ لطف کی فرماتے جاتے تھے

۳۷

تو مجھو از شیر اوسمیں بیٹھے ہیں گھر کے بند
وہ سرخ آنکھیں وہ قد تند کی کمند
گر جائے جسم پہ ہاتھ جفا کا کریں بلند
حاکم تھا منتظر کہ ہو پہنچا ہی اب گزند
بستی میں شہر میں نگران ہو رہیں اوج پر
تنہا ہیں عسکری یہ نہیں ڈر سے فوج پر

۳۸

اوس آہوی حرم پہ جو شیروں نے کی نظر

۴۲

بنی جاے نشیمن کے جب بدگمان
قاتل کے لگے او بخل سلطان از من جان
جب شاہ دین کی جاکے ہوا سازنت نشان
غدار ہم سے ... لگا او نہا حکم ان
ہر کسی سے ذرہ آج کیا ہوا
اچھا یہ فعل تجھسے ہوا یا برا ہوا

۴۳

خلقت رجوع اونکی طرف ہوگئی نہاں

۴۱

رخصت ہوئے یہ شروع نے مولا حق شناس
شریعت لائے ... اپنے عدو کے پاس
کس تعلق سے ... اپنے ... پاس
چھپا بہت ... ہوئے حواس
سیرت ... آپ یہی ... ہوں
حجت ... یارہ دل ہیں رسول کے

اسکا نتیجہ ... مجھکو ہوا ملال
شیر وغیرہ کے مرتبہ اپنا عیاں کرین

۴۰

پیش نگاہ ہے جو ازل کو سے تا ابد
کل کے امام ہین ... رکھ کو حسد
سکتے ہین دشت کو ہ کے جو او نکی مدد
... آگے علم خدا کے ہین دام و دد
پیدا ہین تو بشر ... ہین کو پکارین
... زمین پہ ... اسد کو اوتارین

بعضون نے یہ کیا ستم ایجاد سے سوال
ہملوگ آپکے بھی فضائل بیان کرین

۳۹

کرتا تھا یہ خیال در ...
اس ... کی ... کیا ن رو ...
ہر بال منقبت کے ... بیان زبان
احسان ہو ... غلام ... قدردان
...

سادات ... آپ بھی اک صاحب کمال

۵۲

شب زندہ دار رحمت حق سے ہیں کامیاب
اوس کے لئے کھلے ہیں ریاض جنان کے باب
ہر رات کو ثواب ہے عبادت کا بے حساب
لیکن ہے کل شبوں میں شب قدر انتخاب
معذور وصف کا ہیں قاصر زبان ہے
اس شب کے قدر دان کا خدا قدر دان ہے

مطلع ۱

پیدا ہیں جن و انس عبادت کے واسطے
بندے ہیں ذوالجلال کی طاعت کے واسطے
یہ گلشن جہان نہیں راحت کے واسطے
آئے ہیں اس چمن میں ریاضت کے واسطے
آخر ہیں سیر گلشن عنبر سرشت ہے
انجام ہو بخیر تو مسکن بہشت ہے

۵۰

مولا کے مومنوں پہ قرابت ثنا رہو
مشکل کشا ہے ... طرح ثنا رہو
کیا ذرہ سے ثنا ہے ... رہو
صد شکر شاد مومنین ہو ... رہو
یا رب یہاں یہ نیک ہو اس پہ گناہ کا
دامن پہ ... آل رسالت پناہ کا

کیا خوشنما

۴۹

کیا ... [illegible] ... جواب
کیا ... [illegible] ... خراب
... [illegible] ... عذاب
... [illegible] ... باب
... [illegible] ... خدا کی ہے
... [illegible] ... خدا کی ہے

۵۳

مشہور ہو گیا شب قدر شہر شہر
رحمت ہے دوستوں پہ عدو پر خدا کا قہر
کب کوئی ... بڑھ کے نکلا ہو نیہ چیز رہ گئی
ہوتا ہے شب کو نور سے معمور باغ دہر
یہ شب ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ گئی
کیا اس کا ذکر خیر ... [illegible] ...

۵۳

جنت ہی اعتدالِ شبِ قدر پر نثار
ممکن نہیں کہ آنچ ہوا کچھ ہو ناگوار
جاڑا ہو کم جگر ہو جو سردی سے بیقرار
گرمی کی ہو جو فصل تو خنکی ہو آشکار
پوشیدہ ہے یہ رات ہر اک جانتا نہیں
جو اہلِ معرفت نہیں پہچانتا نہیں

۵۶

خود سجدوں پر گواہ ہے پیشانی قمر
گھٹوں کی سمت غور کریں صاحبِ نظر
اسرار یہ ہیں انکا تماشا خواں ہو وہ بشر
لائے جو آسمان کے تاروں کو توڑ کر
سچ ہے نشانِ شانِ الٰہی یہ رات ہے
سچ و صبح میں کہئے رات کی یاری یہ رات ہے

۵۵

روشن ہے انس و جان پہ سعادت نجوم کی
خالق نے کی قبول عبادت نجوم کی
وہ چرخِ اخضری پہ ریاضت نجوم کی
وہ نور کی صفین وہ جماعت نجوم کی
گردوں پہ محوِ طاعتِ پروردگار ہے
دیکھا زمین پہ عابدِ شب زندہ دار ہے

۵۴

جاگو نماز یوں کہ یہی صدِ ثواب کی
ہے رات یا سپہرِ سیہ تیغ عذاب کی
طلعت عجب ہے شب کے رخِ بے حجاب کی
کھل مل کے رہ گئی ہے ضیا آفتاب کی
مہتاب سیرِ گلشنِ قدرت سے شاد ہے
ہر کہکشان کہ جادۂ راہِ مراد ہے

۵۸

دنیا کے باغچہ کی وہ گلگشت و فضا
آتی ہے سیر کیلئے فردوس کی ہوا
پھیلا ہے آج رنگ نرالا زمین پہ
حلقے بنے ہیں تی ہیں حوران مہ لقا
ہے کون اپنا چاہنے والا زمین پہ
غرفوں سے جھانک جھانک کے دیتی ہیں یہ صدا

۱۲

ساقی نذر ما رہا ہے صہبائے نور سے
موج شراب رو میں ہے برق طور سے
رندو بکھوا سکے یہ مژدۂ عیش و سرور سے
بادہ کشو نعت ثنا سے حضور سے
تیرہ کلام صاف کا ہوا آسمان تک
اک سلسلہ ہوا نور کا دل سے زبان تک

۱۱

جب تک ہے صبح یونہی رہتا ہے اہتمام
فکر نجات امت احمد ہے و السلام
جو ہے شفیق رہیگا جہنم میں وہ مدام
پیش امام آتے ہیں اعمال خاص عام
ہاں اہل بزم شاد کرو دل امام کا
ہو جائے دور بادۂ عرفان کے جام کا

۱۰

پیکان پاک ہے علم خدا وند انس و جان
لاتے ہیں چار گوشوں کا اک قدرتی نشان
دو گوشے اوسکے مشرق و مغرب کے درمیان
اک شاخ فرش خاک پہ اک تا بہ آسمان
پھر جاتی ہے زمین فرشتوں کی فوج سے
سر آسمان کا جھکتا ہے اس اوج موج سے

۹

افلاک سے اترتے ہیں جبریل ذی حشم
لشکر ہیں اوسکے نعرۂ تکبیر دم بدم
نور مبین جن پہ صدقے ہو وہ نور کے قدم
صد ہا نشان ہیں اور تجلی ثنا کیا کرون رقم
ہوتے ہیں نصب کعبہ رسا [illegible]
قربی پہ بیت مقدس پہ طور پہ

۱۳

گلچین ہو باغ مدح کا یہ خاکسار کیا
ساقی کو نذر دیجے دل امیدوار کیا
میخوارہ دیر رہا ہے تجھے کس کا واسطہ
اس رنگ میکدہ کے مقابل بہار کیا
دل کا کنول کھلے گل نرجس کا واسطہ
سرخی مے کے سامنے ہے لالہ زار کیا

۱۷

بادشاہ دین جو سر عرش کا ہے تاج
[illegible] المحفل اسلام کا سراج
کونین میں ہے جسکی ولایت کا [illegible]
[illegible] قدس میں روضہ [illegible]
باغ نبی پہ لطف خدا سے بہار ہے
پیدا ہوئے گل [illegible] کی یادگار ہے

۱۶

آج [illegible] کرم سے باغ مضامین کی سیر ہے
[illegible] قدرت [illegible] نخل رشک طور [illegible]
قوت وہ دے [illegible] شرع میں [illegible]
انجام [illegible] بحر سے [illegible] کی قسم [illegible]
اسوقت اوسکی یاد دل [illegible]
[illegible] یادگار رسالت [illegible] جہان میں ہے

۱۵

گردش میں آئے جام تو آخر نثار ہوں
حور جنان کی آنکھوں کے ساغر نثار ہوں
[illegible] حباب [illegible] نثار ہوں
ایسی ہوا [illegible] تاب کر [illegible] نثار ہوں
چشم فلک [illegible] رہے جام [illegible]
باتیں [illegible] صراحی سے آفتاب کے

۱۴

ہوگئی [illegible] قدر تری [illegible] دبستان فیض فیض
[illegible] دو جہان [illegible] جہان فیض
نقش قدم ترا [illegible] زمین پر نشان فیض
جلوہ دکھا دے [illegible] آسمان فیض
[illegible] روشن کلام کو
سمجھیں [illegible] شعبان کا جام کو

۱۸

پھولے نہیں سماتے ہیں جنت کے [illegible] تمام
مثل گل بہشت شگفتہ ہیں [illegible] تمام
غلمان [illegible] رہے ہیں [illegible] جوش ہے
شادی کی انجمن میں وہ حور و [illegible] کا انتظام
جامہ کسیکا سبز کوئی سرخ پوش ہے
ایوان سجے ہوئے ہیں تو آراستہ خیام

۱۹

جنت کیطرح باغ جہان ہی نہال ہے
خار الم کہین نہین ہے نہ گرد ملال ہے
بچہ وہ ہے شاخ گل پہ بیلبل کا حال ہے
غنچہ جو ہے چمن مین عجب خوش جمال ہے
نزہت کی انتہا ہے نہ حد ہے شمیم کی
مستی ہے سرو مین ہے موجین نسیم کی

۲۰

اے چشم شوق دیکھ فضا سبزہ زار کی
آب و ہوا نے شان بڑھادی بہار کی
رنگین وہ ہے اپنا رنگ طبیعت ہزار کی
یہ فصل ہے عبادت پروردگار کی
ہرگز نہین پسند کوئی داستان ہے
گلدستے چڑھاتے ہین کہ بلبل اذان ہے

۲۱

اچھا ہے آگے پھرے ہوئے رحمت درود
صنعت کا رنگ ہر ورق گل سے ہے نمود
واجب ہے فکر معرفت واجب الوجود
وہ پھول ہے جنپہ عالم دین پڑھتی ہین درود
قدرت کے راز مصحف گل مین ہین بار
کیا جانے عندلیب کہ حرف آشنا نہین

۲۲

ہر سمت نزہت طرب انگیز دیکھیے
پھولے پھلے نہال دل آویز دیکھیے
شبنم سے حسن سبزہ نوخیز دیکھیے
قطرہ مین آب و تاب ہے دندان حور کی
رکھی ہے جا نماز پہ تسبیح حور کی

۲۳

نہرین چمن مین ڈھونڈ رہی ہین جنا کی راہ
اُٹھا اُٹھا موجین دیکھتی ہین صنعت الٰہ
شاخون کے سر ہین فرش زمین سی لگے ہوے
پانی کے بلبلون کو ہے باغ ارم کی چاہ
پتون پہ سجدے کرتے ہین غنچے کھلے ہوے
فوارہ مین ہے نعرہ قد قامت الصلوٰۃ

۲۴

وارث تھا اوس نثار کا مولود مہ لقا
پوشیدہ تھا قریب پردہ قدرت جو با خدا
کھولتے حجاب سے کہ روحی لہ الفدا
اُمت کا پردہ دار وہ عالم کا مقتدا
کیا کاشف رموز پیمبر کی ذات تھی
یہ بھی بتا گئے کہ جو پردے کی بات تھی

۲۶

ممکن نہیں کہ کیسے پردہ ہو وہ بیتاب
وہ تھا رموز کہ جن کا نہیں جواب
خالق کے علم میں تھا کہ ہیں نشین خراب
بچ جائے اس کے واسطے غیبت کا ہے حجاب
پایا نہ جب ید ظلم کے سامان بڑھ گئے
آنکھوں سے انکی نور کے پردے سے ہو گئے

۲۵

کرسکتے ہیں بیان بنائے زہرہ فاطمہ فاضل عالم
پردے کا ہے مقام یہ ہوتا ہے انتظام
اللہ رے جلالت کا شانہ امام
ایسا مکین ہوا نہیں پردے کا اہتمام
قدرت نے خود بنا دیا خاص طور سے
پوشیدہ تھا یہ راز ہراک اہل جور سے

۲۳

[illegible] کو دین خدا کا ثمر ملا
دل بڑھ گیا نبی کو وہ بخت جگر ملا
یعنی عسکری کو فضل خدا سے پسر ملا
روشن ہوا مکان وہ نور نظر ملا
جنت میں دل کھلا ہوا پردہ وانہ بن گیا
فانوس شمع طور زہرہ فاطمہ بن گیا

۲۸

فرما گئے تھے آپ وہ آخر میں آئیگا
دنیا و کفر کی جو زمین سے مٹائیگا
نا اہل بن سکیں گے نہ حاکم زمین کے
گمراہوں کو نجات کا رستہ بتائیگا
فاش اونکا پردہ ہوگا جو دشمن ہیں دین کے
ہر سمت اوج رایت اسلام پائیگا

۲۹

مالک وہ اور دیکھا ہوگا خزانے جو ہیں نہاں
پردے سے اُٹھتے ہونگے وہ خود خاک کی عیاں
کیسی زمین وقت میں ایک تھے وہ جہاں
علم اور دیکھا ہوگا پردہ افلاک میں بیاں
بہت سے دیکھی ہر ذرہ کل کی خبر مقام سے
ہونگی بات چھپا سیکھی امام سے

گویا کلام کرتے تھے مجبور بیا کردگار

(الفرقان نمبر ۱۱)

۳۰

پیدا ہوا وہ شیرِ دیں حجتِ الٰہ
پرتو تھا مہر رسالت سے گناہ
تصویرِ صبح وہ قبلہ عالم سے تخت گاہ
جو دار از جانِ شہ عالم امیر شاہ
دربار عسکری کا ہے قدر شہ وہ
مومن کا حق وہ انکی طرف جانتے وہ

کرتی تھی روح حضرت داؤد افتخار
مخلوق ایسے بھی ہیں یہ خالق کی شان ہے!

۳۱

سرور ہے کہ خلق ہوا شہ کا جانشین
مولا کے بعد ہوگا یہی رہنمائے دین
پیدا کش امام ہے پر نور زمین
نازاں سکان تھا کہ صبا ہے یقین
تھا ذات پاک پر جو امامت کا خاتم
ہوتا تھا معجزات ولادت کا خاتم

ایسا اثر کہ ہو دل دشمن بھی بے قرار
حیران تھے سب طفل ہوں یا نوجوان!

۳۲

آفاق پہ چھایا ہے زمین پر رکھا قدم
کر دیا امام نے قبلہ کی سمت خم
جھک کے سجدے میں بعد انگلی ہوئی علم
پڑھنے لگے رسول کا کلمہ اسم
وردِ زبان پاک ہوئے اوصیاء کے نام
سب جانیاں شرع حبیب خدا کے نام

۳۳

بجیرہ وہ تھا کہ بلبلِ فردوس ہو نثار

جب دور دلا علاج [illegible] کیا کرین
اپنا صحیح [illegible] مین بہت دور کیا کرین
[illegible] ظالم [illegible] مجبور کیا کرین
[illegible] بندہ مجبور کیا کرین
[illegible] راہ نجات عذاب کی
توفیق کر عطا ہمین کار ثواب کی

کر [illegible] فضل جرم ہمارے ہون معاف

اب ہو دعا کہ پھر دین کا ظہور ہو
پھیلا ہوا ہر [illegible] ہادی کا نور ہو
[illegible] فلک سے جلوس حضور ہو
روشن جہان [illegible] دور ہو
پھر [illegible] علم امام مبین کی سپاہ کا
دکھلا [illegible] زمانہ مین اس بادشاہ کا

رستے ہین خوفناک یہ ہو جائین صاف
ہر بات ہو ثواب کی ہر کام نیک ہو

فرماتے ہین حکیم یہ قانون فلک ثبات
باز دورہ [illegible] مشق و انتخاب
دنیا طرف [illegible] مضمون لاجواب
موجود حق ہوا ہے باطل ہی انقلاب
نابود ہونے والا ہے باطل زمانے مین
پیدا ہوا ہے کیا شہ عادل زمانے مین

اہل خلاف پست ہون مٹ جائے اختلاف
محکوم ہو تمام جہان حکم ایک ہو

پھر یادگاہ [illegible] دعا
وعدہ [illegible] کردو وفا
[illegible] قوت لوا لخدا
[illegible] عطا
[illegible] حق سے دین کو
انصاف اور عدل سے بھر دو زمین کو

دین خدا کا قاف سے دورہ ہو تا بہ قاف

۳۹

وہ صبح آئے جو ہو تجلی میں لاجواب
کعبہ کی پشت پر نظر آئے آفتاب
ہوں مشرق و مغرب جس کی شعاعوں سے بہرہ یاب
سمجھے سحر کہ اب ہوا عالم پہ شباب
یکجا ہوں سبز پوش و سپید پوش ایک ساتھ
گلزار دین میں پھیلے سادہ چمک اٹھے

۴۰

عرفان صبح میں سن لیں جو آواز جبرئیل
آپس میں ذکر ہو کہ بہار آئی بے عدیل
اب ختم ہے خزاں کی ہو گئی مدت طویل
رجعت کے باغ میں ہے شگفتہ گل خلیل
مخمور شراب شوق سے باد شمال ہے
محشر نما ادائیں قیامت کی چال ہے

۴۱

بدلی ہوا ہے ریاض جہاں کا رنگ
کس اوج پر ہے سبزۂ پائندہ کی امنگ
کرتے ہیں سجدے شجر بالائے کوہ سنگ
ہنستے ہیں جنگلوں میں لگے آہو و پلنگ
معدوم ظلم و جور عدالت کا دور ہے
وہ انتظام دین ہے کہ دنیا ہی اور ہے

۴۲

یا رب ہرا ہو گلشن ایمان ہر اک طرف
سجدے ہوں اور تلاوت قرآن ہر اک طرف
مومن ہوں شہ کے نام پہ قربان ہر اک طرف
عیدیں منائیں روز مسلمان ہر اک طرف
ہر ملک میں حکومت آل رسول ہو
خالق مرے دعائے وسیلت قبول ہو

تمام شد

مطلع ۱

کیا انجزان حدیقۂ آل رسولؐ ہے
پیدائش چمن کا سبب ایک پھول ہے
اس آل پاک کی برکت آشکار ہے
کثرت ہوئی ہے جس سے وہ ذات بتولؑ ہے
اک فاطمہؑ سے نسل نبی برقرار ہے
کوثر کے سورہ کی یہی شان نزول ہے

۵۵

ظلمت کی گرد باغِ جہاں سے نکل گئی
آفت جو تھی زمانے کے سر پہ وہ ٹل گئی
صحرا سے بے گیاہ کی صورت بدل گئی
بیخود ہوئی نگاہ جو سوئے جبل گئی
وحدت عیاں ہے حال سے بادِ بہار کی
بیشک ہے فضا چمن روزگار کی

باغِ جہاں نمونۂ خلدِ بریں ہے آج

۵۴

معصوم کس کی نسل میں ہیں آپ کے سوا
گیارہ امام حیدر و زہرا کے دلربا
بارہ مع علی ہیں یہ اُمت کے رہنما
دنیا نہ ہو اگر تو رہا حجت خدا
اس عہد کا وہ صاحب اور زندگی عطا
عالم میں جن کی ولادت کا آج ہے

اہلِ جہاں پہ لطفِ جہاں آفریں ہے آج
مومن ہیں شاد مقصدِ دل کے حصول سے

۵۳

اترے جو کرکے طے ہوئے ابرو بھی یقیں
دنیا میں خانوادے کا اونچا نشان ہیں
اللہ کے کرم سے بڑی نسل شاہ ہیں
کیا کیا پسر نبی کے ہیں سے زینت زمین
جنتے ہیں نورِ عین علی و بتول سے
فرزند ارجمند وہ سب ہیں رسول کے

پنہاں ہے ظلم کفر کہیں سر کہیں ہے آج
قائم جہاں ہے قائمِ آلِ رسول سے

۵۲

جو تو اولاد ہوئے ہیں ابرا سے تربیا
پر تو اوہ عابد تھی کا ہو یہ لقب
سے ... علم کو سے ادب
پھولی جو ... ہوئی فوراً عطا سے دریا
فائق ... وہ ... سے کر دیا
بشاش و ... کو سودا کو ... سے کر دیا

دنیا میں آمد آمدِ سلطانِ دیں ہے آج

۵۶

۷

جنت میں رنگ قدرت حق آشکار ہے
رنگیں چمن میں ابر کرم عطر بار ہے
کوثر کی موج موج میں تازہ بہار ہے
طوبیٰ کی شاخ شاخ جو ابر نگار ہے
اہل بہشت کے تر و تازہ و باغ باغ ہیں
کیا باغ باغ بزم نشینان باغ ہیں

۸

خالق نے عرش و فرش کو آراستہ کیا
بندوں کو اپنے مژدۂ جاں بخش یہ دیا
آتا ہے وہ زمیں پہ جو ہے نورِ کبریا
پھیلی ہوئی ہے خاک سے افلاک تک ضیا
کچھ آج شان دائرۂ چرخ اور ہے
غل ہے کہ آفتابِ امامت کا دور ہے

۹

ہر سمت نورِ قدرتِ ربِ مجید ہے
مرغوبِ خلق صنعتِ خالق کی دید ہے
شادی پکارتی ہے کہ غم ناپدید ہے
اک طرفہ یومِ عید یہ روزِ سعید ہے
سکتے میں اہلِ نار ہیں آوازیں بند ہیں
وہ نور ہے کہ نشان فلک تک بلند ہیں

۱۰

ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں دار السلام سے
رشکِ چمن ہیں دشت نئے انتظام سے
گلزار بحر و بر ہوئے فیضِ امام سے
بادل اٹھے ہیں سر کو اپنے مقام سے
ساماں ہے یہ قاصدِ داور کے واسطے
صحرا لئے ہے پھول نچھاور کے واسطے

۱۱

اللہ رے وقارِ دل و جانِ مصطفا
دم بھر رہی ہے گلشنِ ایجاد کی ہوا
پیارے رسول کے گلِ گلزارِ مرتضا
مالک جنان کے ہادیٔ دین حجتِ خدا
نقشِ قدم چراغِ صراطِ نجات ہے
مجموعۂ صفات شہِ دیں کی ذات ہے

۵۱۵

اب مانا نہیں دل بیتاب ساقیا
لازم ہے آج دعوت احباب ساقیا
لا بھر کے ساغر نایاب ساقیا
ہو آفتاب زینت مہتاب ساقیا
تیری نگاہ مہر سے جوش ولا بڑھے
چشم قمر سے دیدۂ دل کی ضیا بڑھے

۵۱۶

اے قلزم سخائے عرفان کا جام دے
کوثر کی سیر کا لب ساغر پیام دے
وہ مے پلا جو لطف سخن کا کلام دے
دے تام پر رسول کے نذر امام دے
عالم میں فیض عام ہے رب مجید کا
ساقی گلے تو مل کہ یہ ہے روز عید کا

۵۱۷

ماہ نو دیب انجمن ہے مرے ساقی کہاں ہے تو
اے شمع حسن رونق بزم جہاں ہے تو
گردوں ہے جس سے پست وہ عالی مکاں ہے تو
رندوں کے باغ شوق کا سرو رواں ہے تو
مینا ہے مے کے رنگ سے تمثال دکھائے
سرسبز جسکو دیکھ کے باغ مراد ہے

۵۱۸

سچ ہے یہ مقام وعید غلامان مرتضیٰ
آوازہ دور دور ہے تا عرش کبریا
پڑھتا ہوں اب وہ نظم جو ہے اصل مدعا
ہے ولادت شہ عالم کا ماجرا
ہیں چشمہ کلام میں لہریں سرور کی
نور خدا کے ذکر سے محفل ہے نور کی

۵۱۹

ہاں ہاں دکھا [illegible] پیدا ہوا صبح
[illegible] کا سا تماشا شفق صبح
[illegible] وہ ابھا دیکھا کاکل دو رنگ صبح
پیدا ہے جا دے بزم شاہ میں بخت رسا صبح
پیش نظر ہو چاند کی صورت جناب کی
کر جائے چشم دل سے ضیا آفتاب کی

۵۲۰

اے سابق الرتبت کیا ثنا کروں
دل کو نثار کردوں جاں کو فدا کروں
عاجز ہے فکر ذکر فضائل میں کیا کروں
حضرت کا نام لیکے بیاں ہی ادا کروں
دعوائے مدح سید والا محال ہے
کیا عقل کی بساط ہے کیا شے خیال ہے

۵۲۱

دیکھیں خدا کی شان محبانِ بے ریا

۵۱۹

آفاق میں شرف یہ عالم کا ہے عیاں
فرمارواے چرخ و زمین صاحب الزماں
محبوب حق کے پارۂ دل شاہ انس و جان
روحی فداک اے سبب رونق جہاں
شہرہ امام عصر کا ہے کائنات میں
نور سے تجی ہے آپ کی شمع حیات میں

ہے عسکری کے چاند کی پھیلی ہوئی ضیا
آتی ہے تہنیت کی صدا دو جہان سے

۵۱۸

پیدا ہوئے جو آپ تو ہم غلاموں کو حاصل ہوا سرور
بخشا گیا قصور ہے خلد کے قصور
حیران ہے مہر دیکھ کے روئے زمین کا نور
تشریف لائے عالم انوار سے حضور
یہ چاند یادگار رہا عز و جاہ میں
طالع عجب قمر ہوا شعبان کے ماہ میں

روشن ہے نام نامۂ سردار انبیا
اتری ہے فوج قدسیوں کی آسمان سے

۵۱۷

نرجس خدا کی ... در شاہ دین ہوں میں
خادم شاہزادۂ روح الامین ہوں میں
ادنیٰ غلام سرور گردوں نشین ہوں میں
دفتر کشائے مدح امام مبین ہوں میں
میں کیا ہر ایک سمت ہے غل واہ واہ کا
چاروں طرف ہے ملک اسی پادشاہ کا

ہے شور آمد آمد شہ لب بہ ...

۲۲

سامان ہوئی ولادت حیدر میں تھا تمام
کعبہ میں جو ہوا تھا وہی طرز انتظام
جبریل کی وہ شان وہ شوکت وہ احتشام
بر میں لباس فاخرہ وہ فخر کا مقام
حالت بدل دی حوروں نے دنیا سے فرش کی
موج ہوا سے آتی ہے خوشبو بہشت کی

۲۳

مرقوم ہے جناب حکیمہ سے ہے خبر
اک روز عسکری کے مکان میں ہوا گذر
کہنے لگا یہ مجھ سے مرے بھائی کا پسر
احسان مجھ پہ ہو گا نہیں رہیے رات بھر
میں نے کہا کہ عذر نہیں مجھ کو رہنے میں
پر مصلحت جو کیا ہے پیارے کے کہنے میں

۲۴

حاضر جو پوچھی ہے اے مرے بھائی کے یادگار
تم ہو امام خلق پیمبر کے ورثہ دار
اتنا بتا دو کام ہے کیا شب میں نثار
بولے امام قدرت حق ہو گی آشکار
نور نظر جو میرے امامت تمام ہے
پیدا وہ ہو گا جو مرا قائم مقام ہے

۲۵

باہر گیا یہ کہہ کے وہ خورشید لازوال
سورج ہوا غروب مسرت ہوئی کمال
شب آئی لیکے مژدۂ افضال ذوالجلال
نرجس گل مراد کو پا کر ہوئیں نہال
مینھ نور کا نبی کے چمن میں برس گیا
سارا مکان نکہت جنت سے بس گیا

۲۶

بیت الشرف میں آیا نظر قدرت کا حجاب
[illegible]
اوس پردے میں جھلکنے لگا اک آفتاب
پھیلی تھی چاندنی سی یہ عالم تھا فرش کا
گھر میں وہ روشنی تھی کہ جس کا نہیں جواب
اُترا زمیں پہ وہ جو ستارا تھا عرش کا
پیدا ہوا چراغ مزار ابو تراب
[illegible]

۲۷

فرماتی ہیں حلیمہ خاتونِ ذی وقار
نرجس کے پاس آکے ہوا مجھ پہ آشکار
سجدہ زمیں پہ کرتا ہے اک طفل گلعذار
خم ہے سر نیاز سوئے آفریدگار
جاری زبانِ طفل پہ حمد الٰہ ہے
کہتا ہے رعب رخ کہ یہ شاہوں کا شاہ ہے

۲۸

اس واقعے سے دلکو تردد ہوا کمال
جا کر بیاں کیا حسن عسکری سے حال
اپنی پھوپھی سے کہنے لگے شاہ خوش خصال
حیرت کی جا نہیں یہ ہیں اسرار ذوالجلال
میری زباں پہ جو وہی اسکی زبان ہے
قدرت خدا کی ہے یہ اماموں کی شان ہے

۲۹

جاتے درود پڑھتے کریں شکر مومنین
سر تاج کائنات ہوا زینت زمین
پر اختیار خواہش تقدیر پر نہیں
اب ہے حجاب غیب میں وہ آفتاب دین
زندہ ہے خضر پیمبر ہیں مر سا ہوئے
سنگ غم فراق دلوں پر دھرا ہوئے

۳۰

کیونکر نصیب کام ہمارا بنا سکے
خاک اوس قدم کی کون جبیں پر لگا سکے
اعمال سد راہ ہیں کیا کوئی جا سکے
کس کی مجال پردۂ غیبت اٹھا سکے
صد حیف شانِ شاہِ امم دیکھتے نہیں
آتے بھی ہیں حضور تو ہم دیکھتے نہیں

۳۱

تدبیر وہ نہیں کہ ہو بارِ گناہ کم
دنیا میں اپنے ہاتھوں سے ہیں پائمال ہم
آقا امام [illegible] کریں
کفار کا نفاق ہجوم غم و الم
بیمار سے [illegible] کہ وہ ہیں عجب کیا کرم کریں
منہ پھیرتے نہ آپ تو کیوں ہوتے یہ ستم
(بقیہ یا مرثیہ ۱۸)

۳۲

زندہ ہو سے کہ یہیں جلدی ظہور ہو
پیدا یہیں ہو ان قتل کفر زمانہ سے دور ہو
حاضر ہون شیعہ اپنے کرم اسے حضور ہو
حضرت کریں جہاد تو دلکو سرور ہو
واصل ہون شہ کے وارث دارالبوار مین
ناری ہون غرق آب دم ذوالفقار مین

۳۳

شمشیر حیدری یہ چمکتی نظر پڑے
پیدا یہیں قوس قزح کی سی نظر پڑے
بجلی وہ ہو زمین سر کی نظر پڑے
طاری ہو دید موت ہر اک کی نظر پڑے
تلوار فرق پر ہو ید اعمال کے لئے
ہو پر اجل کا دام ہو ان وبال کے لئے

۳۴

ٹکڑوں سے ہر ایک لعین کا پٹنے لگے
مومن جو چھین تو لشکر لعین کا ہٹنے لگے
طرا سے ہر جو تیغ برین کا بٹنے لگے
تلواروں سے غازیوں کے زمین کا پٹنے لگے
دم بھر مین ظلم و جور کی بستی اجاڑ ہو
منزل و فنا کی سنگ تو لب ہو

۳۵

وہ دن بھی آئے کاش تو دیکھ بحال لین
بھائیں جو ہر سے راہ سقر پر خصال لین
دیدار غریب و صلے و ملے نہال لین
توفیق جو قدم کو تو حیدر سنبھال لین
سارا جہان ہو تابع فرمان امام کا
سکہ رواں ہو شاہ دو عالم کے نام کا

۳۶

اب دور چرخ سفلہ فراست ملول ہو
اہل جفا پہ قہر خدا کا نزول ہو
آئے وہ صبح غنچہ دل کھلکے پھول ہو
یہ جلوہ گر ہون ختم یہ فرقت طول ہو
یارب ظہور جلد ہو اس بادشاہ کا
پائے عروج دین رسالت پناہ کا

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ ماہ تمام باہتمام محمد صادق پر دیرا شرط ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء
چھپ کر ہدیہ ناظرین ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعات تاریخ طبع ماہ تمام مصنفہ ماہر فن تاریخ گوئی عالیجناب مولوی سید یونس حسین صاحب یونس زیدپوری

از مہر بے انس و جن ماہِ تمام شد تمام

۱۹۳۶ء

چودہ مولود فراست نے جو تصنیف کیے | بیشک الحق ہیں کا نہ ایک اور نہ سوا ماہ تمام
بہرِ تاریخ پس و پیش ہے کیا اے یونس | کہہ یہ کہہ مہر سے پڑھکر ہے یہ تو ماہِ تمام

۱۳۵۵ھ

اے فراست مدح خوانِ آلِ احمدؐ آپ کو | دے جزا اللہ پیغمبر صلعم اور دو امام
آپ کا ماہ تمام ایسا ہے جس کو بار بار | شوق سے دیکھینگے اربابِ بصیرت اور ہمام
کلمۂ حق بھی ہے اے یونس یہ ہے تاریخ بھی | لکھیے لکھ یا ان مہر سے پڑھکر ہے یہ ماہ تمام

۱۳۵۵ھ

دیگر از غلام عباس رضوی ناصر زیدپوری تلمیذ حضرت مصنف مدظلہ العالی

از فراست نظم شد ماہ تمام | ہمچو ماہِ کامل این ہم بیمثال
ہست مدحِ مصطفیٰ و آلِ او | مہر را باشد زوال این لازوال
شد پئے تاریخ زیب چرخ نظم | شمس با ماہِ تمامش چون ہلال

۱۳۵۵ھ

قطعات تاریخ

اے شعر عصر و شاعرِ آلِ رسولؐ — نظم تو جہان بطرزِ مشہور گرفت
ناصر پئے سال مصرع روشن گفت — از ماہِ تمام شمس ہم نور گرفت

سنہ ۱۹۳۶ء

نتیجہ فکر بلند جناب مولوی محمد سعید عامر صاحب عامر زیدپوری برادرزادہ حضرت مصنف

کرد تنظیم کتاب نورِ حسانِ مان — آفتاب زر نگار از بر ورق باشد خجل
مصرع پر نور اے عامر رقم کن بہرِ سال — جلوۂ ماہِ تمام شد منور از عین دل

سنہ ۱۳۵۵ء

از مصنف

ہزار شکر کہ میلادِ چار دہ معصوم — نمود نظم بوقت قلیل ہیچ مدان
بگفت طبعِ مصنف بسال طبع کتاب — عروجِ ماہِ تمام ست زیب دہ بجہان

سنہ ۱۳۵۵ھ

گذارش منیجر صادق پریس } حضرات مومنین والاتمکین کیخدمت میں یہ ہے کہ یہ پریس اور صادق بک ایجنسی جو کہ لکھنؤ صرف آپہی حضرات کے لئے ہے اسمیں ارزان نرخ پر مراثی و نوحہ جات و دیگر کتب مذہب شیعہ ہدیہ ہوتے ہیں اور طبعات کا کام اچھا اور ارزان نرخ پر کیا جاتا ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ توسیع دین اسلام مذہب حقہ اثنا عشری لہذا آپ حضرات دامے درمے قدمے سخنے سے اسکی ہمت افزائی فرماکر ثواب آخرت اور دعائے آل محمدؐ سے فیض یاب ہوجئے جیسا کہ عالیجناب سید فرحت حسین صاحب فراست نے اپنے واسطے بہشت میں قصر بنالئے موافق حدیث شریف کے خداوند عالم اونکے مقاصد دینی اور دنیاوی بر لائے آمین آمین